



۷۸۶

۹۲۱۱۰

یا صاحب الزماں اور کئی



# لیک یا حسینؑ

نذر عباس  
خصوصی تعاون: رضوان رضوی

## اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

SABEEL-E-SAKINA

Unit#8,

Latifabad Hyderabad

Sindh, Pakistan.

[www.sabeelesakina.co.cc](http://www.sabeelesakina.co.cc)

[sabeelesakina@gmail.com](mailto:sabeelesakina@gmail.com)

[www.ziaraat.com](http://www.ziaraat.com)

NOT FOR COMMERCIAL USE

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں  
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔

منجانب۔

سبیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

۷۸۶

# شیعیانِ اہلبیتؑ

فضائل و صفات و فرائض

علامہ سید رضی جعفر نقوی

[jabir.abbas@yahoo.com](mailto:jabir.abbas@yahoo.com)



# گفتا مقدم

”شیعہ۔“

کے معنی پیروکار ہیں۔ جیسا کہ ارباب لغت نے تصریح کے ساتھ لکھا ہے کہ :  
 شِيعَةُ الرَّجُلِ : آدمی کے پیروکار۔  
 الشَّيْعَةُ ..... : واحد، تثنیہ، جمع، مذكر، مؤنث۔ سب کیلئے یکساں ہے۔  
 (المعجم ص ۵۲)

و

اور صاحب فرنگ آصفیہ کی عبارت ہے۔

”شِيعَةُ“ (بر وزن ذیئہ) معادن، مدوکار، پیرو  
 (بحوالہ منہب اللغات)

و

قرآن مجید میں خالق دو جہاں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں تصریح فرمائی ہے کہ وہ حضرت  
 نوحؑ کے شیعہ تھے۔

ارشادِ قدرت ہے :

وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ۔

اور یقیناً ابراہیمؑ، اُن (نوحؑ) کے پیروکاروں میں سے تھے۔

(سورہ صافات آیت ۸۳)

جس کے ذیل میں ارباب تفسیر نے وضاحت کی ہے کہ :

”اس کے قبل کی آیات میں حضرت نوحؑ کی بھولو پڑائی کے کئی گوشوں کو بیان کرنے کے بعد...

یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ :

ابراہیمؑ : نوح کے پیر و کار میں سے تھے۔

کبھی عمرہ تبصر ہے کہ :

ابراہیمؑ : نوح کے شیعوں میں سے تھے، حالانکہ ان دونوں کے زمانوں میں بہت فاصلہ تھا۔

(بعض مفسرین کے قول کے مطابق 2600 سال)

کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جس رشتہ و تعلق کی بنیاد، عقیدہ و نظریہ پر ہو، اس میں زمانہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

تفسیر نوز جیلد ۱۹، صفحہ ۹۳، ۹۴



البتہ بعد میں یہ لفظ حضرت علی علیہ السلام کے پیر و کاروں کیلئے مخصوص ہو کر رہ گیا، جیسا کہ لغت کی مشہور

یہ کتاب ”المنجد“ کے مولف نے بھی تصریح کی ہے کہ :

بیشک — یعنی: حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے طرفدار۔

(المنجد صفحہ ۵۲۲)



اور صاحب ”مصابح اللغات“ نے لکھا ہے کہ :

شِبَعَةُ الرَّحْبِلِ :- پیرو ، مددگار۔۔۔

واحد، تثنیہ، جمع، مذکر، مؤنث۔۔۔ سب کے لئے مستعمل ہے۔

اس لفظ کا غلبہ استعمال ان لوگوں کیلئے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے طرفدار ہیں۔

(مصابح اللغات، صفحہ ۴۵۶)



پاکستان کی ایک اور مشہور لغت کی کتاب ”فیروز اللغات“ میں اس لفظ کی تشریح

مندرجہ ذیل الفاظ میں کی گئی ہے۔

شیعہ :- مسلمانوں کا وہ فرقہ۔ جو حضرت علیؑ کو پیغمبر اسلام کے بعد خلافت کا حقدار مانتا ہے۔  
(۲) :- امامیہ مذہب کا پیرو۔

(فیروز اللغات :- صفحہ ۸۵۵)



لکھنؤ سے شائع ہونے والی 'لغت کی ایک مفصل کتاب کی عبارت یہ ہے:  
"تول فیصل"۔ "شیعو" اُس کو کہتے ہیں جو حضرت علیؑ علیہ السلام کو بعد رسولؐ خلیفہ بلا فصل  
جاتا ہو۔۔۔

اور بارہ اماموں کی امامت کا دل سے قائل ہو۔  
شیعہ علیؑ :- علیؑ کو بلا فصل خلیفہ رسولؐ مانتے والا۔  
(البشر) صحیح معنوں میں شیعہ علیؑ وہ ہے جو حضرت علیؑ علیہ السلام کی سیرت پر چلے۔۔۔

(مذہب اللغات جلد ۱، صفحہ ۲۵۲)



یہاں تک تو اہل لغت کی تشریحات کا تذکرہ تھا۔  
ابنہ قرآن مجید کے سینتیسویں سورہ (الصفافات) میں جہاں حضرت ابراہیمؑ کو خالق کائنات نے لفظ  
"شیعہ" سے یاد کیا ہے، وہاں ایک خاص بات کی طرف بھی، صاحبان فکر و دانش کی توجہ مبذول کرانا مناسب  
نظر آتا ہے۔

اور وہ یہ کہ :

اس سورہ کی آیت نمبر ۸۲ میں حضرت ابراہیمؑ کے شیعہ ہونے کا تذکرہ ہے۔ اور آیت نمبر ۸۴ میں اُن کے  
شیعہ کی اساس ان کے قلبِ سلیم کو قرار دیا گیا ہے۔

چنانچہ ارشادِ قدرت ہے :

"وَاتَّ مِنْ شِيعَتِهِ لِبَرِّ اٰرٰمِمْ . اِذْ جَاؤْا رَبَّهٖ بِقُلُوْبٍ سَلِيْمٍ"

(اور یقیناً) ابراہیمؑ ان کے شیعوں تھے، جبکہ وہ قلبِ سلیم کے ساتھ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں آئے۔)

(سورۃ صافات آیت ۸۳، ۸۴)



ملفوظ رہے کہ مفسرین نے قلبِ سلیم کی متعدد تفسیریں بیان کی ہیں:۔۔۔

(۱) :- وہ دل جو مشرک سے پاک ہو۔

(۲) :- وہ دل جو گستاہوں، کینہ اور نفاق سے پاک ہو۔

(۳) :- وہ دل جو عشقِ دینا سے خالی ہو (اس میں دنیا کی کوئی لاپک نہ ہو)

(۴) :- وہ دل جس میں خدا کے سوا کچھ نہ ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ:

”سلیم“۔ سلامت کے مادہ سے ہے، اور جب مطلق طور سے سلامت سمجھا جائے تو اس سے مراد: بر قسم کی اخلاقی و اعتقادی بیماری سے سلامتی مراد ہوگی۔



حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:

”الْقَلْبُ السَّلِيمُ الَّذِي يُلْقَى رَّبَّهُ، وَلَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ سِوَاهُ“

”قلبِ سلیم“ ایک ایسا دل ہے، جو خدا سے اس حالت میں ملاقات کرے کہ اس میں خدا کے سوا اور کوئی نہ ہو (تفسیر صافی، بحوالہ کانی)

ایک اور روایت میں آپ ہی سے منقول ہے کہ:

صَاحِبُ الْبَيْتَةِ الصَّادِقَةِ، صَاحِبُ الْقَلْبِ السَّلِيمِ، لِإِنَّ سَلَامَةَ الْقَلْبِ مَنْ هُوَ جِسْمُ الْمَذْكُورَاتِ  
تَخْلُسُ الْبَيْتَةَ لِلَّهِ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا۔

اور قلبِ سلیم کی اہمیت کے بارے میں یہی کافی ہے کہ،  
ردِ قیامت اسے نجات کی سند عطا کی گئی ہے۔

ارشادِ قدرت ہے:

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ، إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ - بِقَلْبٍ سَلِيمٍ۔

(اس دن مال اور فرزندان انسان کو کوئی فائدہ فائدہ نہ دیں گے۔ البتہ جو قلبِ سلیم کے ساتھ بارگاہِ خداوند

میں حاضر ہو)۔

(سورۃ شعراء آیت ۸۸، ۸۹)



یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ:

سورۃ مبارکہ "الصفات" میں خداوندِ عالم نے اپنے عظیم المرتبت پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو شیعوں

کہا ہے (جیسا کہ اس کا ذکر گذرا)

اور سورہ مبارکہ "القصص" میں اپنے ایک اور عظیم المرتبت پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیروکار کو

شیعہ قرار دیا ہے۔

جیسا کہ ارشادِ قدرت ہے:

وَوَحَّلَ الْمُنَافِقِينَ غَفْلَةً مِنْ أَهْلِهَا، فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ: هَذَا مِنْ شِيعَةِ هَذَا  
مِنْ عَدُوِّهِ، فَاسْتَعَاثَ الَّذِي مِنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ، فَوَكَّلْنَا مُوسَىٰ نَقْضَ عَلَيْهِ...

اور حضرت موسیٰؑ ایک ایسے وقت شہر میں آئے، جبکہ شہر کے لوگ غفلت کی حالت میں تھے۔

وہاں انہوں نے دو شخصوں کو لڑتے ہوئے پایا (جن میں) ایک تو ان کا شیعہ تھا اور دوسرا ان کا دشمن۔

تو جو ان کے شیعوں میں سے تھا، اس نے ان کے دشمن کے خلاف مدد طلب کی، تو (حضرت) موسیٰؑ

نے اس دشمن کو ایک گھونسا مارا جس سے اس کی موت واقع ہو گئی۔

(سورہ مبارکہ "قصص" آیت ۱۵)

اس آیت میں اس شخص کو جو مذہب و عقیدے میں نبی خدا (حضرت موسیٰ علیہ السلام) کا پیروکار تھا۔

۱۔ استفادہ از تفسیر نمونہ جلد ۱۵، صفحہ ۲۲۸، ۲۲۹، جلد ۱۹، صفحہ ۹۴، ۹۵

سدران مجید میں حضرت موسیٰ کا شیعہ قرار دیا گیا ہے۔

اور لوری آیت پر غور کرنے سے مندرجہ ذیل نکات، بالکل واضح ہو کر اور گھر کر سامنے آتے ہیں:

- (۱)۔ حضرت موسیٰ کے زمانہ میں بھی لفظ شیعہ پر وکار کے معنی میں ہی استعمال ہوا ہے
- (۲)۔ قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دشمن کو تو خداوند عالم نے لفظ دشمن ہی سے یاد کیا ہے، لیکن اُن سے محبت رکھنے والے ان کا عقیدہ رکھنے والے کو شیعہ کہہ کر یاد کیا ہے۔
- (۳)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جس دمت شہر میں دھس ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ آپ کا ایک دشمن آپ کے ایک شیعہ سے جنگ کر رہا ہے۔

- (۴)۔ جب اس شیعہ کی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نگاہ پڑی، تو اُس نے ان کو مدد کے لئے پکارا۔
- (۵)۔ حضرت موسیٰ اپنے شیعہ کی مدد کیلئے آگے بڑھے، اور اس دشمن کو ایسا ایسا گھونسا مارا کہ اس کی موت واقع ہو گئی۔



صاحب تفسیر منہج الصادقین لکھتے ہیں:

ابو بصیر کی روایت کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔

لَيْهِنَّكَمُ الْاِسْمُ۔

(یہ نام تم لوگوں کو مبارک ہو)

راوی نے پوچھا کہ: کون سا نام؟

امام علیہ السلام نے فرمایا:

اَلشَّيْعَةُ۔ اَمَّا سَمِعْتَ اللّٰهَ تَعَالٰی يَقُوْلُ:

فَاَسْتَعَاثَهُ الَّذِي مِنْ شَيْعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ۔

کیا تم نے خداوند عالم کا یہ فرمان نہیں سنا کہ:

جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا شیعہ تھا، اس نے اُن کے دشمن کے خلاف مدد

کے لئے نکارا)

(تفسیر کبیر منبع الصداقین جلد ۹ صفحہ ۸۰)



کسی شیعہ کے لئے یہ کتنی بڑی سعادت کی بات ہے کہ امام وقت، حجت خدا، جانشین رسولؐ - اسے مبارک باد پیش کریں۔

اور مذکورہ بالا روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تمام شیعوں کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے توجہ دلائی کہ:

”شیعیان حیدر گمار کو خوش ہونا چاہئے کہ پروردگار عالم نے تجھے کے چاہنے والوں کو لفظ ”شیعہ“ سے

یاد فرمایا۔

اور اس طرح یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ:

یہ ایسا پاکیزہ نام ہے جس پر حجت خدا نے تہنیت اور مبارک باد پیش کی ہے۔



مذکورہ بالا روایت ہماری مشہور تفاسیر جیسے ”مجمع البیان“ اور ”الطیب البیان“ وغیرہ میں بھی موجود ہے صاحب الطیب البیان عبدالحسین طیب نے قرآن مجید کی آیت ”هَذَا مِنْ شِيعْتِهِ“ کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

... یعنی بر مسلاک و طریقہ موسیٰ باد۔

کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مسلک و عقیدہ اور ان ہی کے راستے پر گامزن تھا۔

(ملاحظہ فرمائیے:

تفسیر طیب البیان جلد ۱، صفحہ ۲۱۲)



تفسیر صفائی میں بھی یہ روایت، ایک اضافہ کے ساتھ موجود ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:

فِي الْمَجْمَعِ وَالْفَتْحِ عَنِ النَّبَاِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِيُخَيِّطَ لَكُمْ الْإِسْمَ -

قِيلَ : وَمَا هُوَ ؟

قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) : الشَّيْئَةُ -

قِيلَ : إِنَّ النَّاسَ يُخَيِّطُونَكَ بِذَلِكَ

قَالَ : أَمَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللَّهِ -

وَإِنْ مِنْ شَيْئَةٍ لَّأُفْرَأَهُنَّ -

وَقَوْلُهُ (لَعَنَ) :

فَأَسْتَفَافُكَ الَّذِي مِنْ شَيْئَةٍ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوٍّ -

(مجمع البيان اور تفسیر قمی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا) :

”تم لوگوں کو نام مبارک ہو۔“

دریافت کیا گیا کہ کون سا نام - ؟

فرمایا : ”شیعہ“

کسی نے عرض کیا کہ : لوگ تو اس نام کے ذریعہ سے ہمیں عیب لگاتے ہیں (اور گویا ہمارے لئے اسے باعث

عار قرار دیتے ہیں) ؟

امام علیہ السلام نے فرمایا :

”کیا تم لوگوں نے نہیں سنا کہ قرآن مجید میں خداوندِ عالم نے ارشاد فرمایا ہے کہ :

”بے شک ابراہیمؑ اُن کے شیعہ تھے“

اور حضرت موسیٰؑ کے تذکرہ میں (نسر مایاکہ :

”جو اُن کا شیعہ تھا“ اس نے دشمن کے مقابلے میں اُن سے مدد طلب کی“

(تفسیر صافی : استاد فیض کاشانی، جلد ۱، ص ۲۷۲)





اور عہد حاضر کی سب سے مقبول تفسیر ”المیزان“ میں علامہ طباطبائی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے:

اَلشَّيْئَةُ هُمْ اَلْعَوْمُ اَلْمُشَابِّهُونَ -

(شیعہ وہ لوگ ہیں جو پیسہ روکار ہوں)

(تفسیر المیزان جلد ۱، صفحہ: ۱۳۷)



اور شیخ ابو الفتح رازی نے سورہ مبارکہ صافات کی آیت نمبر ۸۳ کے ذیل میں لفظ شیعہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے:

... اِنْ جَمِلْهُ اِتِّبَاعُ وَبِإِذْنِ اَدْرِ دَرْدِيْنِ

(دین میں اُن کا اتباع، اور پیروی کرنے والوں میں سے)۔

(حوالہ کیلئے ملاحظہ فرمائیے)

تفسیر ابو الفتح رازی جلد ۹ صفحہ ۳۱۵



سورہ مبارکہ ”القصص“، اور سورہ مبارکہ ”الصافات“ کی آیات کے ذیل میں عالم اسلام کی جن مشہور تفسیروں کا گزشتہ صفحات میں حوالہ دیا گیا، ان سب سے یہ واضح ہے کہ:

شیعہ، یعنی پیروکار۔

اور لفظ شیعہ نگاہ معصومین میں اس قدر معتبر ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے حوالہ سے جو احادیث نقل کی گئیں، اُن میں شیعوں کو اس نام پر مبارک باد پیش کی گئی ہے۔

اور ظاہر ہے کہ معصوم کی تہنیت اور مبارک باد کے بعد اس نام کے تقدس میں کون شبہ کر سکتا ہے۔



اس جگہ اُس روایت کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے جس میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا ہے:  
 ”يَا عَلِيُّ اَنْتَ وَشِيعَتُكَ هُمُ الْفَائِزُونَ۔“

(اے علی! تم اور تمہارے شیعہ ہی فائز المرام ہوں گے)

قیامت میں جب حضور اکرمؐ کا کلمہ پڑھنے والے تمام لوگ جمع ہوں گے تو حساب کتاب کی منزل میں صرف وہ لوگ کامیاب قرار دیئے دیئے جائیں گے جو حضرت علی علیہ السلام کے پیروکار ہوں گے۔



عالم اسلام کے نہایت بلند مرتبہ عالم دین، جن کی سچائی و راست گفتاری کی وجہ سے اپنے ادراغیر، سب ہی انھیں صدوق کے نام سے یاد کرتے تھے۔ جن کے معنی ہیں: بہت زیادہ سچے۔  
 موصوف کی ایک عظیم الشان تالیف، انگریزی ترجمے کے ساتھ منظر عام پر آئی ہے۔ جو مین کتابوں کا مجموعہ:  
 ”المواعظ۔“

”صفات الشیعہ۔“

”فضائل الشیعہ۔“

رہتی ہے۔

نصیحتیں، شیعوں کی خصوصیات، شیعوں کی تفصیلات



امریکہ کے مشہور شہر ”ڈیٹرائٹ“ میں صاحبانِ ایمان مستقل طور پر آباد ہیں ان میں ڈاکٹر عباس جعفری صاحب کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔

انتہائی خلیق۔

سرتاپا اخلاص۔

عبادت گزار۔

صاحب فکر و نظر۔

خدمت کے جذبہ سے سرشار۔

اہل علم کے قدر داں۔

اور نامِ اہلبیتؑ پر فدا رہنے والی شخصیت ہیں۔



شیخ صدوق علیہ الرحمہ کی مذکورہ بالا کتاب کے ترجمے کی، ڈاکٹر صاحب موصوف نے فرمائش کی۔

پروردگارِ عالم کے فضل و کرم سے یہ ترجمہ مکمل ہوا، اور اب اسے

## شیعیانِ اہلبیتؑ

(نفا، نفل، صفات، فرائض)

کے نام سے پیش کیا جا رہا ہے، جس میں سب سے پہلے اُن احادیث کا تذکرہ ہے جو حضور اکرمؐ اور ائمہ طاہرینؑ نے شیعوں کی فضیلت کے بارے میں بیان کی ہیں۔

اُس کے بعد ان صفات کا تذکرہ ہے جو حضراتِ اہلبیتؑ طاہرین علیہم السلام اپنے ماننے والوں میں دیکھنا چاہتے ہیں۔

اور آخر میں وہ نصیحتیں ہیں جو ہمیں ہمارے دینی و دنیوی فرائض کی طرف توجہ دلاتی ہیں۔

موشن کرام سے خصوصی التماس ہے کہ ایک بار سورۃ فاتحہ اور تین بار سورۃ توحید کی تلاوت کر کے اس

ثوابِ فرخِ شبیر، محسن بن شبیر، سید عبدالقادر، آمنہ قادر، میر غلام عابد، زہرہ بیگم، رقیۃ بانو

حسین علی ساجن لال، ندا حسین میٹھا، فاطمہ بانو، ناصر علی خان، اختر بیگم، حسن نہہیر، شمیم الحسن

ام لیلیٰ بی بی، وحید الحسن، ہمایوں علی بیگ، بشیر النساء بیگم، ساجدہ مرزا، سید نور الحسن جعفری

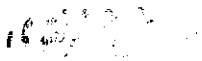
جناب سرفراز حسنی کے مرحوم لواحقین

اور ڈاکٹر عباس جعفری کے مرحوم لواحقین کے لئے بخش دیجئے اور

دَعَا فرمائیے کہ

پروردگارِ عالم یہ بارہ معصومیت کے صدقے میرے مرحومین کے درجات میں بلند فرمائے اور انکو جوارِ ائمہ

معصومیت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے تمام لغزشوں اور کوتاہیوں کو درگزر فرمائیے۔



## حفیتر علیؑ کی منزلات

عَنْ قَافٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَضَبَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ثُمَّ قَالَ:

مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَذْكُرُونَ مَنْ مَزَلَتْهُ مِنَ اللَّهِ كُنْزُ لَيْلِي؟ أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَمَنْ رَضِيَ اللَّهَ عَنْهُ كَافَاةً الْجَنَّةِ.

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا لَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى لَيْشْرِبَ مِنَ الْكَوْثَرِ وَيَأْكُلَ مِنْ طُوبَى وَتَرَى مَكَانَهُ فِي الْجَنَّةِ.

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا قَبْلَ صَلَاتِهِ وَصِيَامِهِ وَصِيَامِهِ، وَاسْتَجَابَ لَهُ دُعَاؤُهُ. أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا اسْتَعْفَرَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَدْخُلُهَا مِنْ أَيِّ بَابٍ شَاءَ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا أَعْطَاهُ اللَّهُ كِتَابَهُ بِجَنِينِهِ وَحَاسِبَهُ حِسَابَ الدُّنْيَا. أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا هَوَّنَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَكَوَاتِ الْمَوْتِ، وَجَعَلَ قَبْرَهُ رَوْضَةً مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ. أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا أَعْطَاهُ اللَّهُ بِكُلِّ عَرَقٍ فِي بَدَنِهِ حُورَاءً وَشَفَعَ فِي سَابِقِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَلَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ فِي بَدَنِهِ حُورَاءٌ وَمَدِينَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكَ الْمَوْتِ كَمَا يَبْعَثُ إِلَى الْآخَرِينَ، وَدَفَعَ اللَّهُ عَنْهُ هَوْلَ مَنْكِرٍ وَنَكِيرٍ، وَلَوْزَ قَلْبِهِ وَسَيْفَ وَجْهِهِ، وَكَانَ مَعَ حَبْرَةٍ وَسَيِّدَ الشُّهَدَاءِ. أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا نَجَّاهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ.

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا أَثَبَّتَ اللَّهُ فِي قَلْبِهِ الْحِكْمَةَ، وَأَجْرَى عَلَى لِسَانِهِ الْمَتَوَابَ، وَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَبْوَابَ الرَّحْمَةِ.

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا سَمِّيَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَسِيرَ اللَّهِ.

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا نَادَاهُ مَلَكٌ مِنْ حَتِّ الْعَرْشِ: يَا عَبْدَ اللَّهِ اسْتَأْنِفِ الْعَسَلَ، فَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ الذَّلَوتَ كُلَّهَا۔

أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوُجْهُهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ  
أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا وَضَعَ عَلَى رَأْسِهِ تَاجَ الْمَلِكِ، وَابْنُ حُلَّةِ الْكِرَامَةِ۔  
أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا جَازَ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ۔  
أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَخَوَارِجُ الصِّرَاطِ وَأَمَانٌ مِنَ الْعَذَابِ وَلَمْ يُشْرَ  
لَهُ دِلُونٌ وَلَمْ يُصَبَّ لَهُ مِيزَانٌ وَقِيلَ لَهُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ بِإِحْسَابٍ۔  
أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا صَافَحَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَزَارَتْهُ الْأَنْبِيَاءُ وَقَضَى اللَّهُ لَهُ كُلَّ حَاجَةٍ۔  
أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ آلَ مُحَمَّدٍ آمَنَ مِنَ الْحِسَابِ وَالْمِيزَانِ وَالصِّرَاطِ۔  
أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ فَأَنَا كَفِيلُهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ  
أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَى بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ لَمْ يَشْمِ رَائِحَةُ الْجَنَّةِ  
قَالَ الْبُورْجَاءُ: كَانَ حَسْبًا وَنُبًى زَمْدًا لَفَتَ خَرِبُهَا أَوْ لَقُولُ هُوَ الْأَمَلُ۔

نافع کی روایت ہے جناب ابن عمر سے منقول ہے کہ:

ہم لوگوں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت علی بن ابی طالب کے بارے میں سوال کیا — تو حضور اکرم نے ناراضگی کے ساتھ فرمایا:  
”لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، خدا کے نزدیک جس کی منزلت میری منزلت کے مانند ہو، اس کے بارے میں باتیں کرتے ہیں؟“

یاد رکھو — جس نے علی سے محبت کی، اس نے درحقیقت مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس خدا راضی ہوا اور جس خدا راضی ہوا، اُسے صلہ میں جنت عطا کرے گا۔  
یاد رکھو — جو شخص علی سے محبت رکھے، وہ دنیا چھوڑنے سے قبل ہی جام کوثر پئے گا (طوبی سے پھل) کھائے گا اور جنت میں اپنی جگہ دیکھ لے گا۔

- جو علی سے محبت رکھے اس کی نماز اور صیام و قیام مقبول ہیں اس کی دعا مستجاب ہے۔
- جو علی سے محبت رکھے اس کیلئے فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور جنت کے آٹھوں دروازے اُسکے لئے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس دروازے سے چاہئے بے حساب داخل ہو جائے۔
- جو علی سے محبت رکھے گا، خداوندِ عالم اس کا نامہ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دے گا اور انبیاء کے مانند اُس کا صاحب لے گا۔
- جو علی سے محبت رکھے گا اس پر سکراتِ موت آسان ہوں گے اور اُس کی قبر جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہوگی۔
- جو علی سے محبت رکھے گا خداوندِ عالم اس کے بدن کی ہر رگ کے مطابق موعظا کرے گا وہ اپنے اہلِ خاندان میں سے اتنی (۸۰) اشخاص کی سفارش کرے گا کہ اُس کے جسم کے ہر بال کے اندر نور ہے گا اور جنت میں شہر عطا کرے گا۔
- جو علی سے محبت رکھے گا اس کے پاس خداوندِ عالم ملک الموت کو اُس شان سے بھیجے گا جس شان سے وہ انبیاء کے پاس آتے تھے۔ خداوندِ عالم اس (دوستدارِ علی سے) منکرِ کبیر کے خوف کو دور کر دے گا اس کی قبر کو منور اور اس کے پہرے کو روشن کرے گا۔ اور وہ جنابِ حمزہ کے ساتھ ہوگا۔
- جو علی سے محبت رکھے، خداوندِ عالم اُسے آتشِ جہنم سے نجات عطا کرے گا۔
- جو علی سے محبت رکھے، خداوندِ عالم اُسکے دل میں حکمت کو راسخ کرے گا اس کی زبان صحیح بات کو جاری کرے گا۔ اور اس کیلئے رحمت کے دروازے کھول دے گا۔
- جو علی سے محبت کرے، اُسے آسمانوں اور زمین میں اللہ کی محبت کا قیدی کے نام سے یاد کیا جائیگا۔
- جو علی سے محبت رکھے، عرش کے نیچے سے ایک فرشتہ اُسے آواز دے گا:
- اے خدا کے بندے، از سر نو عمل کر۔ خدا نے تیرے سب گناہ معاف کر دیئے۔
- جو علی سے محبت رکھے (قیامت میں)، اُس کے سر پر شاہانہ تاج رکھا جائے گا، اور اسے کرامت کا صلہ پہنایا جائے گا۔
- جو علی سے محبت رکھے گا، وہ پُلِ صراط سے کوندتی ہوئی سحلی کی طرح گزر جائے گا۔

جو علی سے محبت رکھے گا، فرشتے اس سے مصافحہ کرینگے، انبیاء اس سے ملاقات کرینگے، اور اللہ اس کی ہر حاجت پوری کرے گا۔

۶

یاد رکھو۔ جو آل محمدؐ سے محبت رکھے گا، وہ حساب، میزان، اور صراط کے موقع پر امن و امان میں ہوگا۔  
جو آل محمدؐ کی محبت پر مرے گا، میں اس کے جنت (میں جانے) کی ضمانت لیتا ہوں، انبیاء کے ساتھ۔ اور خبردار۔ جو آل محمدؐ کی دشمنی پر مرے گا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکتا۔  
ابو حباب کہتے ہیں کہ:

”حماد بن زید حضور اکرمؐ کے اس (فرمان) پر فخر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ: یہی تو آرزو ہے۔“

## محبت آل محمدؐ کی فضیلت

عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ:  
”حُبِّي وَحُبُّ أَهْلِ بَيْتِي نَارٌ فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ أَهْوَأَ الْبَنِّ عَظِيمَةً: عِنْدَ الزَّوْجَةِ، وَفِي الْقَبْرِ، وَعِنْدَ التَّشْوِيرِ، وَعِنْدَ الْكِتَابِ، وَعِنْدَ الْحِسَابِ، وَعِنْدَ الْمِيزَانِ، وَعِنْدَ الصَّوْاطِ.“  
جناب جابرؓ کی روایت: امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”میری اور میرے اہلبیت کی محبت ایسے سات مقامات پر نفع پہنچانے والی ہے جن کی ہولناکیاں بہت سخت ہوں گی:

(۱): موت کے وقت (۲): قبر میں۔ (۳): محشر میں۔ (۴): نامہ اعمال پر پیش کئے جانے کے وقت (۵): ہر کتاب کے وقت (۶) میزان کے موقع پر اور (۷) (پہل) صراط (سے گزرنے) کے موقع پر۔



حضور اکرمؐ نے یہ بھی فرمایا،

”جو شخص میرے اہلبیت سے جتنی زیادہ محبت رکھے گا، وہ بڑے صراط پر اتنا ہی زیادہ ثابت قدم رہے گا۔“

## محبت علیؑ کا مرکز مومن کا دل ہے

عَنْ أَبِي حَمْزَةَ النَّبَلِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِعَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا شِئْتُ حُبَّكَ فِي قَلْبِ امْرِئٍ مُؤْمِنٍ فَرَلْتُ بِهِ قَدَمَهُ عَلَى الصِّرَاطِ، إِلَّا شِئْتُ لَهُ قَدَمٌ حَتَّى أَدْخِلَهُ اللَّهُ بِحُبِّكَ الْجَنَّةَ.

ابو حمزہ ثمالی کی روایت ہے: امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ: حضرت رسول خدا صلی علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا:

”جس مومن کے دل میں تمہاری محبت راسخ ہوگئی اگر اس کا ایک پیر پڑا پر ڈمکا یا بھی تو پر دروگہ عالم تمہاری محبت کی بنیاد پر اس مومن کے دوسرے قدم کو بڑے صراط پر مضبوطی سے جھار دینے لگا، یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔“

## شیعوں کیلئے امان ہے

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ مَوْتِهِ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ الْإِيمَانَ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ أَوْ غَرَبَتْ، وَمَنْ أَلْفَضَهُ فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ مَوْتِهِ، مَاتَ مِثْلَةَ جَاهِلِيَّةٍ وَخُوسِبَ بَنِي عَدْلٍ.

زید بن ثابتؓ کی روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص علیؑ سے اُن کی زندگی میں اور دنیا سے اُن کے گھگھڑنے کے بعد محبت کرے گا، تو خداوندِ عالم اس کے لئے امن و امان بکھ دے گا جب تک



آفتاب طلوع و غروب ہو رہا ہے — اور جو شخص اُن سے ان کی زندگی میں یا اس کے بعد عداوت رکھے گا، اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی اور اُس کے اس طرز عمل پر اس کا مواخذہ کیا جائے گا۔

## لوگوں سے محبت اہلیت کا سوال ہوگا

لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعَةِ شَيْءٍ : عَنْ شَبَابِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ وَعَنْ  
مُهْرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَمْنٍ اكْتَسَبَهُ فِيمَا أَلْفَقَهُ وَعَنْ حُبِّمَا أَهْلَ الْبَيْتِ .  
قیامت کے دن کوئی بندہ اپنی جگہ سے قدم بھی نہیں ہٹا سکتا، جب تک اُس سے چار باتوں کے بارے  
میں سوال نہ کر لیا جائے :

- (۱)۔ اپنی جوانی کو کون باتوں میں گنوا لیا؟
- (۲)۔ اپنی زندگی کو کون کاموں میں ختم کیا؟
- (۳)۔ مال کن ذرائع سے حاصل کیا، اور کہاں خرچ کیا۔؟
- (۴)۔ ہم اہلیت کی محبت (دل میں رکھتا تھا یا نہیں)؟



## فشتوں سے بڑھ کر

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِذَا قُبِلَ  
إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ :

يَا رَسُولَ اللَّهِ : أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَلِيْسُ ، (اَسْتَلْبِزْتُ أَمْ كُنْتُ مِنَ الْعَالِيْنَ)  
فَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ الَّذِينَ هُمْ أَعْلَى مِنَ الْمَلَائِكَةِ ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ :  
أَنَا وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالحَسَنُ وَالحُسَيْنُ ، كُنَّا فِي سَوَادِ قَوْسِ الْخَوْشِ نُسَبِّحُ اللَّهَ وَنُسَبِّحُ الْمَلَائِكَةُ يَتَّبِعُونَا  
قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ بَالْفِيْ عَامٍ . فَلَمَّا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ ، أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يَسْجُدُوا  
لَهُ ، وَلَمْ يَأْمُرْنَا بِالسُّجُودِ فَسَجَدَتِ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ إِلَّا إِبْلِيسَ فَاتَّهَ أَبْنِي وَلَمْ يَسْجُدْ . فَقَالَ اللَّهُ

تَبَارَكَ وَتَعَالَى: (أَسْتَكْبَرْتُ أَمْ كُنْتُ مِنَ الْعَالَمِينَ) عَنِّي مِنْ هَؤُلَاءِ الْخُسُفَةِ الْمَكْتُوبَةِ أَسْمَاءُهُمْ  
فِي سُرَادِقِ الْعَرْشِ -

فَنَحْنُ بَابُ اللَّهِ الَّذِي يُؤْتِي مِنْهُ بِمَا يَفْقَدُونَ فَكُنْ أَجْسَنَا أَحَبَّهُ اللَّهُ وَأَسْكَنَهُ جَنَّتَهُ  
وَمَنْ أَلْبَسْنَا أَلْبَعَضَهُ اللَّهُ وَأَسْكَنَهُ نَارًا وَلَا يَجْنِسُنَا إِلَّا مَنْ طَابَ مَوْلَدُكَ -

ابوسعید خدری کا بیان ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے  
ایک شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا :

”اے خدا کے رسول، قرآن کی وہ آیت جس میں خداوندِ عالم نے ابلیس کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ:  
”اَسْتَكْبَرْتُ اَمْ كُنْتُ مِنَ الْعَالَمِينَ (تو نے تکبر کیا، یا عالین میں سے ہو گیا)؟ — اے خدا کے  
رسول، وہ لوگ کون ہیں جن کا مرتبہ فرشتوں سے بھی بلند ہے۔“

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ: میں، علی، فاطمہ، حسن، حسین — ہم لوگ عرش کے حجابات میں تھے۔  
حضرت آدمؑ کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے، ہم خدا کی تسبیح کرتے تھے تو ہماری تسبیح (سن کر)  
فرشتوں نے خالق کی تسبیح (شروع کی)

پھر جب خداوندِ عالم نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا اور فرشتوں کو حکم دیا کہ انھیں سجدہ کریں تو ہمیں اس کا  
حکم نہیں دیا گیا۔

سارے فرشتوں نے سجدہ کیا، مگر ابلیس نے سجدہ نہیں کیا، اس نے انکار کیا اور تکبر سے کام لیا۔  
تو خداوندِ عالم نے اس سے فرمایا کہ :

”تو نے تکبر کیا ہے، یا تو عالین میں سے ہے۔“

(عالین یعنی بلند مرتبہ حضرات)

اس سے وہی پانچ نام مراد ہیں جو عرش کے حجابات پر لکھے ہوئے تھے۔

”ہم لوگ ہی اللہ کا وہ دروازہ ہیں جن سے وہ انھیں عطا کرتا ہے، ہمارے ہی ذریعہ ہدایت چاہنے  
والوں کو ہدایت ملتی ہے، تو جو ہم سے محبت کرے، خدا اس سے محبت کرے گا اور اس کو جنت میں داخل

کمرے گا۔ اور جو ہم سے دشمنی رکھے گا، خداوندِ عالم اسے اپنا دشمن قرار دے گا، اور اسے اصل جہنم کرے گا۔  
(اور یاد رکھو) ہم سے صرف وہی محبت کرے گا جو پاکیزہ طریقہ سے دنیا میں آیا ہوگا۔

## ائمہ کرام کے نزدیک شیعوں کا مرتبہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَنْمَلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّارِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا هُوَ بِأَنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمَنْبَرِ  
قَالَ: فَذَنَابُهُمْ وَاسْلَمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: إِنِّي وَاللَّهِ لَا أُحِبُّ رِجْلَكُمْ وَأُرْ وَلِحُكْمُكُمْ فَأَعِينُونَا عَلَى ذَلِكَ  
بِوَرَعٍ وَالْإِحْبَابِ وَأَعْلَنُوا أَنَّهُ لَا يَتَنَالَى تَنَالُ إِلَهٍ بِالنُّزُوحِ وَالْإِحْتِفَادِ  
مَنْ اسْتَمَعَ مِنْكُمْ بِمَوْعِدٍ فَلْيَعْمَلْ بِمَعْلُومِهِمْ، اسْتَمَعَ شَيْعَةَ اللَّهِ وَأَنْتُمْ أَنْصَارُ اللَّهِ، وَأَنْتُمْ السَّابِقُونَ  
إِلَى الْوُجُوهِ، وَالسَّابِقُونَ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ فِي الدُّنْيَا إِلَى مَجِيئَتِنَا، وَالسَّابِقُونَ فِي الْآخِرَةِ  
إِلَى الْجَنَّةِ -

خُيِّمْتُ لَكُمْ الْجَنَّةَ لِضَمَانِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَضَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَنْتُمْ  
الطَّيِّبُونَ وَلِسَاءُكُمْ الطَّيِّبَاتُ، كُلُّ مُؤْمِنَةٍ حَوْرَاءَ، وَكُلُّ مُؤْمِنٍ صِدِّيقٌ -  
كَمْ مِنْ مَرَّةٍ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِقَبْرِ: الشُّعْرَاءِ، وَلِبَشَرِ الْقَدَمَاتِ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَهُوَ سَابِقُ عَلَى أُمَّتِهِ إِلَّا الشَّيْعَةَ  
أَلَا وَإِنَّ بِكُلِّ شَيْءٍ عُرْوَةً، وَعُرْوَةُ الدِّينِ الشَّيْعَةُ -  
أَلَا وَإِنَّ بِكُلِّ شَيْءٍ شَوْفًا، وَشَوْفُ الدِّينِ الشَّيْعَةُ -  
أَلَا وَإِنَّ بِكُلِّ شَيْءٍ سَيِّدًا وَسَيِّدُ النُّجَالِسِ مَجَالِسُ الشَّيْعَةِ -  
أَلَا وَإِنَّ بِكُلِّ شَيْءٍ إِمَامًا، وَإِمَامُ الْأَرْضِ أَرْضُ تَسْكُنُهَا الشَّيْعَةُ -  
أَلَا وَإِنَّ بِكُلِّ شَيْءٍ سَهْوَةً، وَإِنَّ سَهْوَةَ الدُّنْيَا سَكُنَى شَيْعَتِهَا فِيهَا -  
وَاللَّهِ تَوَلَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ مِنْكُمْ مَا اسْتَكْمَلَ أَهْلُ خِلَافَتِكُمْ طَيِّبَاتِ مَمَالِكِهِمْ وَمَالِهِمْ فِي الْآخِرَةِ -

مِنْ لَصِيبٍ، كُلُّ نَاصِبٍ وَإِنْ تَعَبَدَ وَاجْتَهَدَ مَسْئُوبٌ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ: «عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ تَصَلَّى نَارًا حَامِيَةً» وَمَنْ دَعَاكُمْ مُخَالَفًا فَاجَابَةُ دُعَائِهِ لَكُمْ.

وَمَنْ طَلَبَ مِنْكُمْ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْمُهُ حَاجَةً، فَلَهُ مِائَةٌ وَمَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ مَسْأَلَةً فَلَهُ مِائَةٌ. وَمَنْ دَعَا دُعَاةَ غَوَّةٍ فَلَهُ مِائَةٌ، وَمَنْ عَمِلَ حَسَنَةً فَلَا يُحْصِي لَهَا عَافًا، وَمَنْ أَسَاءَ سَيِّئَةً فَتَحْتَدَّرُ رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ حُجَّةً عَلَى تَبَعِيهَا. وَاللَّهُ إِنَّ مَا بَيْنَكُمْ لَيَرْشَحُ فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ قَدْ غَوَلَهُ الْمَلَكُ بِالْفُورِ حَتَّى لَيْفَظَ وَإِنْ حَاجَكُمْ وَمُعْتَبِرَكُمْ لِحَاضَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَتَاكُمْ بِمِيعَاتِ الْكُلِّ دُعَاةَ اللَّهِ وَأَهْلٍ وَلَا يَتَّقُونَ عَلَيْكُمْ وَلَا خَزَنَ، كُلُّكُمْ فِي الْجَنَّةِ فَتَسْأَلُونَ فِي الصَّالِحَاتِ وَاللَّهُ مَا أَحَدٌ أَقْرَبَ مِنْ عَرْشِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِعَدِّ نَازِلِ الْيَوْمِ الْقِيَامَةِ مِنْ شَيْئَيْنَا، مَا أَحْسَنَ صُنْعَ اللَّهِ إِلَيْهِمْ. لَوْلَا أَنْ تَفَسَّلُوا وَلَشِيبَتْ بِلَكُمْ عُدُوكُمْ، وَلَيُعْظِمَنَّ النَّاسُ ذَلِكَ لَسَلَّمْتُ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةَ قُبُلًا. قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَخْرُجُ أَهْلُ دِلَيتِنَا مِنْ تَبُورِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُشْرِقَةً وَخُورُهُمْ مَمْرُتٍ أَعْيُنُهُمْ قَدْ أُعْطُوا الْأَمَانَ. يَخَافُ النَّاسُ وَهُمْ لَا يَخَافُونَ وَيَحْزَنُ النَّاسُ وَهُمْ لَا يَحْزَنُونَ.

قَالَ: وَقَدْ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِيكَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُعْتَدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي لَبَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ (مِثْلُهُ)، إِلَّا أَنَّ حَدِيثَهُ لَمْ يَكُنْ بِهَذَا الطَّوِيلِ وَفِي هَذَا إِزْيَاوَةٌ لَيْسَتْ فِي ذَلِكَ وَالْمَعْنَى مُتَقَارِبَةٌ.

محمد بن حمران نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہتے ہیں کہ:

ایک روز میں، اور میرے والد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضری دینے کے لئے مسجد نبیؐ پہنچے تو دیکھا کہ آپ حضور اکرمؐ کی قبر مبارک اور منبر کے چپ میں اپنے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے ہیں۔

میرے والد آپ کے قریب گئے اور ان سب لوگوں کو سلام کیا۔

امام علیہ السلام نے جواب سلام کے بعد فرمایا۔

خدا کی قسم مجھے تم لوگوں کی خوشبو اور ارواح پسند ہیں، البتہ تم لوگ پرہیزگاری اور سچی بیہمی کے ذریعہ

سے اس میں ہماری مدد کرو) اور یاد رکھو کہ ہماری محبت و ولایت کو پرہیزگاری اور سچی ایمان کے بغیر نہیں پایا جاسکتا۔

تم میں سے جو لوگ جس امام کی پیروی کرتے ہوں ان ہی کے مطابق عمل کریں۔  
(یاد رکھو)۔ تم لوگ اللہ کے ناصر اور شیعہ ہو۔

تم لوگ اولین میں بھی سابق ہو، آخرین میں بھی سابق ہو۔

(اولین میں اس طرح سے کہ) دنیا میں تم لوگوں نے ہماری محبت میں سبقت کی۔ اور (آخرین میں اس طرح سے کہ) آخرت میں، جنت کی طرف تم ہی لوگ سبقت کرنے والے ہو۔

خداوند عالم کی ضمانت اور پیغمبر اکرم کی ضمانت کے مطابق، میں تم لوگوں کے لئے پیش پروردگار جنت کی ضمانت لیتا ہوں۔

تم لوگ بھی، پاکیزہ ہو، اور تمہاری عورتیں بھی، پاکیزہ ہیں۔

ہر مومنہ عورت کے مانند، اور ہر مومن صداقت شعار (لوگوں جیسا) ہے۔

۶،

کھنتی ہی بار حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے قبر سے فرمایا:

”خوش رہو (کہ تم ہم سے وابستہ ہو) اور لوگوں کو نوید رساند کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دنیا سے تشریف لے گئے تو شیعوں کے علاوہ امت کے دوسرے لوگوں سے ناراض تھے۔

یاد رکھو ہر چیز کی رسیماں ہوتی ہے اور دین کی رسیماں آل محمد کے پیروکار ہیں۔

ہر چیز کا ایک شرف ہے، اور دین کا شرف پیروان آل محمد ہیں۔

ہر شے کی ایک سیلت ہوتی ہے اور تمام نشستوں کی سردار آل محمد کے پیروکاروں کی نشست ہے۔

ہر چیز کا ایک راہنا ہوتا ہے اور زمینوں کی راہنا وہ (خطہ ارض) ہے جہاں آل محمد کے پیروکار رہتے ہیں۔

ہر چیز کی ایک اشتہا ہوتی ہے اور دنیا کو اس جگہ کی اشتہا ہے جہاں آل محمد کے پیروکاروں کی رہائش ہو۔

خدا کی قسم — اگر تم لوگ نہ ہوتے تو دوسروں کو جو لذائذ حیات میسر ہیں ان کی تکمیل نہ کی جاتی، ان لوگوں کے لئے آخرت میں تو کچھ ہے ہی نہیں !  
 'ناصبی شخص' چاہے کتنی ہی عبادت کرے اور (اس راہ میں) مشقت اٹھائے اس کی نسبت مندرجہ ذیل آیت کی طرف رہے گی کہ :

عاملة فاصبة. تصلى نارا حامية۔

(مشقت کرنے والے، تھکے ماندے، دیکھی ہوئی آگ میں داخل ہونگے)۔

(سورۃ الفاشیہ آیت ۴۰-۳۹)

... ..

تم میں سے جو شخص خداوندِ عالم سے ایک حاجت طلب کرے اُس کے لئے ستارے ہیں جو ایک چیز مانگے اس کے لئے ستارے ہیں۔

جو (شخص خدا کی طرف) ایک نکتہ دے، اس کے لئے سو گنا اجر ہے

اور جو عمل خیر بجالائے اس کو کتنے گنا (ثواب ملے گا) ادا نہ نہیں کیا جاسکتا۔

اور جس سے کوئی کوتاہی سرزد ہو جائے، حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی سفارش فرمائیں گے

تم میں سے جو روزہ دار ہو وہ ریاضتِ جنت میں فیضیاب ہوتا ہے فرشتے اس کی کامیابی کے لئے افطار کرنے

تک دعا کرتے رہتے ہیں۔

تم میں سے جو حج و عمرہ ادا کرے وہ خداوندِ عالم کے نزدیک خاص (عزت و شرف کا مالک ہے)۔

تم سب لوگ خداوندِ عالم کی دعوت کے اہل اور اسکی محبت کے حقدار ہو۔

(قیامت میں) تمہارے لئے نہ خوف ہوگا نہ غم۔

تم سب جنت میں ہو گے، البتہ نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔

روزِ قیامت ہمارے بعد عرشِ الہی سے سب زیادہ نزدیک، ہمارے شیعہ ہوں گے۔

خداوندِ عالم نے انھیں کس قدر فضیلت سے نوازا ہے۔



اگر یہ اندیشہ نہ ہو تا کہ تم لوگ سُست ہو جاؤ گے، تمہارے دشمن شہادت کر سینگے اور لوگ اس کو انہونی بات سمجھیں گے تو فرشتے تمہارے سامنے (آخر) تم لوگوں کو سلام کرتے۔



امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ :

”ہماری ولایت رکھنے والے قیامت کے دن اپنی قبروں سے اس طرح نکلیں گے کہ ان کے چہرے درخشاں ہوں گے ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوگی (کیونکہ) انہیں امان نام دیا جاتے گا۔  
لوگ خوفزدہ ہونگے، مگر یہ خوفزدہ نہ ہوں گے۔ لوگوں کو غم ہوگا مگر انہیں غم نہیں ہوگا۔



(شیخ صدوقؒ فرماتے ہیں کہ):

”ابو بصیر نے نبی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس مضمون کی روایت کی ہے، لیکن وہ روایت اتنی طویل نہیں ہے اس روایت میں کچھ باتیں زیادہ ہیں لیکن مفہوم کے لحاظ سے دونوں نزدیک ہیں۔



## صَاحِبَانِ شَرَفٍ وَمَعَاوُن

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَقَدْ ضَرَبَ كَتِفَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِيَدِهِ وَقَالَ: يَا عَلِيُّ، مَنْ أَحَبَّنَا فَهُوَ الْعَرَبِيُّ وَمَنْ أْبْغَضَنَا فَهُوَ الْعِلَاجِيُّ فَسَيَعْنُنَا أَهْلُ الْبُيُوتَاتِ وَالْمَعَاوِنِ وَالشُّقَرَاءُ وَمَنْ كَانَ مَوْلِدُهُ صَحِيحًا وَمَا عَلَيَّ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا عَنَّا وَشِيعَتُنَا وَسَائِرُ النَّاسِ مِنْهَا بَرَاءٌ، إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُحِبُّونَ مَوْلَى سَيِّدَاتِ شِيعَتِنَا كَمَا يُحِبُّونَ الْقَوْمَ الْبُيُوتَاتِ -

جناب ابو ذر غفاریؓ کہتے ہیں کہ : میں نے (خود) دیکھا کہ حضرت رسول خداؐ نے حضرت علیؑ کے سر کو

پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:

”اے علیؑ جو ہم سے محبت کرتا ہے وہ اکیل ہے ... اور جو ہم سے عداوت رکھتا ہے  
اُس کی صورت حال ناگفتہ بہ ہے“

ہمارے شیعہ ————— صاحبانِ مساوین و مشرف ہیں۔

یہ وہ ہیں جن کی دنیا میں آمد صحیح طریقے سے ہوتی ہے۔

ملتِ ابراہیمؑ یہ ہم، اور ہمارے شیعہ ہیں، باقی لوگ الگ ہیں۔

خداوندِ عالم اور فرشتے، ہمارے شیعوں کی کوتاہیوں کو اس طرح منہدم کر دیں گے، جس طرح عملت  
منہدم کی جاتی ہے۔



جناب ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا:

”علیؑ بن ابیطالبؓ کی محبت برائیوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جس طرح آگ، سوکھی بکڑی کو کھا  
جاتی ہے۔“



## نور کے منبروں پر

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُمَيْرِ الْجَهَنِيِّ، قَالَ:

دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الْمَسْجِدَ وَنَحْنُ جُلُوسٌ وَفِينَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ  
وَعُمَانُ وَعَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي فَلَجِيَّةٍ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِ عَلِيٍّ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَعَلَ يَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمَالًا - ثُمَّ قَالَ: إِنَّ عَنِ يَمِينِ الْعُرْشِ وَعَنِ يَسَارِ الْعُرْشِ  
لِرَجَالٍ أَعْلَى مِنْ أَعْلَى نُورٍ سَلَاةٌ لَا تُخْبِرُهُمْ نُورًا -  
قَالَ: فَمَا أَبُو بَكْرٍ، وَقَالَ: يَا بَنِي آدَمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا مِنْهُمْ، قَالَ لَهُ: اجْلِسْ.



ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ، فَقَالَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ، فَقَالَ لَهُ: اجْلِسْ.

فَلَمَّا رَأَى ابْنُ مَسْعُودٍ مَا قَالَ لِهَذَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَشِيَّ اسْتَوَى قَائِمًا عَلَى قَدَمَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّ أُمَّتٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا، نَعْرِفَهُمْ بِصِفَتِهِمْ. قَالَ فَضَرَبَ عَلَى مَنْكَبِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ: هَذَا أَوْشَعَتُهُ هُمْ الْقَائِمُونَ.

محمد بن زیاد نے عقبہ سے روایت کی ہے، انہوں نے عامر جہنی سے نقل کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ :-

ہم لوگ مسجد میں بیٹھے تھے، ہمارے ساتھ فلاں فلاں... صاحبان بھی تھے اور حضرت علیؑ ایک گوشے میں تشریف فرما تھے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو اسی گوشے میں حضرت علیؑ کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔

واہنی اور بائیں طرف دیکھنے کے بعد آپؐ نے ارشاد فرمایا:

عرش کے واہنی طرف، اور عرش کے بائیں طرف کچھ لوگ نور کے منبروں پر ہوں گے۔ ان کے چہرے نورانیت کی بناء پر چمک رہے ہوں گے۔

ایک بزرگ کھڑے ہوئے، اور انہوں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ: کیا میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں گا؟  
حضورؐ نے فرمایا: آپ تشریف رکھئے۔

اس کے بعد ایک اور بزرگ... کھڑے ہوئے اور ویسا ہی سوال کیا، تو آنحضرتؐ نے اُن سے بھی فرمایا کہ: آپ تشریف رکھئے۔

حضور اکرمؐ نے اُن دونوں حضرات سے جو کچھ فرمایا تھا، جناب ابن مسعودؓ نے جب اس کا مشاہدہ کیا تو اپنی جگہ سے اٹھئے اور سیدھے کھڑے ہونے کے بعد حضور اکرمؐ سے درخواست کی:

اے خدا کے رسول۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اُن لوگوں کی توصیف فرمائیے

تاکہ ہم ان کی صفات کے ذریعہ انہیں پہچانیں۔

کہتے ہیں کہ: (یہ سن کر) حضرت رسول خدا نے حضرت علی کے شالوں پر ہاتھ مار کر فرمایا :  
”یہ — اور ان کی پیروی کرنے والے ہی فائز المرام (ہوں گے)



## عذاب اور مغفرت

مَنْ جَبِيبٍ السَّجِسْتَانِي، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

لَا عَذَابَ لِكُلِّ رَجُلٍ فِي الْإِسْلَامِ وَأَنْتَ بِلَايَتِهِ إِمَامٌ حَاجِظٌ لِمَ لَيْسَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ  
كَانَتْ الرَّحْمَةُ فِي أَعْمَالِهِمَا بَارَةً لَقِيَتْهُ، وَلَا غُفُورَ عَنْ كُلِّ رَجُلٍ فِي الْإِسْلَامِ وَأَنْتَ بِلَايَتِهِ إِمَامٌ  
عَادِلٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ كَانَتْ الرَّحْمَةُ فِي أَعْمَالِهِمَا ظَالِمَةً مُبِينَةً -

جبیب جستانی کی روایت ہے: امام محمد باقر سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا:  
خداوند عالم کا ارشاد ہے کہ:

”اسلام (کا کلمہ پڑھنے والوں) میں سے وہ تمام لوگ جنہوں نے اُن ظالم و جابر کمرانوں کو اپنا  
پیشوا بنایا ہوگا، جن کا تقرر اللہ کی طرف سے نہیں تھا۔ وہ سزا پائیں گے، چاہے کارکردگی کے اعتبار سے اچھے  
رہے ہوں۔

اور اسلام (کا کلمہ پڑھنے والوں) میں سے وہ تمام لوگ جنہوں نے امام برحق کی ولایت کو قبول کیا  
ہوگا، انہیں معاف کر دوں گا، چاہے ان کے اعمال میں ... کچھ تاہمیاں (ہری) ہوں۔



## نہ خوف زدہ نہ غمزدہ

عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: أَنْتُمْ أَهْلُ حَقِّهِ لِلَّهِ وَسَلَامِهِ

وَأَنْتُمْ أَهْلُ اَشْرَۃِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ وَأَهْلُ تَوْفِيقِ اللّٰهِ وَعِصْمَتِهِ وَأَهْلُ دَعْوَةِ اللّٰهِ وَطَاعَتِهِ۔ لَا حِسَابَ عَلَیْكُمْ وَلَا خَوْفٌ وَلَا حُزْنٌ۔

الوحمرہ کی روایت ہے: امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:  
 ”تم لوگ خداوندِ عالم کی طرف سے سلام و آداب کے اہل ہو۔  
 تم لوگ خداوندِ عالم کی خصوصی عنایت اور رحمت کے حقدار ہو، اسکی توفیق اور حفاظت کے سزاوار ہو۔  
 اللہ کی دعوت اور اطاعت کے اہل ہو۔  
 تم سے باز پرس نہیں، نہ خوف ہے نہ حس۔

## شیعیان علیؑ نیکی و کارہیں

قَالَ الْوَحْمَرَةُ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ قَوْمًا قَدْ عَفَّرَ اللَّهُ لَهْمُ حُضْرِي عَنْهُمْ وَعَصَمَهُمْ وَرَحِمَهُمْ وَحَفَظَهُمْ مِنْ كُلِّ سُوءٍ وَأَيَّدَهُمْ وَهَدَاهُمْ إِلَى كُلِّ رُشْدٍ وَطَلَعَ بِهِمْ عَلَيْهِ الْمَكَانَ۔  
 قِيلَ: مَنْ هُمْ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ؟ قَالَ: أُولَئِكَ شِيعَتُنَا الْإِبْرَاهِمِيَّةُ شِيعَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

احمرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: ”میں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں، جن کی خداوندِ عالم نے مغفرت فرمائی ہے، ان سے رافضی ہے، ان کی حفاظت فرمائی ہے، ان پر رحم فرمایا ہے، ہر بُرائی سے انکو بچایا ہے، انکی تائید کی ہے، ہر اچھائی کی طرف انکی رہنمائی کی ہے، اور انھیں آخری مرتبہ فائز کیا ہے۔

دریافت کیا گیا:۔۔ یا حضرت وہ کون لوگ ہیں؟  
 فرمایا:۔۔ وہ ہمارے بھوکار شیعہ، حضرت علیؑ علیہ السلام کے پیروکار ہیں۔

## لوگوں پر گواہ

وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَحْنُ الشَّهَادَةِ عَلَيَّ شِيعَتُنَا، وَشِيعَتُنَا الشَّهَدَاءُ عَلَى النَّاسِ أَوَّلَ شَهَادَةٍ شِيعَتُنَا يُحْزَنُونَ وَلَيَأْتِيَنَّ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے : ”ہم لوگ شیعوں پر گواہ ہیں، ہمارے شیعہ (دوسرے) لوگوں پر گواہ ہیں، جنہیں اُن کی گواہی کی روشنی میں جزا و سزا دی جائے گی۔“



## مُحِبِّانِ عَلِیِّ کی منزلت

عَنْ أَبِي لَيْسٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ :  
يَا عَلِيُّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهَبَكَ حُبِّ السَّائِكِينَ وَالسَّائِغِينَ فِي الْأَرْضِ فَرْضِيكَ  
بِهِمْ إِخْوَانًا وَفَضْلًا بِكَ إِمَامًا.

فَطُوبَى لِمَنْ أَحَبَّكَ وَصَدَّقَ عَلَيْكَ، وَوَدَّ لِمَنْ أَبْغَضَكَ وَكَذَّبَ عَلَيْكَ.

يَا عَلِيُّ، أَنْتَ الْعَالِمُ بِهَذِهِ الْأُمَّةِ، مَنْ أَحَبَّكَ فَازَ، وَمَنْ أَبْغَضَكَ هَلَكَ.

يَا عَلِيُّ، أَمَّا الْمَدِينَةُ دَأَبَتْ بِأَهْلِهَا، وَهَلْ تَوَقَّى الْمَدِينَةَ إِلَّا مِنْ بَابِهَا؟

يَا عَلِيُّ، أَهْلُ مَوَرَّثِكَ كُلُّ أَدَابٍ حَفِظَ وَكُلُّ دُحَى طَمَسَ نَوَاسِمَ عَلَى اللَّهِ لِبَرَقَتِهِ.

يَا عَلِيُّ، إِخْوَانُكَ كُلُّ طَاهِرٍ وَرَكْبِي مُجْتَبِيهِ يُحِبُّ فِيكَ وَيُغْضِضُ فِيكَ فَتَحَقَّرَ عِنْدَ الْخَلْقِ عَظِيمُ الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ اللَّهِ.

يَا عَلِيُّ، يُحِبُّوكَ جَبْرًا إِنَّ اللَّهَ فِي ذِلِّ الْفَرْدِوسِ، لَا يَأْتِيَنَّ مَثَرُونَ عَلَى مَا خَلَفُوا مِنَ الدُّنْيَا.

يَا عَلِيُّ، أَنَا وَبِي لِمَنْ وَالَيْتَ، وَأَنَا عَدُوٌّ لِمَنْ عَادَيْتَ.

يَا عَلِيُّ، مَنْ أَحَبَّكَ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَكَ فَقَدْ أَبْغَضَنِي.

يَا عَلِيُّ، إِخْوَانُكَ الذُّبُلُ الشِّفَاةُ لَعُرْفِ الرَّهْبَانِيَّةِ فِي وَجْهِهِمْ.

يَا عَلِيُّ، إِخْوَانُكَ لِفِرْحُونٍ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ : عِنْدَ خُرُوجِ أَنْفُسِهِمْ وَأَنَا شَاهِدُهُمْ وَأَنْتَ،

وَعِنْدَ انْطِسَاءِ لَوْنِهِ فِي قُبُورِهِمْ، وَعِنْدَ الْغُضِّ وَعِنْدَ الصَّوَابِ، إِذَا سُئِلَ سَائِرُ الْخَلْقِ عَنْ

إِنِّي أَنَا نَعِيهِمْ فَلَمْ يُجِيبُوا.

يَا عَلِيُّ، حَرْبُكَ حَرْبِي، وَسِلِّكَ سِلْمِي، وَحَرْبِي حَرْبُ اللَّهِ، وَسِلْمِي سِلْمُ اللَّهِ مِنْ سَائِلِكَ

فَقَدْ سَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ .  
يَا عَلِيُّ بُشِّرْ أَخَوَانِكَ بِأَنَّ اللَّهَ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ إِذْ رَضِيَكَ لَهُمْ قَائِدًا أَوْ رَضُوا بِكَ وَرِثًا .  
يَا عَلِيُّ أَنْتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ، وَقَائِدُ الْعُرَا الْمُحِبِّينَ -  
يَا عَلِيُّ شِيعَتُكَ الْمُتَجَبِّحُونَ ، وَلَوْلَا أَنْتَ وَشِيعَتُكَ مَا قَامَ بِلَهِّ دِينٍ ، وَلَوْلَا مَنْ فِي الْأَرْضِ مِنْكُمْ  
لَمَّا أُنْزِلَتِ السَّمَاءُ قَطْرًا هَا .  
يَا عَلِيُّ لَكَ كُنُوزٌ فِي الْجَنَّةِ ، وَأَنْتَ دُوقِرَ شَيْهَا ، وَشِيعَتُكَ تُعْرِفُ بِحُجُبِ اللَّهِ .  
يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَشِيعَتُكَ أَلْقَاءُ نَزُونَ بِالْفَسْطِ ، وَخَيْرُهُ اللَّهُ مِنْ خَلْقِهِ  
يَا عَلِيُّ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَفُضُّ التُّرَابَ مِنْ رَأْسِهِ وَأَنْتَ مَعِيَ ثُمَّ سَابِرًا لِلْحُلِيِّ .  
يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَشِيعَتُكَ عَلَى الْخَوْضِ تَسْقُونَ مِنْ أَجْبَتِهِمْ ، وَتَسْمَعُونَ مِنْ كَرَاهَتِهِمْ ، أَنْتُمْ الْأَمِينُونَ  
يَوْمَ الْفَوْزِ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ -  
يَفْرَحُ النَّاسُ وَلَا تَفْرَحُونَ ، وَتَحْزَنُ النَّاسُ وَلَا تَحْزَنُونَ - فَيَكُمُ تَرَكْتُ هَذِهِ الْأَيَّةَ :  
إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ۖ لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا  
وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنْفُسُهُمْ خَالِدُونَ ۖ لَا يَحْزَنُهُمْ تَنَزُّعُ الْأَكْبَرِ ۚ وَاسْتَلْقَا هُمْ  
الْمَلَائِكَةُ هَٰذَا يَوْمَ يَوْمِكُمْ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ) .  
يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَشِيعَتُكَ تَطْلُبُونَ فِي السُّوقِ ، وَأَنْتُمْ فِي الْجَنَانِ تَسْتَعْمُونَ -  
يَا عَلِيُّ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ وَالْخَزَائِنَ يَشْتَاقُونَ إِلَيْكُمْ وَإِنَّ حَمَلَةَ الْعَرْشِ وَالْمَلَائِكَةَ الْمُقَرَّبِينَ  
لَيَخْفَتُونَكُمْ بِالْذِّعَاءِ وَيَسْأَلُونَ اللَّهَ بِحُبِّتِكُمْ وَيَفْرَحُونَ لِمَنْ قَدِمَ عَلَيْهِمْ مِنْكُمْ كَمَا  
يَفْرَحُ الْأَهْلُ بِالْغَائِبِ الْقَائِمِ بَعْدَ طَوِيلِ الْغَيْبَةِ  
يَا عَلِيُّ شِيعَتُكَ الَّذِينَ يَخَافُونَ اللَّهَ فِي السِّرِّ وَيَصْحَوْنَ فِي الْعَلَانِيَةِ .  
يَا عَلِيُّ شِيعَتُكَ الَّذِينَ يَسْأَلُونَ فِي الدَّرَجَاتِ لِأَنَّهُمْ يَلْفَحُونَ اللَّهَ وَمَا عَلَيْهِمْ مِنْ رَيْبٍ .  
يَا عَلِيُّ إِنَّ أَعْمَالَ شِيعَتِكَ تُعْرَضُ عَلَيَّ كُلَّ يَوْمٍ جُمُعَةٍ ، فَأَفْرَحُ بِصَالِحِ مَا يَبْلُغُنِي مِنْ أَعْمَالِهِمْ

<http://fb.com/ranajabirabbas>



وَسُوْرَ الْقَوْلِ وَمَا لِيَاسُوءُهُ مِنْ مَضَاوِئِهِ ذَلِكَ - فَكُنْ بِهِمْ رَحِيْمًا، وَاتَّبِعْ بِهِمْ، فَإِنَّ اللَّهَ  
اخْتَلَفَهُمْ بِعِلْمِهِ لَنَا مِنْ بَيْنِ الْخَلْقِ، وَخَلَقَهُمْ مِنْ طِينَتِنَا، وَاسْتَوْدَعَهُمْ سِرِّيْنَا، وَالْأَلَمَ قُلُوبُهُمْ  
مَعْرِفَةً حَقًّا، وَشَوْخَ صُدُورُهُمْ، وَجَعَلَهُمْ مُتَسَبِّحِينَ بِحَبْلِنَا -

كَأَيُّ ثَرَوَنَ عَلَيْنَا مَنْ خَالَفَنَا مَعَ مَا يَزُولُ مِنَ الدُّنْيَا عَنْهُمْ، وَمِثْلَ الشَّيْطَانِ بِالْمَكَارِهِ عَلَيْهِمْ  
أَيَّدَهُمُ اللَّهُ وَسَلَكَ بِهِمْ طَرِيقَ الْهُدَى فَاعْتَصَمُوا بِهِ، وَالنَّاسُ فِي غَمْرَةِ الضَّلَالَةِ مَتَحَيَّرُونَ  
فِي الْأَهْوَاءِ، عَمُوا عَنِ الْحَقِّ وَمَاجَاءَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ، فَهُمْ يَسْتَسُونُ وَيُصِغُونَ فِي سَهْطِ اللَّهِ  
وَشَيْعَتِكَ عَلَى مَنَاجِجِ الْحَقِّ وَالْإِسْتِقَامَةِ، لَا لِيَتَأَلَّسُونَ إِلَيَّ مَنْ خَالَفَهُمْ، لَيْسَتْ الدُّنْيَا مِنْهُمْ  
وَلَيْسُوا مِنْهَا.

أُولَئِكَ مَصَابِيحُ الدِّينِ، أُولَئِكَ مَصَابِيحُ الدُّنْيَا، أُولَئِكَ مَصَابِيحُ الدُّنْيَا.

البصیر کی روایت ہے: امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا:

اے علیؑ! خداوندِ عالم نے روتے زمین پر رہنے والے مسکینوں اور کمزوروں کی محبت تمہارے

» (دل) میں ڈالی ہے، تم راضی ہو ان کی اخوت پر، اور وہ تمہاری امامت سے خوش ہیں۔

خوش بحال۔ جو تم سے محبت کرے تمہاری تصدیق کرے، اور افسوس ہے ان لوگوں پر جو

تم سے عداوت رکھیں اور تمہاری تکذیب کریں۔

اے علیؑ! تم اس پوری امت کے عالم ہو، جو تم سے محبت کرے وہ کامیاب رہے گا، اور جو تم سے

عداوت رکھے، ہلاکت (ابدی) سے دوچار ہوگا۔

اے علیؑ! میں شہرِ علم ہوں اور تم اس کا دروازہ ہو، اور کیا شہر میں دروازے کے بغیر آیا جاتا ہے؟

اے علیؑ! تم سے محبت کرنے والے سب کے سب خدا کی بارگاہ میں یکسوئی کے ساتھ حاضر ہونے والے (راز

کی حفاظت کرنے والے اور مادہ لباس تھے ہیں، اگر اللہ کو قسم دیں، تو وہ ان کی قسم پوری کرے گا۔

اے علیؑ! تمہارے بھائی سب کے سب پاک و پاکیزہ اور سنی پیہم کرنے والے ہیں، تمہاری (محبت،

میں (دوسروں سے) محبت کرتے ہیں اور تمہاری خاطر (دی دوسروں سے) دشمنی کرتے ہیں،

لوگ انہیں معمولی سمجھتے ہیں، لیکن اللہ کے نزدیک اُن کا مرتبہ عظیم ہے۔

﴿ اے علیؑ۔ تم سے محبت کرنے والے جنت الفردوس میں جوار رحمت پروردگار میں ہوں گے اور دنیا میں جو کچھ چھوڑ کر آئے ہیں، اُس پر انہیں کوئی افسوس نہ ہوگا۔

﴿ اے علیؑ۔ جس سے تم محبت کرو میں اُس کا دوست ہوں، اور جس کے تم دشمن ہو، میں اُس کا دشمن ہوں۔

﴿ اے علیؑ۔ جس نے تم سے محبت کی، اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے تم سے عداوت کی، اُس نے مجھ سے عداوت کی۔

﴿ اے علیؑ۔ تمہارے بھائیوں کے لب (کثرت عبادت سے) خشک رہتے ہیں، اور دنیا سے بے توجہی ان کے پہروں سے آشکار ہے۔

﴿ اے علیؑ۔ تمہارے بھائیوں کو تین مقامات پر خوشی ہوگی:

(۱): حال کنی کے وقت، جب میں اور تم اُن کا مشاہدہ کر رہے ہوں گے۔

(۲): قبر میں بازپرس کے موقع پر۔

(۳): خدا کی بارگاہ میں پیشی اور (پل صراط سے گزرنے) کے وقت۔

جبکہ دوسرے لوگوں سے اُن کے ایمان کے بارے میں سوال کیا جائے گا تو وہ کوئی جواب نہ دے سکیں گے۔

﴿ اے علیؑ۔ تمہاری جنگ میری جنگ ہے، تمہاری صلح میری صلح ہے، میری جنگ (درحقیقت) اللہ

کی جنگ ہے، اور میری صلح اللہ کی صلح ہے، تم سے جو صلح کرے، اس نے خدا سے صلح کی۔

﴿ اے علیؑ۔ اپنے بھائیوں کو خوشخبری سنا دو کہ اللہ اُن سے خوش ہے، کیونکہ تم اُن کے قائد ہوئے پر راضی ہو، اور وہ تمہاری ولایت سے خوش ہیں۔

﴿ اے علیؑ۔ تم امیر المؤمنین، اور روشن پیشانی والوں کے رہنما ہو۔

﴿ اے علیؑ۔ تمہارے شیعہ منتخب لوگ ہیں۔

اگر تم اور تمہارے شیعہ نہ ہوتے تو دین خدا استوار نہ ہوتا، اور زمین میں اگر ایسی (خشیت)



نہ ہوتی، جو تم سے ہے، تو آسمان سے بارش کے قطرے نہ گرتے۔

اے علیؑ۔ تمہارے لئے جنت میں خزانہ ہے، تم وہ ہو جس کی پیشانی پر دوشان ہیں، اور تمہارا اسلحہ  
’الہی گروہ‘ کی حیثیت سے پہچانا جاتا ہے۔

اے علیؑ۔ تم اور تمہارے شیعہ عدل کو قائم کرنے والے اور مخلوقات میں اللہ کے پسندیدہ ہیں۔

اے علیؑ۔ (روزِ معشرِ قہر سے اٹھتے وقت) سب سے پہلے میں اپنے سر سے مٹی جھاڑوں گا پھر  
تم، اُس کے بعد سب لوگ۔

اے علیؑ۔ تم اور تمہارے شیعہ حوضِ کوثر پر، جسے چاہو گے، سیراب کر دو گے، اور جسے ناپسند کرتے  
اُسے محروم رکھو گے۔

تم لوگ، قیامت کے دن کی سخت ہولناکی سے محفوظ، عرشِ الہی کے سایہ میں ہو گے۔  
لوگ ڈر رہے ہونگے، مگر تمہیں (کوئی) ڈرنہ ہوگا۔

لوگ غمزدہ ہوں گے مگر تم غمزدہ نہیں ہو گے۔

تم ہی لوگوں کے بارے میں آیت نازل ہوئی ہے کہ:

إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُعَذَّوْنَ. لَا يُعَذِّبُهُمْ جَسَدُهُمْ  
فِيمَا أَشَقَّتْ أَعْيُنُهُمْ خَالِدُونَ. لَا يَحْزَنُهُمُ الْفَرَارُ الْأَكْبَرُ وَمَثَلًا هُمْ الْمَلَائِكَةُ  
هَذَا يَوْمَئِذٍ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ۔ (انبیاء ۱۰۱ - ۱۰۳)

”بیشک وہ لوگ جن کے لئے نیکی ہماری طرف سے سبق سے سبقت لے جا چکی ہے، وہ جہنم سے دور ہونگے،

وہ دوزخ کی آہٹ تک نہیں گئے، اور اپنی پسندیدہ جگہ ہمیشہ رہیں گے، گھبراہٹ والا برا (قیامت کا دن)

بھی ان کو خوف زدہ نہ کرے گا اور فرشتے ان سے ملاقات کچھ کے (کہیں) گے کہ یہی تمہارا وہ دن ہے

جس کے بارے میں تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔“ (ملاحظہ فرمائیں سورہ انبیاء آیت ۱۰۱ تا ۱۰۳)

اے علیؑ۔ موقف (عدلِ الہی) میں تمہیں اور تمہارے شیعوں کو دریافت کیا جائے گا اور تم لوگ  
جنت کی نعمتوں سے سرفراز ہو گے۔

۱ اے علیؑ۔ فرشتے اور خاندانِ بہشت تم لوگوں کا اشتیاق رکھتے ہیں، حاملینِ عرش ابھی اور مقرب بارگاہِ فرشتہ تمہارے لئے خاص طور سے دعا کرتے ہیں، خداوندِ عالم سے تمہاری محبت کی درخواست کرتے ہیں، اور جب تم میں سے کوئی اُن کے پاس پہنچتا ہے تو اسی طرح خوش ہوتے ہیں۔ جیسے کوئی شخص اپنے گھر والوں سے عرصہ تک غائب رہنے کے بعد اُن کے درمیان پہنچنے تو وہ لوگ خوش ہوتے ہیں۔

۲ اے علیؑ۔ تمہارے شیعہ وہ ہیں جو مخفی طور سے اللہ سے ڈرتے ہیں اور ظاہرِ نظر اس سے اخلاص رکھتے ہیں۔

۳ اے علیؑ۔ تمہارے شیعہ وہ ہیں جو خداوندِ عالم کی بارگاہ میں جو بلند درجات ہیں اُن کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیونکہ جب وہ اُس کے پاس پہنچیں گے تو اُن کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

۴ اے علیؑ۔ تمہارے شیعوں کے اعمال میرے پاس ہر جمعہ کے دن پیش کئے جاتے ہیں، تو اُن کے اعمال میں سے جو اچھی باتیں مجھ تک پہنچتی ہیں اُن پر میں خوش ہوتا ہوں، اور اُن کی کوتاہیوں کے سلسلے میں (خدا سے) مغفرت طلب کرتا ہوں۔

۵ اے علیؑ۔ تمہارا ذکر توریت میں ہے، اور تمہارے شیعوں کا ذکر ان کی پیدائش سے پہلے سے ہر بھلائی کے ساتھ (موجود ہے)۔ اور اسی طرح انجیل میں بھی۔

انجیل والوں، اور اہل کتاب کے دریافت کردہ وہ تمہیں "ایلیا" کے بارے میں بتائیں گے، جبکہ تمہارے پاس توریت، انجیل اور جو علم کتاب خداوندِ عالم نے تمہیں عطا کیا ہے، سب موجود ہے۔

انجیل والے "ایلیا" کی بہت تعظیم کرتے ہیں، وہ لوگ شیعوں کو (دلیسے) نہیں پہچانتے، البتہ اُن کی کتابوں میں جو باتیں موجود ہیں اُن کے ذریعے سے پہچانتے ہیں۔

۵

اے علیؑ۔ تمہارے ساتھیوں کا ذکر اہل زمین کے درمیان جس قدر خیر کے ساتھ ہے، اس سے بہت زیادہ آسمان میں ہے، لہذا ان لوگوں کو اس بات پر خوش ہونا چاہیئے اور مزید کوشش کرنی چاہیئے۔

اے علیؑ۔ تمہارے شیعوں سے ہوتے ہیں اور ان کی ارواح آسمانوں کی طرف بلند ہو رہی ہوتی ہیں، فرشتے ان کی طرف دیکھتے ہیں، جس طرح سے لوگ شوق سے چاند کی طرف دیکھتے ہیں، کیونکہ خدا کے نزدیک تمہارے شیعوں کا، جو مرتبہ ہے، فرشتے اسے دیکھتے ہیں۔

اے علیؑ۔ تمہارے وہ ساتھی جو تمہاری معرفت رکھتے ہیں ان سے کہو کہ ان کاموں سے اجتناب کریں جو ان کے دشمن کرتے ہیں، پھر کوئی دن و رات ایسی نہ ہوگی کہ رحمت الہی ان کے شامل حال نہ ہو، لہذا ان لوگوں کو برائیوں سے اپنا دامن بچانا چاہیئے۔

۶

اے علیؑ۔ خداوند عالم اس شخص سے زیادہ ناراض ہو تا ہے جو تمہارے شیعوں سے عداوت رکھے، تم سے عداوت رکھے، تم سے دُوری، اور تمہارے چاہنے والوں سے برات اختیار کرے، تمہارے اور ان کے بدلے کسی اور سے وابستہ ہو، تمہارے دشمن کی طرف مائل ہو، تمہیں اور تمہارے شیعوں کو چھوڑ دے، گمراہی کی راہ اختیار کرے، تمہارے خلاف اور تمہارے شیعوں کے خلاف برسرِ پیکار ہو، اور ہم اہلبیت سے دشمنی کرے۔ جو لوگ تم سے محبت کرتے ہیں اور تمہارے مددگار ہیں، جنھوں نے تمہارے دامن سے وابستگی اختیار کر رکھی ہے اور جو اپنے جان و مال کو ہماری خاطر قربان کرتے ہیں، ان سے عداوت رکھے۔

اے علیؑ۔ اپنے ان شیعوں کو میرا سلام کہنا، جنھیں نہ میں نے دیکھا، نہ انہوں نے مجھے دیکھا، میں جانتا ہوں کہ وہ مسیح بھائی ہیں، جن کا مجھے اشتیاق ہے۔

ان لوگوں کو چاہیئے کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہیں، اس سے وابستہ رہیں اور عملِ محیّی سنی پیہم سے کام لیں، کیونکہ ہم انھیں ہدایت کی بجائے کسی غلط راستے کی طرف

نہیں بے جہاں گے۔

ان لوگوں کو یہ بھی بتا دو کہ :

”خدا اُن سے خوش ہے، ملائکہ اُن پر فخر و مباہات کرتے ہیں۔

وہ اُن پر ہر جمعہ کو رحمت کی (خامس) نظر ڈالتا ہے اور فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ ان کے لئے استغفار کریں۔

◀ اے علیؑ۔ ایسے لوگوں کی مدد و نصرت گریز نہ کرنا، جن لوگوں تک یہ بات پہنچی، یا انہوں نے سنا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں، تو میری محبت کے سبب تم سے بھی محبت کرنے لگے، اور اسی سبب سے وہ لوگ دینِ خدا سے وابستہ، اپنے دل کی خالص محبت تمہارے لئے رکھی، اپنے آباؤ اجداد اور بھائیوں اور اولاد پر تمہیں ترجیح دی، وہ تمہارے راستے پر چلے، ہماری خاطر اپنی جان کی بازی لگادی (جس کے سبب) انھیں (لوگوں کی طرف سے) ایذا رسانی، بدکلامی اور تلخیاں (برداشت کرنی پڑیں)۔

تم اُن لوگوں پر مہربان رہنا اور ان کی طرف سے مطمئن رہنا کیونکہ خداوندِ عالم نے، اپنے علم کے مطابق تمام مخلوقات کے درمیان میں سے، ان لوگوں کو ہمارے لئے منتخب کیا، ہماری فاضل طہیت انھیں پیدا کیا، ہمارے رازوں کا انھیں امانت دار بنایا، اُن کے قلوب کو ہمارے حق کی معرفت کا پابند بنایا، اُن کے سینوں کو کشادہ کیا، اور انھیں ہماری ری سے متمسک رہنے والوں (دوست) اختیار کرنے والوں میں سے قرار دیا۔

وہ لوگ ہمارے مخالفین کو ہم پر ترجیح نہیں دینگے، چاہے اسکی وجہ سے اُن کی دنیا اُن کے ہاتھ سے نکل جائے، اور شیطان ان کی طرف مشکلات کا رخ موڑ دے۔

خدا نے ان لوگوں کی تائید کی، اور انھیں ہدایت کے راستے پر گامزن کر دیا، تو وہ مفسدوں کے ساتھ اسی سے وابستہ رہے۔ جبکہ دوسرے لوگ ضلالت کے مہلکوں میں (گرفتار) اور (نفس کی) خواہشات (کے ہاتھوں) حیران و سرگرداں ہوئے، جو ”بت (خدا)“ اور جو کچھ —

اللہ کی طرف سے آیا امتحان لوگوں نے ان کی طرف سے (اپنی آنکھیں بند کر لیں) اندھے بن گئے تو وہ لوگ اللہ کی ناراضگی میں ہی صبح و شام کہیں گے۔

اور تمہارے شیعہ، حق کی منہاج اور استقامت (کی راہ) پر ہوں گے۔  
وہ مخالفین سے انس رکھنا نہیں چاہتے۔ کیونکہ نہ یہ اُن لوگوں سے ہیں، اور نہ وہ لوگ ان سے تعلق رکھتے ہیں۔

یہی (تمہارے شیعہ) وہ ہیں جو ہدایت کے چراغ، راہِ حق کے سراج، اور رہنمائی کرنے والی شعل ہیں۔



## شیعوں کے جوان اور اُن کے بزرگ

سَلِمَانَ اللَّهِ يَلْبِي، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو بَصِيرٍ  
وَقَدْ أَخْفَرَهُ النَّفْسُ، فَلَمَّا أَنْ أَخَذَ مَجْلِسَهُ قَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ  
مَا هَذَا النَّفْسُ الْعَالِي؟ قَالَ: جُعِلْتُ فِدَاكَ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ كَبُرَ سَنِي، وَدَقَّ عَظْمِي وَاقْتَرَبَ  
أَجَلِي مَعَ الْخَلْقِ لَا أَدْرِي عَلَى مَا أُرْوَعُ عَلَيْهِ فِي آخِرَتِي؟

فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ وَإِنَّكَ لَقَوْلُ هَذَا؟  
قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَكَيْفَ لَا أَقُولُ؟ قَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ  
لَعَنَ يَكْرِمُ الشَّبَابَ مِنْكُمْ وَلَيْسَ يَخِي مِنَ الْكُهُولِ؟ قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَكَيْفَ  
يَكْرِمُ الشَّبَابَ وَلَيْسَ يَخِي مِنَ الْكُهُولِ؟ قَالَ: اللَّهُ يَكْرِمُ الشَّبَابَ مِنْكُمْ أَنْ يُعَذِّبَهُمْ وَلَيْسَ يَخِي مِنَ  
الْكُهُولِ أَنْ يُجَاسِبَهُمْ. قَالَ: قُلْتُ: فَمَاذَا هَذَا النَّاسُ أَمْ لَا هَلِ التَّوْحِيدُ؟  
قَالَ: فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ إِنَّمَا لَكُمْ خَاصَّةٌ دُونَ الْعَامَّةِ. قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَاذَا رَمِينَا  
بِشَيْءٍ؟ فَكُنُوتٌ لَهُ ظُهُورُنَا وَمَاتَ لَهُ أَمْدُنَا وَإِذَا اسْتَحَلَّتْ بِهِ الْوَلَاةُ وَمَا نَا فِي حَدِيثٍ رَوَاهُ لَهُمْ

فَقَامُوا لَهُمْ. قَالَ: فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَلَا رَفِضَةٌ؟

قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: لَا وَاللَّهِ مَا هُمْ سَتَوَكُم بِهِ بَلْ إِنَّ اللَّهَ سَتَاكُم بِهِ أَمَا عَلِمْتُمْ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَنَّ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رَفَضُوا فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ لَمَّا اسْتَبَانَ لَهُمْ ضَلَّ لَهُمْ فَلَحِقُوا بِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا اسْتَبَانَ لَهُمْ هَذَاهُ فُسِمُوا فِي عَسَاكِرِ مُوسَى الرَّافِضَةِ لَا نَقَمَ فِرْعَوْنَ وَكَانُوا أَشَدَّ أَهْلَ ذَلِكَ الْعَسَاكِرِ عِبَادَةً وَأَشَدَّهُمْ حُبًّا لِمُوسَى وَهَارُونَ وَذُرِّيَّتِهِمَا فَأَوْفَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى أَنْ أَثَبَّتَ لَهُمْ هَذَا الْإِسْمَ فِي التَّوْرَةِ فَإِنِّي قَدْ سَمَّيْتُهُمْ بِهِ وَخَلَقَهُمْ إِيَّاهُ فَأَبُتْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ هَذَا الْإِسْمَ لَهُمْ ثُمَّ أَوْخَرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكُمْ هَذَا الْإِسْمَ حَتَّى تَحْكُمُوهُ. يَا أَبَا مُحَمَّدٍ رَفَضُوا الْخَيْرَ وَرَفَضْتُمْ الشَّرَّ بِالْخَيْرِ.

فَفَرَّقَ النَّاسُ كُلَّ فِرْقَةٍ لَشَعَبُوا كُلَّ شَعْبَةٍ، فَانْتَعَبْتُمْ مَعَ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَانْهَبْتُمْ حَيْثُ ذَهَبَ اللَّهُ وَاخْتَرْتُمْ مِنْ اخْتَارَ اللَّهُ وَأَرَدْتُمْ مِنْ أَرَادَ اللَّهُ فَالْبُشُورُ ثُمَّ الْبُشُورُ فَأَنْتُمْ وَاللَّهِ - الْمَرْخُومُونَ، السَّاقِلُونَ مِنْ مَحْسِنِكُمُ النَّسَّاجُونَ عَنْ مُسِيئِكُمْ مَنْ لَمْ يَأْتِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ حَسَنَةٌ وَلَمْ يُجَاوِزْ عَنْهُ سَيِّئَةٌ. يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مَلَأَ ثَلَاثَةَ لُكُوفٍ لِقَبْلِ النَّاسِ عَنْ لُحُوقِ شَيْعَتِنَا كَمَا لَسَقَطَ الرِّيحُ الْوَرَقَ عَنِ الشَّجَرِ فِي أَوَّلِ سُقُوطِهِ.

وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَالْمَلَائِكَةُ يَسْجُدُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَلَا يَسْتَكْبِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا) فَاسْتَغْفَرَهُمْ - وَاللَّهِ - لَكُمْ دُونَ هَذَا الْخَلْقِ. يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَهَلْ سَوَّرْتُكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: جُعِلَتْ قَدَاكَ زَيْنِي.

قَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَعَنَ ذِكْرُكَمُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ، فَقَالَ: (مِنَ الْمُؤْمِنِينَ جَالُ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَن قَضَىٰ عَلَيْهِ غَيْبُهُ وَمِنْهُمْ مَن يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَلُوا سَبِيلًا) - إِنَّكُمْ وَفَيْتُمْ بِمَا أَخَذَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِيثَاقَكُمْ مِنْ وَلَا تَبَيَّنَا، وَإِنَّكُمْ لَمْ تُبَدِّلُوا بِمَا غَيَّرْنَا، وَلَوْ لَمْ تَفْعَلُوا لَعَذَّبَكُمْ اللَّهُ كَمَا عَذَّبَهُمْ حَيْثُ يَقُولُ جَلَّ ذِكْرُهُ.



رَوَمَا وَجَدْنَا لَكَ أَكْثَرَهُمْ مِنْ عَهْدِهِ وَإِنْ وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَا سِيقِينَ) يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فُهَلْ سِرُّكَ؟  
قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ زِدْنِي.

فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ وَلَمْ تَذْكُرْكُمْ اللَّهَ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ: (إِخْوَانَا عَلَى سُورٍ مُتَقَابِلِينَ) وَاللَّهِ مَا أَرَادَ بِهَذَا غَيْرَكُمْ، يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فُهَلْ سِرُّكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ زِدْنِي -

قَالَ: فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ: (الْأَخِلَاءُ يَوْمَ مِيْذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ) وَاللَّهِ مَا أَرَادَ بِهَذَا غَيْرَكُمْ، يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فُهَلْ سِرُّكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ زِدْنِي.

فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَقَدْ ذَكَرْنَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَشِيعَتَنَا وَعَدَدُنَا فِي آيَةٍ مِنْ كِتَابِهِ هَالْ عَزَّ وَجَلَّ: (هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ أَسَاءَتُهُمْ كَسَرُّ أَوْلِيَ الْأَلْبَابِ) فَخَرُّ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ، وَعَدَدُنَا الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ، وَشِيعَتُنَاهُمْ أَوْلُوا الْأَلْبَابِ، يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فُهَلْ سِرُّكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ زِدْنِي.

قَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَا اسْتَشَى اللَّهُ أَحَدًا مِنْ أَوْصِيَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَلَا أَمْتِيَا عَنْهُمْ مَا خَلَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَشِيعَتَهُ فَقَالَ فِي كِتَابِهِ وَقَوْلُهُ الْحَقُّ: (يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلَى عَنْ مَوْلَى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُفْرَوْنَ) إِلَّا مَنْ رَحِمَ - لَيْغِي بِذَلِكَ عَلِيًّا وَشِيعَتَهُ، يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فُهَلْ سِرُّكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ زِدْنِي.

قَالَ: لَقَدْ ذَكَرَكُمْ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ إِذْ يَقُولُ: (يَا عِبَادِي الَّذِينَ آمَنُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ) - وَاللَّهِ مَا أَرَادَ بِهَذَا غَيْرَكُمْ. يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فُهَلْ سِرُّكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ زِدْنِي.

قَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَقَدْ ذَكَرَكُمْ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ: (إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ) وَاللَّهِ مَا أَرَادَ بِهَذَا إِلَّا أَلَا بِمَقَّةٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَشِيعَتُهُمْ، يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فُهَلْ سِرُّكَ؟ قَالَ: جُعِلْتُ فِدَاكَ زِدْنِي.



قَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَعَنَ ذَكَرَكُمْ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ:  
 (فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَلْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ  
 وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا) وَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي هَذَا الْآيَةِ مِنَ الْبَيِّنَاتِ،  
 وَخُنَّ فِي هَذَا السُّوُفِجِ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ، وَأَنْتُمْ الصَّالِحُونَ، فَسُوتُوا بِالصَّلَاحِ كَمَا  
 سَبَّاهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، فَهَلْ سَوَّيْتُكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ زُرِّي.  
 قَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَعَنَ ذَكَرَكُمْ اللَّهُ إِذْ حَكَى عَنْ عَدُوِّكُمْ وَهُوَ فِي الشَّارِ إِذْ يَقُولُ: (وَقَالُوا  
 مَا لَنَا لَا نَرَى رَجُلًا كُنَّا لَعْنُهُمْ مِنَ الْأَشْوَارِ) أَخَذْنَا هُمْ سَحَرًا يَا أُمُّ زَاغَتْ عَنْهُمْ الْأَبْصَارُ وَاللَّهُ  
 مَا عَنِ اللَّهِ وَلَا أَرَادَ بِهِمْ أَعْيُنَكُمْ.

إِذْ صِرْتُمْ عِنْدَ أَهْلِ هَذَا الْعَالَمِ شَيْءًا لَيْسَ فَأَنْتُمْ - وَاللَّهُ - فِي الْجَنَّةِ مُخْبِرُونَ، وَأَنْتُمْ فِي  
 الشَّارِ تَطْلُبُونَ. يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، فَهَلْ سَوَّيْتُكَ؟ قَالَ: قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ زُرِّي. قَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ  
 مَا مِنْ آيَةٍ نَزَلَتْ تَقُوُّ إِلَى الْجَنَّةِ وَتَذْكُرُ أَهْلَهَا بِخَيْرٍ إِلَّا وَهِيَ فِينَا وَفِي شَيْعَتِنَا وَمِنْ آيَةٍ  
 نَزَلَتْ تَذْكُرُ أَهْلَهَا بِسُوءٍ وَتَسُوُّ إِلَى الشَّارِ إِلَّا وَهِيَ فِي عَدُوِّنَا وَمِنْ خَالَفْنَا، فَهَلْ سَوَّيْتُكَ يَا  
 أَبَا مُحَمَّدٍ؟

قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ زُرِّي.  
 فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَيْسَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِلَّا الْخُنَّ وَشَيْعَتُنَا وَسَائِرُ  
 النَّاسِ مِنْ ذَلِكَ بُرَاءٌ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، فَهَلْ سَوَّيْتُكَ؟

سلیمان دہلی کا بیان ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس تھا کہ آپ کے حلیل القدر  
 صحابی جناب ابوبصیر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔  
 اس وقت اُن کی سانس پھول رہی تھی۔

جب اپنی نشست پر وہ بیٹھ گئے تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے اُن سے پوچھا:  
 "اے ابو محمد۔ یہ اتنی زور سے سانس کیوں لے رہے ہو؟" (ابوبصیر کی کیفیت ابو محمد تھی)۔

کہنے لگے :- ”فرزندِ رسولؐ، میرا بن زیادہ ہو چکا ہے، ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں اور موت نزدیک ہے، جبکہ مجھے نہیں معلوم کہ آخر میں میرے لئے کیا ہے؟“

امامؑ نے فرمایا :- ”اے ابو محمدؑ۔ تم ایسی بات کہہ رہے ہو۔؟“  
انہوں نے کہا :- ”آقا۔ کیسے نہ کہوں؟“

امامؑ نے فرمایا :- ”اے ابو محمدؑ۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ خداوندِ عالم تمہارے جوانوں کا احترام کرتا ہے اور تمہارے بزرگوں سے شرماتا ہے!“

انہوں نے پوچھا :- ”آقا کس طرح جوانوں کا احترام کرتا ہے اور بزرگوں سے شرماتا ہے؟“  
فرمایا کہ : جوانوں کا احترام یہ ہے کہ انھیں مذاہبے دوچار نہیں کرے گا، اور تمہارے بزرگوں سے حساب لیتے ہوئے شرماتا ہے!

پوچھا :- ”یہ صرف ہمارے لئے ہے یا تمام صاحبانِ توحید کیلئے؟“  
فرمایا :- ”یہ (شرف) تمہارے لئے مخصوص ہے۔“

و

ابو بصیر نے عرض کیا :- ”مولّا۔ یہ لوگ تو ہم پر ایک ایسا الزام لگاتے ہیں جس نے ہماری کمزوری رکھی ہے۔ ہمارے دلوں پر مردنی چھا جاتی ہے، اور اس کے ذریعہ سے حکمرانوں کو ہمارا خون بہانے کا راستہ مل گیا ہے، جیسا کہ ان کے علماء نے اُنھیں سمجھایا ہے۔“

امامؑ نے فرمایا ”کیا تم لفظ ”رافضی“ کے بارے میں کہہ رہے ہو۔؟“

عرض کی :- ”جی ہاں۔“

امامؑ نے فرمایا :- ”اے ابو بصیر۔ اس لفظ سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ تو.. خداوندِ عالم کی طرف سے تمہیں ملا ہے۔“

”اے ابو محمدؑ۔ بنی اسرائیل کے سترہ آدمی تھے جن پر جب فرعون اور اس کے لوگوں کی گمراہی و فحش ہو گئی، تو اُن لوگوں نے اُن کا ساتھ چھوڑ دیا، اور ان سے الگ ہو کر حضرت موسیٰؑ کے ساتھ شامل ہو گئے۔“

کیونکہ اُن پر حضرت موسیٰ کا (صاحب) ہدایت ہونا واضح ہو چکا تھا۔ تو چونکہ وہ لوگ فرعون کا انکار کر کے آئے تھے اس لئے موسیٰ کے لشکر میں ان کو رافضی کہا گیا۔ (رافضی یعنی انکار کرنے والے) یہ لوگ اس پورے لشکر میں سب سے زیادہ سخت عبادت گزار تھے اور حضرت موسیٰ و ہارون کی اولاد سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے تو خداوندِ عالم نے حضرت موسیٰ کے پاس وحی بھیجی کہ "تو ریت" میں اُن لوگوں کا یہی نام رکھ دو کیونکہ ہم نے ان کو اسی نام کو اختیار کیا ہے چنانچہ حضرت موسیٰ نے کھل لیا۔

پھر یہ نام خداوندِ عالم کے پاس محفوظ رہا۔ اور اب تم لوگوں کو ملا ہے۔

اے ابو محمد۔ (تمہارے مخالفین نے رسول اکرمؐ کی طرف سے دکھائی گئی

راہِ صواب کا انکار کیا ہے اور تم لوگوں نے بُرائی کو ترک کر کے اچائی کی راہ اختیار کی ہے۔

وہ لوگ تو مختلف فرقوں میں تقسیم ہو گئے، مختلف گروہوں میں بٹ گئے۔ لیکن تم لوگ اپنے پیغمبرِ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے البتہ بنے جو خدا سے البتہ ہیں تم لوگوں ان لوگوں کی راہ اختیار کی جو خدا کی راہ ہے۔

تم لوگوں کو بشارت ہو۔ بشارت ہو!

تم وہ لوگ ہو جن پر (خدا کی خاص) رحمت ہے۔ تمہارے بچے کالوں کے عمل مقبول ہوں گے اور کوتاہی کرنے والوں سے درگزر کیا جائے گا۔

جس محنتِ اہلبیتؑ پر تم لوگ کامزن ہو، اس کے بغیر قیامت میں جو شخص بھی خداوندِ عالم کی بارگاہ میں حاضر ہوگا، اس کی نیکی قابلِ قبول نہ ہوگی، نہ بُرائی قابلِ درگزر۔

اے ابو محمد۔ کیا میری اس بات سے تمہیں مسرت ہوئی؟

کہنے لگے :- "میری جان آپ پر قربان۔ کچھ اور فرمائیے۔

ارشاد ہوا :- اے ابو محمد خداوندِ عالم کے کچھ فرشتے (ایسے ہیں) جو شیعوں کے کاندھوں پر سے

گناہوں کا بوجھ ہٹا رہے ہیں جس طرح (خزاں کے) زمانہ میں ہوا درخت کے پتوں کو گراتی ہے۔

ارشادِ قدرت ہے :- وَالْمَلَأَؤُكَةَ تُسْقَوْنَ بِحَنَنِ رَبِّكُمْ وَلَيْسَ غَفْرُؤُنَ ..

(اور فرشتے اپنے پروردگار کی تسبیح اکی عمو کے ساتھ بیان کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں۔ (شوری۔ ۵)

اور فرشتے۔ تم ہی لوگوں کے لئے استغفار کرتے ہیں کسی اور کیلئے نہیں :

اے ابو محمد۔ اس بات سے تمہارا دل خوش ہوا۔ ؟

کہنے لگے۔ (بشک)۔ مولانا کچھ اور اضافہ فرمائیے۔

امام نے فرمایا:- "اے ابو محمد۔ خداوند عالم نے قرآن مجید میں تم لوگوں کا تذکرہ کیا ہے۔

ارشادِ قدرت ہے :

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ - فَمِنْهُمْ مَن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَن يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا بَدْلًا - (صحابان ایمان میں ایسے بھی لوگ ہیں جنہوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اسے پچ کر دکھایا، بعض نے اپنی مدت پوری کر لی اور کچھ بھی انتظار کر رہے ہیں اور ان لوگوں کوئی تبدیلی نہیں کی (احزاب: ۲۳)

تم لوگ ہی وہ جو جنہوں نے ہماری ولایت کے عہد و پیمان کے ساتھ وفا کی، اور تم نے ہمارے بے کسی اور کو (اپنا پیشوا) نہیں بنایا۔

اگر تم لوگوں (نے عہد و پیمان کے ساتھ وفا نہ کی ہوتی تو خداوند عالم تم پر بھی الزام لگاتا، جس طرح اس دوسرے لوگوں پر الزام عائد کرتے ہوئے فرمایا :

وَمَا جِدْنَا لَكُمُ شَيْئًا مِنْ عَهْدٍ وَإِنْ جَدْنَاهُ لَأَكْثَرُ لَهُمْ لَعْنًا سَعِيْنِ - (اور ان میں اکثر لوگوں میں ہم نے ایسے عہد نہیں دیکھی، اور ہم نے ان میں سے زیادہ لوگوں کو نافرمان ہی پایا) (اعراف: ۱۰۲)

اے ابو محمد۔ کیا میرے بیان سے تمہیں فرصت ملی۔ ؟

کہنے لگے۔ (بشک)۔ آقا۔ مزید ارشاد فرمائیے :

فرمایا :- "اے ابو محمد۔ خداوند عالم نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں تم لوگوں کو یاد کیا ہے۔

ارشادِ قدرت ہے :

اٰخُوۡنَا عَلٰی سُوۡرَةِ مَّقَابِلٰیۡنَ : (وہ لوگ بھائیوں (کی طرح سے) ایک دوسرے کے سامنے، تخت پر بیٹھے ہوں گے)۔ (سورۃ المجہر آیت ۷۷)

تمہارے علاوہ، کوئی اور مقصود نہیں ہے۔

”اے ابو محمد۔ کیا ہمیں خوشی ہوئی؟“

عرض کی (بشک)۔ مولاً اضافہ فرمائیے۔

فرمایا:۔ ”اے ابو محمد۔ (ارشادِ قدرت ہے) :

”الْاِخْلَافُ لِيَوْمٍ يُبْغِضُ لَهُمْ عَدُوًّا لِّلْمُتَّقِينَ“

(دوستوں میں سے بھی کچھ اُس دن دشمن ہونگے، سوائے پرہیزگاروں کے (سورۃ زخرف: ۶۷)

(آیت میں پرہیزگاروں کا جو ذکر ہے، وہ تم ہی لوگ تو ہو۔

”اے ابو محمد۔ تمہیں مسرت حاصل ہوئی؟“

عرض کی۔ (بشک)۔ آقا۔ مزید مرحمت فرمائیے۔

فرمایا:۔ ”اے ابو محمد۔ خداوندِ عالم نے اپنی کتاب کی ایک آیت میں ہمارا، ہمارے شیعوں کا

اور ہمارے مخالفین کا ایک ہی جگہ ذکر کیا ہے۔ ارشادِ قدرت ہے :

”... هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يُعْلِمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ، اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُو الْاَلْبَابِ ۔

(کیا وہ لوگ جو صاحبِ علم ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے برابر ہو سکتے ہیں؟ بیشک صاحبانِ عقل ہی نصیحت

حاصل کرتے ہیں۔

(زمرہ: ۹۰)

”صاحبانِ علم، ہم لوگ ہیں، جو ”علم نہیں رکھتے“ وہ ہمارے مخالفین ہیں اور ہمارے شیعہ

صاحبانِ عقل ہیں۔

”اے ابو محمد۔ کیا میں نے تمہیں مسرت پہنچائی؟“

عرض کی۔ (بشک)۔ مولاً، کچھ اور عطا ہو۔

فرمایا:۔ ”اے ابو محمد۔ خداوندِ عالم نے روزِ محشر کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک ایسی بات

فرمائی ہے جس سے .... صرف حضرت امیرالمومنینؑ اور ان کے شیعوں کا استثناء کیا ہے۔

ارشادِ قدرت ہے :

”يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَنْ مَوْلًى شَيْئًا، وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ۔ اِلَّا مَنْ رَحِمَ اللّٰهُ۔ (دخان، ۴۱، ۴۲)

”سَوَاءُنْ كَعَنْ بَرِّ خَدَارِمْ فَرَلَاے۔“ اس فقرے سے حضرت علی علیہ السلام اور ان کے شیعہ مراد ہیں۔

”اے ابو محمد۔ تمہیں اس بات سے خوشی ہوئی؟

کہا۔ (بیشک)۔ فرزندِ رسول کچھ اور فرمایئے۔

فرمایا:۔ ”خداوندِ عالم نے اپنی کتاب میں (ایک اور جگہ بھی) تم لوگوں کا ذکر کیا ہے۔

ارشادِ قدرت ہے :

”قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا“

”اِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيْمُ۔“ (کہہ دیجیئے کہ اے میرے وہ بند و جنوں! اپنی ذات کے ساتھ زیادتی کی ہے، خدا کی رحمت

میلوس نہونا بیشک خدا مارے گناہوں کو بخشے والا بہت بخشش والا بڑا مہربان ہے) (زمـ ۵۳)

یہ بھی تم ہی لوگوں کا ذکر ہے۔

....

”اے ابو محمد۔ قرآن مجید میں خداوندِ عالم نے ایک اور جگہ تم لوگوں کا ذکر فرمایا ہے :

ارشادِ قدرت ہے : ”حَسْبُكَ فِي خَدَائِكَ شَيْطَانٌ سَاطِرٌ“

”اِنَّ عِبَادِي لَئِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ۔“

(میرے خاص بندوں پر تیری سلطنت نہیں ہوگی۔) (الحجـ ۴۲)

”اے ابو محمد۔ خداوندِ عالم نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں ایک اور مقام پر تم لوگوں کا ذکر کیا ہے۔

ارشادِ قدرت ہے :

”كَأُوْلَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ۔“

”وَحُكِّنَ أُوْلَٰئِكَ رَفِيقًا۔“ (تو وہ اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا، جیسے انبیاء، صدیقین

شہداء اور نیکوکار دہندے) اور یہ (بہت) اچھے رفیق ہیں) (سورۃ نـ ۶۹)

نبیین ... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صدیقین و شہداء ... ہم لوگ (ائمہ طاہرین)



اور صالحین تم لوگ ہو۔

لہذا جیسا کہ خداوند عالم نے تم لوگوں کو "صالح" کہا ہے (اپنے طرز عمل سے) خود کو اس نام کا حقدار ثابت کرو۔

.....

(قرآن مجید میں جس جگہ تمہارے دشمنوں کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ وہ جہنم میں ہوں گے (اور کیا گفتگو کرینگے) وہاں بھی تمہارا ذکر ہے — ارشادِ قدرت ہے۔

وَقَالُوا مَاذَا كُنَّا فِي الْاٰلِ الْاُولٰٓئِیْنَ اَلَمْ نَكُنْ مِنْ اَلْاَشْيَآءِ اَلَمْ نَخْلُقْكُمْ مِنْ نٰرٍ اَوْ اَمَّا نَزَّلْنٰهُم مِّنْ اَلْاَبْصَآءِ ۚ وَهَلْ لَّوْكَمْ عِلْمٌ ۙ  
کیا بات ہے کہ ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جنہیں انزال کرتے تھے کیا ہم نے انکا مذاق نہ رکھا تھا یا ہماری نگاہیں ان سے ہٹ گئی ہیں؟ (ص ۶۲۰، ۶۲۱)  
یہاں بھی تم ہی لوگوں کا تذکرہ ہے کہ وہ لوگ جہنم میں جا کر پڑھیں گے کہ ان لوگوں کو ہم خراب سمجھتے تھے وہ نظر نہیں آ رہے ہیں؟  
کیونکہ ان دنیا والوں نے تم لوگوں کو خراب ہی سمجھ رکھا ہے۔

لیکن تم لوگ جنت میں آراستہ کئے جاؤ گے، جبکہ اہل جہنم تمہیں تلاش کر رہے ہوں گے کہ جن لوگوں کو ہم برا سمجھتے تھے وہ کہاں ہیں؟  
.....

۱۰۔ ابو محمد جو آیتیں بھی اس مضمون کی نازل ہوئی ہیں جو (لوگوں کو) جنت کی طرف لے جا رہی ہیں اور اہل جنت کا ذکر خیر کر رہی ہیں، وہ ہمارے شیعوں ہی کے بارے میں تو ہیں !!

.....

۱۱۔ ابو محمد — "ملتِ ابراہیم" پر ہم اور ہمارے شیعہ گامزن ہیں۔ باقی لوگ اس سے الگ ہیں۔

... کیا تمہیں (یہ سب) باتیں (حسنِ کرم) مسترت ہوئی !!



۱۱/۳/۲۰۱۵ء ان تمام مقامات پر امام نے البصیر سے پوچھا کہ کیا تمہیں خوشی ہوئی اور انہوں نے مزید کچھ فرمائے کی گزارش کی تھی (کلام میں اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے) فقرہ کی تخرار کو حذف کر دیا گیا ہے۔



## نور سے تخلیق

الْذِي قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: جُعِلَتْ فِدَاكَ هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي سَمِعْتُهُ مِنْكَ مَا فَسَدَ قَالَ: وَمَا هُوَ؟

قُلْتُ: «إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ» فَقَالَ: يَا مُعَاوِيَةُ، إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ نُورِهِ وَصَبَّغَهُمْ فِي رَحْمَتِهِ وَاتَّخَذَ مِنْهُمْ لَنَا فِي الْوَلَايَةِ عَلَى مَعْرِفَتِهِ يَوْمَ عَرَفَتِهِمْ أَنْفُسَهُ فَالْمُؤْمِنُ الْوَلِيُّ لِلَّهِ وَآمَةِ الْبُزْجِ الشُّرُوءِ وَآمَةِ الرَّحْمَةِ إِنَّمَا يَنْظُرُ بِذَلِكَ النُّورِ الَّذِي خُلِقَ مِنْهُ.

.. راوی کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ:

”ایک حدیث میں نے آپ کی زبان مبارک سے سنی ہے اس کی تشریح کیا ہے؟“

امام نے فرمایا: ”کون سی حدیث؟“

میں نے عرض کیا: ”وہ حدیث جس میں فرمایا ہے کہ ”المؤمن ينظر بنور الله (مومن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے)“

فرمایا کہ: ”خداوند عالم نے صاحبانِ ایمان کو (بنیادی طور سے) اپنے نور سے پیدا کیا، اپنی رحمت کا آن پر رنگ چڑھایا، اور جس دن انہیں اپنی معرفت کرائی، تو اپنی معرفت کے ساتھ ان سے ہمدردی و ولایت کا عہد و پیمان بھی لیا۔

اس لئے ہر مومن دوسرے مومن کا حقیقی بھائی ہے۔

نور ان کے لئے باپ (کے مانند) اور رحمت ماں (کی جگہ) ہے۔ لہذا وہ اُسی نور سے دیکھتا ہے جس سے اُس کی تخلیق ہوئی۔

## کثرت عبادت

عَنْ أَبِي بصيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَنَا الرَّاعِي، الرَّاعِي الْأَقَامُ، أَفْتَرَى الرَّاعِي لَا يَعْرِفُ عَنْهُ، قَالَ: فَقَامَ إِلَيْهِ مُبَوِّسِيهِ وَقَالَ: يَا  
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَمَنْ عَنْكَ؟ قَالَ: مُفَرِّقُ الْوُحُودِ، ذُبُلُ الشَّفَاةِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ -

ابو بصیر کی روایت ہے: امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:  
"میری (حیثیت) گلہ بانی کرنے والے کی ہے، بنی نوع انسان کی گلہ بانی کرنے والا ہوں۔  
کیا تم لوگوں کا خیال ہے کہ گلہ بانی کرنے والا، اُن (جہان داروں) کو نہیں پہچانتا، جن کی وہ گلہ بانی  
کرتا ہے۔"

یہ سن کر جو یہ کھڑے ہوئے اور پوچھا:

"اے امیر المؤمنین - وہ "جاہل" کون ہیں؟

فرمایا: "وہ لوگ ہیں جن کے لب ذکر خدا سے خشک اور پھرے (کثرت عبادت سے) زرد ہو۔"



## ائمہ کی معرفت

عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ الرَّقِّيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِي: بَعْثُ  
فِدَاكَ، قَوْلُهُ تَعَالَى: (وَأَنِّي لَغَفَّارٌ لِمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى)، فَمَا هَذَا الْفَهْدَى  
لِبَعْدِ التَّوْبَةِ وَالْإِيمَانِ وَالْعَمَلِ الصَّالِحِ؟

قَالَ: قَعَالٌ، مَعْرِفَةُ الْأَمَّةِ - وَاللَّهِ - إِمَامٌ بَعْدَ إِمَامٍ -

داؤد بن کثیر رقی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر  
عرض کیا: "اے میرے آقا - خداوندِ عالم کا ارشاد ہے:

"وَأَنِّي لَغَفَّارٌ لِمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى -

میں بہت معاف کرنے والا ہوں اُن لوگوں کو جو توبہ کریں، ایمان لائیں، نیک اعمال انجام دیں

(طہ: ۸۳)

پھر راہِ ہدایت پر کامن رہیں)۔

توبہ کرنے، ایمان لانے اور عمل صالح بجالانے کے بعد بھی۔ یہ کون سی ہدایت ہے، جس کا اس آیت میں تذکرہ ہے؟

فرمایا: ائمہ ہدیین کی معشر، ایک امام کے بعد دوسرے امام کو پہچاننا۔



## فرشتہ موت کی شفقت

عَنْ سَدِّيقٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ يَا نَبِيَّ رَسُولُ اللَّهِ هَلْ يَكْفُرُهُ الْمَوْتُ مِنْ عَلَى قَبْضِ رُوحِهِ؟

قَالَ: لَا وَاللَّهِ إِنَّهُ إِذَا آتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ جَزَعَ عِنْدَ ذَلِكَ، فَيَقُولُ لَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ: يَا وَلِيَّ اللَّهِ لَا تَجْزَعْ فَوَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِالْحَقِّ لَأَنَا نَبِيُّكَ وَأَسْفَقْتُ عَلَيْكَ مِنَ الْوَالِدِ الْحَبِيرِ لَوْلَدِمَ حِينَ يَخْضَعُكَ، إِفْتَحَ عَيْنَيْكَ وَالْظُّرَّ.

قَالَ: وَيُسْقَلُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَآمِنُ الْمُؤْمِنِينَ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُجَّيْنِ وَالْأَوْثَمَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ - فَيَقُولُ لَهُ: هُمْ رَفَعَاؤُكَ - قَالَ: فَيَفْتَحُ عَيْنَيْهِ وَيَنْظُرُ نِيَّابِ رُوحِهِ مُنَادٍ قَبْلَ الْوَرَشِ: دِيَا أَتَيْتَهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ إِلَى مُحَبِّدٍ وَأَهْلٍ بَيْتِهِ - (رَجَبِي إِلَى رَبِّكَ رَاضِيَةً - بِالْوَلَايَةِ - مَرَّ حَبِيبَةً - بِالشَّوَابِ - فَأَدْخِلْنِي فِي عِبَادِي - يُغْنِي مُحَبِّدٌ وَأَهْلُ بَيْتِهِ - وَأَخْلِي جَنَّتِي) - قَالَ: فَمِمَّا مِنْ شَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ إِسْلَالِ رُوحِهِ، وَاللَّحُوقِ بِالسَّادَةِ

سید کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا:

”اے مولا۔ فرزندِ رسول:

کیا مومن، جاں کنی (قبض روح) کو ناپسند کرتا ہے؟

فرمایا: نہیں۔ (البتہ) جب فرشتہ موت، اس کی روح قبض کرنے آتا ہے تو اسے اس وقت

گھبراہٹ ہوتی ہے۔

تفرشتہ اُس سے کہتا ہے: اے پیارے (بندہ) خدا۔ گھبرا نہیں۔ اُس ذات (مردگار) کی قسم جس نے  
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی برحق بنایا، شفیق باپ جتنا اپنے بیٹے پر مہربان ہوتا ہے، اُس سے  
زیادہ میں تجھ پر مہربان ہوں۔  
اپنی آنکھیں کھولو اور دیکھو:

پھر اُسے حضور اکرمؐ اور ائمہؑ ہرین علیہ السلام کی زیارت کرائی جاتی ہے اور ایک پکارنے والا جنت  
کی طرف اُسے پکارتا ہے.... پھر وہ انتہائی خوشی کے ساتھ دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ (مفہوم ملموس)



## عمرِ محشر میں حاضری

عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَمْرٍاءَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّلَامِ  
قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُؤْتَى بِأَقْوَامٍ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ تَلَاوُ  
وَيُخَوِّهُمُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيَغِيطُهُمُ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ. ثُمَّ سَكَتَ، ثُمَّ أَعَادَ الْكَلَامَ ثَلَاثًا.  
فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ رَأَيْتُ هُمْ الشَّهَدَاءُ؟ قَالَ: هُمْ الشَّهَدَاءُ، وَلَيْسَ هُمْ الشَّهَدَاءُ  
الَّذِينَ تَطْنُونُ. قَالَ: هُمُ الْأَوْصِيَاءُ؟ قَالَ هُمُ الْأَوْصِيَاءُ، وَلَيْسَ هُمُ الْأَوْصِيَاءُ الَّذِينَ تَطْنُونُ  
قَالَ: — فَيَنْ أَهْلَ السَّمَاءِ أَوْ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ؟ قَالَ: هُمْ مِنْ  
أَهْلِ الْأَرْضِ.

قَالَ: فَأَخْبَرَنِي مَنْ هُمْ؟ قَالَ: فَأَوْصِيَاءُهُ إِلَى عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: هَذَا أَوْصِيَاءُهُ  
مَا يُبْغِضُهُ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا سَفَاحِي، وَلَا مِنْ الْأَنْصَارِ إِلَّا مَيْمُونِي، وَلَا مِنْ الْعَرَبِ  
إِلَّا دَعِي، وَلَا مِنْ سَائِرِ النَّاسِ إِلَّا شَقِي، يَا عُمَرُ! كَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّكَ يُحِبُّنِي وَ  
يُبْغِضُ عَلِيًّا.

معاذ بن عمار کی روایت ہے : امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے :

جب قیامت کا دن ہوگا تو کچھ لوگوں کو، نور کے منبروں پر لایا جائے گا، اُن کے چہرے، چودھویں رات کے چاند کی طرح جگمگا رہے ہوں گے، جن پر اولین و آخرین (کے لوگ) رشک کریں گے۔ اتنا فرما کر آپ خاموش ہو گئے۔

پھر تین بار ان جملوں کو دہرایا تو (ایک صحابی ...) نے دریافت کیا :

(وہ مشہد ہوں گے ؟..... انبیاء ہوں گے ؟..... اوصیاء ہوں گے ؟..... ان لوگوں کا زمین

سے تعلق ہوگا، یا آسمان سے) ؟؟

حضور اکرمؐ نے فرمایا : اُن کا تعلق زمین ہی سے ہوگا۔

پوچھا : ”بتائیے وہ کون لوگ ہوں گے ؟“

یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ :

”یہ۔۔ اور ان کے شیعو۔۔“

قریش میں سے صرف وہ لوگ جو بداصل ہونگے۔ مدینہ کے یہودی ...، عرب کے ولد الحرام اور تمام

لوگوں میں سے صرف بد قسمت لوگ ہی ان کے دشمن ہونگے۔

وہ شخص جھوٹا ہے جو میری محبت کا دعویٰ کرنے کے باوجود علیؑ سے عداوت رکھے (منہوم شخص)



## قابل رشک منزلت

عَامِرُ بْنُ السَّمِطِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

يَأْتِي لِيَوْمَ الْقِيَامَةِ قَوْمٌ عَلَيْهِمْ بَشَائِبٌ مِنْ نُورٍ عَلَى وُجُوهِهِمْ نُورٌ لَيْسَ فَوْقَ بَأْتَارِ السُّجُودِ

يَتَخَطَّوْنَ صَمًا بَعْدَ صَفٍّ حَتَّى لَيْسَ رِوَابُ يَدَيْ رَبِّ الْعَالَمِينَ يُغِطُّهُمْ الْبَشَائِبُ

وَالْمَلَائِكَةُ وَالشُّهَدَاءُ وَالصَّالِحُونَ - فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : مَنْ هَؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ الَّذِينَ يَغِيظُهُمُ النَّبِيُّ وَالْمَلَائِكَةُ وَالشُّهَدَاءُ وَالصَّالِحُونَ ؟ قَالَ : أُولَئِكَ سَيِّئَاتُ وَعِلِّيِّ أَمَامَهُمْ -

عمر بن خطاب کی روایت ہے : امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا : قیامت کے دن کچھ لوگ اس طرح آئیں گے کہ ان کا لباس نورانی، ان کے چہروں پر تابندگی ہوگی، وہ سجدے کے نشانات سے بچانے جائیں گے ! وہ صفوں میں سے گزرتے ہوئے آگے بڑھتے جائیں گے یہاں تک کہ بارگاہ معبود میں پیش ہوں گے۔

... سب لوگ ان پر رشک کریں گے۔

ایک صحابی نے پوچھا : اے خدا کے رسول! وہ کون لوگ ہوں گے جن پر سب رشک کریں گے ؟ آنحضرتؐ نے فرمایا :

”وہ ہمارے شیعہ ہوں گے علیؑ جن کے امام ہیں۔“ (مفہوم ملخص)



## قبر سنکھنے کے وقت

حَنُ مَعَاوِيَةَ بْنِ عَمَارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : يَا عَلِيُّ لَقَدْ مَثَلْتُ إِلَيَّ أُمَّيِّي فِي الْبَطْنِ حَتَّى رَأَيْتُ صَغِيرَهُمْ وَكَبِيرَهُمْ أَزْوَاحًا قَبْلَ أَنْ تَخْلُقَ أَجْسَادَهُمْ وَإِنِّي مَرَرْتُ بِكَ وَبَشِيعَتِكَ فَاسْتَعْفَرْتُ لَكُمْ - فَقَالَ عَلِيُّ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ ذُو فِيهِمْ - قَالَ : نَعَمْ ، يَا عَلِيُّ تَخْرُجُ أَنْتَ وَشِيعَتُكَ مِنْ قُبُورِكُمْ وَوُجُوهُكُمْ كَالْقَسْرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ



وَقَدْ فَرِحْتُ عَنْكُمْ الشَّدَائِدَ، وَذَهَبَتْ عَنْكُمْ الْأَخْزَانُ، تَسْبِطُلُونَ حَتَّى الْغُرَسِ، تَخَافُونَ النَّاسَ وَلَا تَخَافُونَ، وَتَحْزَنُ النَّاسَ وَلَا تَحْزَنُ لَوْنُ، وَتَنْوَضِعُ بِكُمْ مَائِدَةُ النَّاسِ فِي الْحَاسِبَةِ.

معاویہ بن عمار کی روایت ہے: امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ:  
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (حضرت) علی علیہ السلام سے فرمایا۔  
”اے علی!۔ میرے سامنے میری امت کی... ان کے جسموں کی پیدائش سے قبل کی تمثیل  
بیش کی گئی، میں نے ان میں بڑے پھوٹے سب کو دیکھا۔  
میں تمہارے اور تمہارے شیعوں کے پاس سے بھی گذرا، تو میں نے (تمہارے شیعوں)  
کے لئے مغفرت کی دعا کی۔

حضرت علی نے عرض کیا: اے پیغمبر خدا! ان کے بارے میں کچھ اور ارشاد فرمائیے:  
آنحضرت نے فرمایا:  
”اے علی! تم اور تمہارے شیعوں جب اپنی قبریں اٹھیں گے تو تمہارے چہرے چودھویں رات  
کے چاند کی مانند (جگمگا رہے) ہوں گے۔  
سفیتوں کا دور ختم کیا جائیگا ہوگا۔ رنج و غم دور ہو چکا ہوگا۔ اور تم لوگ عرش کے نیچے سائے  
میں ہو گے۔  
لوگ خوف کی حالت ہوں گے مگر تم لوگوں کو کوئی غم نہ ہوگا۔  
تمہارے سامنے خوانِ نعمت رکھ دیا جائے گا جبکہ (باقی) لوگ ابھی حساب دے رہے ہوں گے۔



## محبت و بشارت

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَبْطِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: النَّاسُ أَغْفَلُوا قَوْلَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ خِزْمٍ كَمَا أَغْفَلُوا قَوْلَهُ يَوْمَ مَشْرِيقَةِ





مرتبہ کے خلاف کمر ہے ہو۔

عذرا کی قسم۔ اگر میں تم لوگوں کے درمیان موجود نہ بھی رہوں، تو اللہ تو موجود ہے (وہ تمہاری سب باتیں دیکھ رہا ہے)۔

(یاد رکھو۔ قیامت میں ہر قسم کی آسانی، راحت، خوشنودی پروردگار بشارت، محبت، شفقت، اُن لوگوں کے لئے ہوگی جو مٹی اور اُن کے بعد اُن کے اوصیاء کی امامت کو تسلیم کریں، ان سے محبت کریں اُن کے آگے تسلیم نہ کریں۔

مجھ پر فرض ہے کہ انھیں اپنی شفاعت میں دخل کر دوں، کیونکہ وہ لوگ، میرا اتباع کرنے والے ہیں۔ اور جو میرا اتباع کرے، وہ مجھ سے ہے۔

جیسا کہ میرا اور حضرت ابراہیم کا معاملہ ہے۔

میں ابراہیم سے ہوں، اور وہ میرے ہیں۔

میرا دین اُن کا دین میری سنت، ان کی سنت، ان کا شرف میرا شرف ہے۔

اگرچہ میں ان سے افضل ہوں۔

میرا اُن پر فضل، درحقیقت میرے پروردگار کے قول کی تصدیق ہے (جس نے فرمایا ہے کہ):

”خَرِيفَةُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ“

(آل عمران: ۲۴)



## محبتِ اہلبیتِ حسانتِ میر ہے

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَدِّي قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَلَا أَحَدٌ ثَلَاثًا بِالْحُسَيْنَةِ الَّتِي مِنْ جَاءِ بِهَا أَمْرٌ مِنْ فَرْجِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ  
وَالسَّيِّئَةِ الَّتِي مِنْ جَاءِ بِهَا أَمْرٌ عَلَى وَجْهِهِ فِي السَّارِ؟ قَالَ: ثَلَاثٌ: بَلِيٍّ - قَالَ: الْحُسَيْنَةُ

حُبْنًا وَالشَّيْءَ بُغْضًا.

”ابو عبد اللہ حبلی“ کا بیان ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا :

”اے ابو عبد اللہ! کیا میں تم کو اس سبکی کے بارے میں نہ بتاؤں، جس کی کو لے کر جو شخص (میدانِ حشر میں آئے گا، وہ قیامت کے دن کے خوف سے محفوظ رہے گا۔ !

(اسی کے ساتھ) اُس بدی کے بارے میں بھی بتاؤں، جسے لے کر جو شخص بھی آئے گا، خداوندِ عالم اُسے منہ کے بل جہنم میں ڈالے گا۔“

میں نے عرض کیا :- ضرور ارشاد فرمائیے۔

فرمایا :- وہ سبکی، ہماری محبت ہے۔ اور وہ بدی (جس کی بناء پر خدا منہ کے بل جہنم میں ڈالے گا، وہ ہماری عداوت ہے۔



## اممہ کرام کی شیعوں سے محبت

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ النَّخَعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ أَدَبَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَلَى مَحَبَّتِهِ فَقَالَ: (وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ). ثُمَّ فَوَّضَ إِلَيْهِ فَقَالَ: (وَمَا آتَاكُمْ التَّهْمُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا). وَقَالَ: (مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ). وَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَوَّضَ إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَمَّتْهُ فَسَلَّمَ ثُمَّ وَجَّهَ النَّاسَ. فَوَاللَّهِ لَنُحِبَّكُمْ أَنْ تَقُولُوا إِذَا قُلْنَا، وَلَتَصْمَعُوا إِذَا صَمَّيْنَا، وَتُحْنُ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا جَعَلَ لِأَحَدٍ مِنْ خَيْرٍ فِي خِلَافِ أَمْرٍ.

ابو اسحاق نخعی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ :

خداوندِ عالم نے اپنے نبیؐ کو محبت کے ساتھ یہ بتایا کہ :

اَنْتَ بَعْلٰی خَلَقَ عَظِيْمًا مِثْلَكَ اَبْ خَلَقَ عَظِيْمًا بِرَفَاقَتِهِ (۴:۶۸)



اور پھر (احکام کا) سرچشمہ اُن کی ذات کو قرار دیا، چنانچہ ارشاد فرمایا:  
وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَوَمَا يُنْهٰكُمُ عَنْهُ فَاُنتْهِوْا۔ جو کچھ پیغمبر تمہارے پاس لائے اُسے  
لے لو، اور جس (بات) سے منع کریں اُس سے رُک جاؤ (سورہ مائدہ: آیت نمبر ۵۷)  
اور یہ بھی فرمایا کہ:

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اطَاعَ اللّٰهَ۔ (جو پیغمبر کی اطاعت کرتا ہے، اُس نے درحقیقت خدا  
کی اطاعت کی) (سورہ نسا آیت ۸۰)

اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (دینا سے جاتے ہوئے دین کے تمام معاملات) حضرت  
علی علیہ السلام کے سپرد فرمائے: اور انھیں (اپنے منصب کا) امانت دار قرار دیا: تو تم لوگوں نے توفیق  
کریا، اور دوسرے لوگوں نے انکار کیا۔

خدا کی قسم۔ مجھے تم لوگوں کی یہ بات بہت پسند آئے گی کہ:  
اگر ہم کوئی بات کہیں، تو تم کہو، اگر ہم (کسی بات پر) خاموش رہیں تو تم بھی خاموش رہو۔  
(یاد رکھو)۔ ہم (اہلبیت) تمہارے اور خدا کے درمیان (وسیلہ) ہیں۔  
... اور خدا نے، اپنے امر کی مخالفت میں کسی کھیلے بھلائی نہیں رکھی ہے۔



## گناہوں کی مغفرت

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ ذُلُوْبَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَغْفُوْرَةٌ لِّمَنْ  
فَلْيَعْمَلِ الْمُؤْمِنُ لِمَا يَسْتَأْنِفُ أَمَا إِنِّهَا لَيْسَتْ إِلَّا لَهْلِ الْإِيْمَانِ۔

محمد بن مسلم کی روایت ہے: امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ: ”صاحبانِ ایمان کے گناہ

معاف کر دیتے 'جسائے گئے' ان لوگوں کو چاہیے کہ از سر نو عمل بجا لائیں اور خداوندِ عالم کی طرف سے  
نیخشش) صرف صاحبانِ ایمان کے لئے ہے۔

## دنیا اور آخرت

وَبِهَذَا الْأَسْنَادِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الدُّنْيَا  
مَنْ يُحِبُّ وَيُبْقِضُ وَلَا يُعْطِي الْآخِرَةَ إِلَّا مَنْ أَحَبَّ وَإِنَّ السُّؤْمَانَ لَيَسْأَلُ رَبَّهُ مَوْضِعَ سَوِطٍ مِنَ  
الدُّنْيَا فَلَا يُعْطِيهِ وَيَسْأَلُهُ الْآخِرَةَ فَيُعْطِيهِ مَا شَاءَ وَيُعْطِي الْكَافِرَ مِنَ الدُّنْيَا قَبْلَ أَنْ يَسْأَلَهُ مَا شَاءَ  
وَيَسْأَلُهُ مَوْضِعَ سَوِطٍ فِي الْآخِرَةِ فَلَا يُعْطِيهِ إِنَاءً .

اسی سلسلہ سند سے منقول ہے کہ :

”خداوندِ عالم دنیا تو ان لوگوں کو بھی دیتا ہے جو اسے پسند ہیں، اور ان کو بھی جو اسے ناپسند ہیں، لیکن  
آخرت صرف ان ہی لوگوں کو دے گا جن سے محبت کرتا ہے۔

بندہ مومن (بسیا اوقات) خداوندِ عالم سے، دنیا میں (ایک چھوٹی سی) جگہ مانگتا ہے اور خداوندِ عالم  
اسے نہیں دیتا، لیکن آخرت میں مانگے تو جو چاہے دے گا۔  
جبکہ کافروں کو دنیا میں ان کے مانگے بغیر جتنا چاہے دیتا ہے، لیکن اگر وہ آخرت میں کوئی  
(چھوٹی سی) جگہ مانگیں، تو نہ دے۔

## اہلِ جنت

عَنْ أَبِي حَنْزَلَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ :  
أَنْتُمْ لِلْجَنَّةِ وَالْجَنَّةِ كُنُومٌ أَسْمَاؤُكُمْ عِنْدَنَا الْقَصَائِحُ وَالْمُصْلِحُونَ، وَأَسْمَاءُ أَهْلِ الرِّمَاءِ

عَنِ اللَّهِ بِرِضَاهُ عَنْكُمْ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ إِخْوَانُكُمْ فِي الْخَيْرِ إِذَا اجْتَهَدُوا.  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَإِذَا لَكُمْ نَجْةٌ، وَاقْبُورُكُمْ نَجْةٌ، لِلْجَنَّةِ خُلِقْتُمْ  
وَالِى الْجَنَّةِ تَصِيرُونَ -

الوجہ کی روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:  
”تم لوگ جنت کے لئے ہو اور جنت تمہارے لئے ہے، ہمارے نزدیک تم لوگوں کا نام: صالح،  
نیک اور مصلح (اصلاح کرنے والے) رکھا گیا ہے۔

خداوند عالم کی خوشنودی کی وجہ سے، تم لوگ اس کی بارگاہ میں اہل رضا ہو۔  
فرشتے، بھلائی اور نیکی میں تمہارے بھائی ہیں، بشرطِ سیئہم۔

اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ بھی منقول ہے کہ:  
”تمہارے گھر تمہارے لئے جنت، تمہاری قبریں تمہارے لئے بہشت (ہوں گی)  
”تم لوگ گویا جنت ہی کیلئے پیدا ہوئے ہو، اور جنت ہی کی طرف تمہیں جانا ہے۔



عَنْ مَالِكِ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: يَا مَالِكُ، أَمَا تَرَوْنَ تَقِيْمُوا الصَّلَاةَ، وَتُؤَدُّوا  
الزَّكَاةَ، وَتُكْفَرُوا أَيْدِيَكُمْ، وَتُدْخِلُوا الْجَنَّةَ؟ ثُمَّ قَالَ: يَا مَالِكُ، إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ تَوْمٍ اسْتَمُوا بِإِمَامٍ  
فِي دَارِ الدُّنْيَا إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلْعَنُهُمْ وَيُحْنُوْنَهُ، إِلَّا أَنْتُمْ وَمَنْ كَانَ بِمِثْلِ حَالِكُمْ، ثُمَّ قَالَ:  
يَا مَالِكُ، مَنْ مَاتَ مِنْكُمْ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ شَهِيدٌ بِمَنْزِلَةِ الصَّارِبِ، يَسْتَفِيهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.  
قَالَ: وَقَالَ مَالِكُ: بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَهُ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسٌ، وَاتَّأَخَذْتُ لَفْسِي بِشَيْءٍ مِنْ فَخْلِهِمْ، فَقَالَ لِي:  
أَمْسُتُمُ وَاللَّهِ شَيْعَتًا لَا تَنْظُرُ أَتَاكَ مَفْرُطٌ فِي أَمْرِنَا.

يَا مَالِكُ، إِنَّهُ لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَةِ اللَّهِ أَحَدٌ، فَكَمَا لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَةِ اللَّهِ، فَكَذَلِكَ لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَةِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَمَا لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَةِ الرَّسُولِ، فَكَذَلِكَ لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَةِ الْكَذَّابِ  
لَا يَقْدِرُ عَلَى صِفَةِ الْمُؤْمِنِ.



يَا مَالِكُ، إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَلْقَىٰ أَحَاهُ فَيَصْأَفُحْهُ فَلَا يَزَالُ اللَّهُ يُنْظِرُ الْيَعْمَادَ الَّذِي نَزَبَ مُنَحَاتٍ عَنْ  
وُجُوهِهِمَا حَتَّىٰ يَنْفَرَا، وَإِنَّهُ لَأَقْدَرُ عَلَىٰ صِفَةِ مَنْ هُوَ هَكَذَا  
وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَالِيَةَ السَّلَامُ كَانَ يَقُولُ لِمَنْ تَطْعَمُ النَّاسَ مَنْ يَصِفُ هَذَا الْكُفْرَ  
مَالِكُ جَنَنِي كَقَتَمِهِ هِيَ كَامَامِ جَعْفَرٍ صَادِقٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَايَا لَيْ مَالِكُ بَيَا تَهِيَ بَرَا تَهِيَ هِيَ لَيْ  
”نماز پڑھو، روزے رکھو، کسی کے ساتھ زیادتی نہ کرو۔ اور جنت میں پہنچ جاؤ؟“  
”اے مالک۔ جن لوگوں نے بھی دنیا میں اپنا پیشوا، کچھ اور لوگوں کو بنا رکھا ہے، جب قیامت  
کا وہ دن آئے گا تو ایک دوسرے پر نفرتیں کر سکیں گے۔

سوائے تم لوگوں کے، اور جو تم جیسے (معتدے) کے مالک ہوں۔  
”اے مالک۔ تم میں سے جو بھی اس (معتدے کے) ساتھ موت سے پہنچتا ہوا، وہ گویا خدا کی راہ میں  
تلوار لے کر جہاد کرتے ہوئے شہید ہونے والا ہے۔  
مالک کہتے ہیں کہ: ”ایک روز میں امام علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا، اُن کے بعض فضائل کے  
بارے میں سوچ رہا تھا کہ امامؑ نے فرمایا:  
”تم لوگ خدا کی قسم ہمارے شیعوں پر یہ خیال کرنا کہ ہمارے معاملے میں افراط سے کام لے رہے ہو۔  
اے مالک۔

”کوئی شخص خداوند عالم کی (حقیقی) توصیف کرنے پر قدرت نہیں رکھتا۔  
اور جس طرح خداوند عالم کی (حقیقی) توصیف نہیں کی جاسکتی، اسی طرح حضرت رسول خدا کی عظمت  
کا بھی (پوری طرح) ادراک نہیں ہو سکتا۔  
”اور جس طرح رسول خدا کی عظمت کا (پوری طرح) ادراک نہیں ہو سکتا، اسی طرح ہمارے (فضائل بھی) کامل  
انداز سے بیان نہیں کئے جاسکتے۔  
”اور تم لوگ بندہ مومن کی قدر و منزلت کا اندازہ نہیں کر سکتے۔  
اے مالک۔



”جب ایک مومن دوسرے برادر مومن سے ملاقات کے موقع پر مصافحہ کرتا ہے تو خداوندِ عالم کی نظر (رحمت) اُن کے شامل حال ہوتی ہے اور اُن دونوں (برادرِ ایمانی) کے گناہ دھلتے رہتے ہیں... یہاں تک کہ دونوں جسدِ ہوں۔

(جن کی یہ کیفیت ہو اُن کی قدر و منزلت کس طرح بیان کر سکتے ہو)

میرے پروردگار فرمایا کرتے تھے:

”جس کی اسی قدر و منزلت ہو۔ وہ آتشِ جہنم کا مزانہیں چمکے گا۔

## حَلَالِ عِذَا - حَلَالِ لِبَاسِ

عَنْ مَصْنُورِ الْقَيْنِقَلِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مُنْطَاطِهِ بَيْتِي، فَنَظَرَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ: يَا كُلُّوْنَ الْحَرَامِ، وَتَلْبَسُوْنَ الْحَرَامَ وَتَتَكَبَّرُوْنَ الْحَرَامَ، وَلَكِنْ أَنْتُمْ تَأْكُلُونَ الْحَلَالَ، وَتَلْبَسُونَ الْحَلَالَ وَتَتَكَبَّرُونَ الْحَلَالَ لَا دَالِلَ لَهُ مَا يَجِيحُ غَيْرُكُمْ وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا مِنْكُمْ۔

منصورِ قینقل کا بیان ہے کہ: میں (راج کے موقع پر) منی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام پاس نیکے خیمے میں اثناء کچھ لوگوں پر آپ کی نگاہ پڑی، تو فرمایا:

”حرام کھاتے ہیں۔ حرام پہنتے ہیں، حرام طریقے سے (خواہشات پوری) کرتے ہیں....

(پھر اپنے پیروکاروں کی طرف خطاب کر کے فرمایا):

”لیکن تم لوگ۔ حلال (رزق) کھاتے ہو۔ مباح (لباس) پہنتے ہو، اور جائز (طریقے) سے اپنی خواہشات

پوری کرتے ہو۔

اصل برج تو تمہی لوگوں کا بے تمہارا ہی عمل قبول کیا جائے گا۔



## محبت کرنے والوں کے ساتھ

عَنْ مُوسَى التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي لَأُحِبُّكَ - فَقَالَ: إِنَّكَ لَتُحِبُّنِي، وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أُحِبُّكَ -

موسیٰ تمیمی کی روایت ہے : امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ :  
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا :

”اے خدا کے رسول میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔“  
آنحضرتؐ نے فرمایا :۔ تم مجھ سے محبت کرتے ہو ؟  
کہنے لگا :۔ خدا کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔  
یہ سن کر آپؐ نے فرمایا :۔ تم آخرت میں اُسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔

## ائمہ کرام کی شفاعت

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْيَمِينِ، رَفَعَهُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَشَعَ فِي الْمَذْنِبِينَ مِنْ شَيْعَتِنَا، فَأَمَّا الْمَحْسُونُونَ فَقَدْ نَجَّاهُمْ اللَّهُ؛

احمد بن یحییٰ کی روایت ہے .... امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ :  
”جب قیامت کا دن ہوگا تو ہم اپنے شیعوں میں سے اُن لوگوں کی جو گنہ گار ہوں گے، شفاعت کریں گے۔“

نیکو کاروں کو تو خداوند عالم (ویسے ہی) نجات عطا کر دے گا۔

تَبَّتْ بِالْخَيْرِ

۷۸۶

# صفات الشیخہ

تالیف :- شیخ صدوق علیہ الرحمہ

ترجمہ

علامہ سید رضی جعفر نقوی

## شیعہ پر ہیزگار اور سخی پیہم کرنے والے ہوتے ہیں

عَنْ أَبِي بصيرٍ قَالَ: قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

شِيعَتُنَا أَهْلُ النُّوعِ وَالْإِحْبَارِ، وَأَهْلُ التَّوْفَاءِ وَالْأَمَانَةِ، وَأَهْلُ الزُّهْدِ وَالْعِبَادَةِ،  
أَصْحَابُ إِحْدَى وَخَمْسِينَ جَنَّةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، الْقَائِمُونَ بِاللَّيْلِ، الصَّابِرُونَ  
بِالنَّهَارِ، يُزَكَّوْنَ أَمْوَالَهُمْ، وَيَحْجُونَ الْبَيْتَ، وَيَجْتَنِبُونَ كُلَّ مُحَرَّمٍ.

ابو بصیر کی روایت ہے: امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:

”ہمارے شیعہ پر ہیزگار اور راہ خدا میں پیہم سخی کرنے والے صاحبانِ وفا، امانت و ازراہد  
ہو گزاردن رات میں، اہرکت نماز پڑھنے والے راتوں میں عبادت کر دینے میں روزگار کھنے والے ہوتے ہیں اپنے مال کی  
زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، حج بیت اللہ کا فریضہ انجام دیتے ہیں اور ہر حرام سے اپنا دامن بچاتے ہیں۔

## شیعہ ائمہ کے احکام کو تسلیم کرتے ہیں

عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: شِيعَتُنَا الْمُسْلِمُونَ

لَا مَرِفًا، لَا يَخْذُلُونَ بِقَوْلِنَا، أَلَا نَخَالِفُونَ لِأَعْدَائِنَا، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ كَذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَّا.

حسین بن خالد کہتے ہیں کہ حضرت امام علی رضاؑ نے فرمایا:

”ہمارے شیعہ ہمارے حکم کو تسلیم کرنے والے ہماری بات پر عمل کرنے والے اور ہمارے دشمنوں  
کے مخالف ہوتے ہیں، جو ایسا نہ ہو وہ ہمارا نہیں ہے۔

## شیعہ اور تقیہ

عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: لِأَدْنَى لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ،

وَلَا إِيْمَانٍ لِمَنْ لَا وَرْعَ لَهُ.

ابان بن عثمان نے حضرت امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ :  
 ”جو تقيہ کو نہیں (مانتا) وہ دین نہیں رکھتا“ اور جس میں پرہیزگاری نہیں اس کے پاس ایمان  
 نہیں۔



### جھوٹے دعویٰ اور

عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : كَذِبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ مِنْ شِيعَتِنَا  
 وَهُوَ مَتَمَسِّكٌ بِخُصْمٍ وَهُوَ غَيْرُنَا :-

مفضل بن عمر کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا :  
 ”وہ شخص غلط بیانی کر رہا ہے جو خود کو ہمارا شیعہ خیال کرتا ہے اور دوسروں کی روش پر گامزن ہے۔“



### شیعہ .. فاضل طینت سے پیدا ہوتے ہیں

عَنْ أَبِي نَجْرَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ ، مَنْ عَادَى شِيعَتَنَا  
 فَقَدْ عَادَانَا ، وَمَنْ وَالَاهُمْ فَقَدْ وَالَانَا ؛ لَا نَهْمُ مَنْ خَلَعُوا مِنْ طِينَتِنَا . مَنْ أَحَبَّهُمْ فَلَوْ مَنَّا وَمَنْ  
 أَبْغَضَهُمْ فَلَيْسَ مِنَّا . شِيعَتُنَا يَنْطُرُونَ بِنُورِ اللَّهِ ، وَتَتَعَلَّمُونَ فِي رَحْمَةِ اللَّهِ ، وَيُؤْمِنُونَ بِكُرَامَةِ اللَّهِ .  
 مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ شِيعَتِنَا يَمْرُضُ إِلَّا مَرَضًا لَمْ يَمُتْ بِهِ وَلَا اغْتَمَّ إِلَّا اغْتَمًّا لَمْ يَغْتَمِبْهُ ، وَلَا لَفِرَحَ إِلَّا وَجَدْنَا لِمَرْحَبِهِ  
 وَلَا لِيُغَيَّبَ عَنَّا أَحَدٌ مِنْ شِيعَتِنَا إِلَّا كَانَ فِي شَرْقِ الْأَرْضِ أَوْ غَرْبِهَا . وَمَنْ تَرَكَ مِنْ شِيعَتِنَا دِينًا  
 يَهُودِيًّا أَوْ مَنْ تَرَكَ مِنْهُمْ مَالًا فَهُوَ لَوْ رَثَبَهُ . شِيعَتُنَا الَّذِينَ يُعْمَلُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ  
 وَيَحْتَمِلُونَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ ، وَيَصُومُونَ شَهْرَ مَضَانَ ، وَيُؤْتُونَ أَهْلَ الْبَيْتِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَيَتَبَرَّوْنَ  
 مِنْ أَعْدَائِهِمْ . أُولَئِكَ أَهْلُ الْإِيمَانِ وَالسَّخَى وَأَهْلُ الْوَرَعِ وَالسُّرَى . مَنْ رَدَّ عَلَيْهِمْ فَقَدْ رَدَّ عَلَى اللَّهِ  
 وَمَنْ طَعَنَ عَلَيْهِمْ فَقَدْ طَعَنَ عَلَى اللَّهِ ، لَا تَهْمُ عِبَادُ اللَّهِ حَقًّا وَأَوْلِيَاءُهُ صِدْقًا .  
 وَاللَّهِ إِنْ أَحَدَهُمْ يَشْفَعُ فِي مِثْلِ رِبْعَةٍ وَمُضِيٍّ فَشَفَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِمْ لِكُرَامَتِهِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

ابن ابی نجران کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضاعلیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ :  
 ”جو ہمارے شیعوں سے عداوت رکھنے اُس نے ہم سے عداوت رکھی اور جس ان سے محبت کی اس نے  
 ہم سے محبت کی کیونکہ وہ ہمارے ہیں، ہماری ہی (فاضل، طینت سے پیدا ہوئے ہیں۔  
 جو ان سے محبت کرے وہ ہمارا ہے اور جو ان سے دشمنی کرے وہ ہمارا نہیں ہے۔  
 شیعہ ائمہ کے نور سے دیکھتے ہیں اللہ کی رحمت میں جنبش کرتے ہیں، اللہ کی کرامت کے فائز المرام  
 ہوتے ہیں۔

اگر ہمارا کوئی شیعہ بیمار ہو تو (گویا) اس کی بیماری کی وجہ ہم بیمار ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ غمزدہ ہو تو ہم غمزدہ ہوتے ہیں۔  
 اگر وہ خوش ہو تو ہم خوش ہوتے ہیں، مشرق یا مغرب میں کہیں رہنے والا شیعہ ہم سے غائب نہیں ہے  
 اگر کوئی شیعہ مفروض مرے تو ہمارے ذمہ ہے، اگر کچھ مال چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہو تو اس کے ورثہ  
 کا ہے۔

ہمارے شیعہ وہ ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، خانہ کعبہ کارج کرتے ہیں۔ ماہ رمضان  
 میں روزے رکھتے ہیں، اہلبیت (کرام، علیہم السلام سے محبت رکھتے ہیں، اور ان کے دشمنوں سے برادرت  
 کرتے ہیں۔

وہ صاحبان ایمان و تقویٰ، اور اہل درع و پرہیزگار ہوتے ہیں۔  
 اُن کو رد کرنے والا، اللہ پر زد کرنے والا، اور اُن پر طعن و شنیع کرنے والا، خدا پر طعنہ زن ہے، کیونکہ یہ  
 خدا کے سچے بندے ہیں اور اس کے بھتی دوست دار ہیں۔

خدا کی قسم اگر اُن میں سے کوئی رعبہ و مضر جتنے لوگوں کی سفارش کرے تو خداوندِ عالم اُن کے احترام میں  
 اس سفارش کو قبول کرے گا۔







حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے سلسلہ سے نقل کیا ہے کہ خداوندِ عالم کا فرمان ہے :  
 كَلِمَةٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بِحُضْنِي ، نَسَمُنْ قَالَهَا دَخَلَ بِحُضْنِي ، وَمَنْ دَخَلَ حُضْنِي  
 آمِنَ مِنْ عَذَابِي .

”کہہ ”لا الہ الا اللہ“ — مسیرِ اقلہ ہے ، جو کہہ پڑھے ، وہ میرے قلعے میں  
 داخل ہو جاتا ہے اور جو میرے قلعے میں داخل ہو جائے — وہ میرے عذاب سے محفوظ ہو گیا۔  
 اس کے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا کہ :  
 البتہ اس کی کچھ شرطیں ہیں — واثمان شوطھا ( اور اس کی شرطوں میں سے ایک شرط  
 میں خود ہوں ) (نقل بالمعنی)



## لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے والے کا ثواب

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْرَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ قَالَ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“  
 مُخْلِصًا وَخَلَّ الْجَنَّةَ ، وَإِخْلَاصُهُ بِمَا أَنْتَ يَحْجُزُهُ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ عَمَّا حَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى .  
 محمد بن حمران کی روایت ہے : امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ :  
 جو شخص خلوص سے ”لا الہ الا اللہ“ کہے وہ جنت میں جائے گا اور اس کے خلوص کی (نشانی یہ)  
 ہے کہ لا الہ الا اللہ کا اقرار اور اس پر ایمان اُسے اُن باتوں سے روکے جن کو خداوندِ عالم نے حرام  
 قرار دیا ہے ۔

(یہی روایت جناب زید بن آرم نے حضرت رسول خدا سے بعینہ نقل کی ہے)



## شیعہ پر ہیزگار ہوتے ہیں :

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْمُحَدَّثَاءِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ :

لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَكَّةَ فَأَمَّ عَلَى الشَّافِئِ فَقَالَ: يَا بَنِي هَاشِمٍ، يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ، وَإِنِّي شَفِيقٌ عَلَيْكُمْ، لَا تَقُولُوا: إِنَّ مُحَمَّدًا مِمَّنْ قَوْلَ اللَّهِ مَا أَوْلِيَائِي مِنْكُمْ وَلَا مِنْ غَيْرِكُمْ إِلَّا الْمُتَّقُونَ - (آلَا) فَلَا أَعْرِفُكُمْ تَأْتُونِي يَوْمَ الْيَمَامَةِ تَحْمِلُونَ الدِّينَا عَلَى رِقَابِكُمْ، وَيَأْتِي النَّاسُ يَحْمِلُونَ الْآخِرَةَ، أَلَا وَإِنِّي قَدْ أَغْذَرْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ، وَفِيمَا بَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبَيْنَكُمْ، وَإِنِّي عَلَى وَلَكُمْ عَنْكُمْ.

ابو عبیدہ حدیث کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

فتح مکہ کے موقع پر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوہ صفا پر کھڑے ہو کر فرمایا:

”اے بنی ہاشم، اے عبدالمطلب کی اولاد۔ میں تم سب لوگوں کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا (رسول) ہوں، اور تم پر مہربان ہوں (لیکن اس کے باوجود یہ) نہ کہنے لگو کہ: محمد تو ہمارے ہیں۔ خدا کی قسم تم میں سے اور دوسروں میں سے میرا دوست وہی ہے جو پرہیزگار ہو۔

کہیں ایسا نہ ہو کہ تم لوگ روز قیامت اس طرح آؤ کہ اپنی گردنوں پر تم تو دنیا کا بوجھ اٹھائے ہوئے اور دوسرے لوگ آتش کا سامان لے کر آ رہے ہوں۔

آگاہ رہو کہ میں نے اپنے اور تمہارے درمیان اپنے اور خدا کے درمیان حجت تمام کر دی، میرے لئے میرا عمل، اور تمہارے لئے تمہارا عمل ہے)

### ☆ اچھے اور بُرے لوگوں کی ہم نشینی

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مُجَالِسَةُ الْأَشْقَارِ تُوْرِثُ سُوءَ الظَّنِّ بِالْأَخْيَارِ وَمُجَالِسَةُ الْأَخْيَارِ تُلْحِقُ الْأَمْرَ بِالْأَخْيَارِ وَمُجَالِسَةُ الْفَجَّارِ لِلْأَبْرَارِ تُلْحِقُ الْفَجَّارَ بِالْأَبْرَارِ فَمَنْ اشْتَبَهَ عَلَيْكُمْ أَهْوَاؤُكُمْ وَلَمْ تَعْرِضُوا دِينَكُمْ، فَانْظَرُوا إِلَى خُلَاطِئِهِ، فَإِنْ كَانُوا أَهْلَ دِينِ اللَّهِ فَهَوَّ عَلَى دِينِ اللَّهِ، وَإِنْ كَانُوا عَلَى غَيْرِ دِينِ اللَّهِ فَلَا تَخْطَلُوهُ مِنْ دِينِ اللَّهِ - إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ

كَانَ يَقُولُ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُلَاحِظُ كَافِرًا وَلَا يُخَالِفُ فَاجِرًا أَوْ  
آخَا كَافِرًا، أَوْ خَالَطَ فَاجِرًا، كَانَ كَافِرًا فَاجِرًا.

محمد بن قیس کی روایت ہے، امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

”برے لوگوں کی ہم نشینی، نیک لوگوں سے برگمائی پیدا کرتی ہے، اور نیک لوگوں کے ساتھ ہم نشینی  
بروں کو بھی اچھوں میں شامل کر دیتی ہے، جبکہ بدکار لوگوں کی نیکوکار لوگوں کے ساتھ نشست و برخاست  
انہیں نیکوکاروں میں ملوث کر دیتی ہے۔

تو جس شخص کا معاملہ تمہارے لئے مشتبہ ہو اور اس کا دین معلوم نہ ہو تو اس کے ملنے والوں کو دیکھو،  
اگر وہ دینِ خدا کے پابند ہیں تو یہ بھی دینِ خدا پر ہے اور اگر وہ لوگ دینِ خدا پر نہیں ہیں تو اس کیلئے بھی سمجھو کہ  
دینِ خدا میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

”جو شخص خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ کسی کافر کو بھائی نہ بنائے نہ بدکار سے میل جول رکھے،  
کیونکہ جو شخص کافر کو بھائی بنائے اور بدکار سے میل جول رکھے وہ کافر و فاجر (ہو جائے) گا۔

### ❀ دشمنانِ اہلبیتؑ کا احترام کرنے والا ہمارا نہیں ہو سکتا

عَنْ ابْنِ فَضَالٍ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَنْ وَاصَلَ لَنَا قَاطِعًا أَوْ قَطَعَ  
لَنَا وَاصِلًا أَوْ مَدَحَ لَنَا غَائِبًا أَوْ كَفَّمْ لَنَا مُخَالَفًا فَلَيْسَ مِنَّا وَلَنَسَامِنُهُ.

ابن فضال کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

”جو ہم سے قطع تعلق کرنے والوں سے میل جول رکھے یا ہم سے تعلق رکھنے والے سے قطع تعلق  
اختیار کرے ہماری تحقیر کرنے والوں کی تعریف کرے یا ہمارے مخالفین کا احترام کرے، وہ ہم میں سے  
نہیں۔ نہ ہم اس سے (تعلق رکھتے) ہیں۔

## دشمنانِ خدا سے دوستی

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ حَالِدٍ عَنْ ابْنِ فَضَالٍ عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ :  
مَنْ دَانِيَ أَعْدَاءَ اللَّهِ فَقَدْ عَادَى أَوْلِيَاءَ اللَّهِ وَمَنْ عَادَى أَوْلِيَاءَ اللَّهِ فَقَدْ عَادَى اللَّهَ تَبَارَكَ وَ  
تَعَالَى وَحَقَّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَهُ فِي شَرِّ جَهَنَّمَ .  
نیز فرمایا :- جو دشمنانِ خدا سے محبت کرتا ہے، وہ اولیائے خدا سے دشمنی کرتا ہے اور جو اولیائے  
خدا سے دشمنی کرتا ہے، وہ خدا و نبرہ عالم سے دشمنی کرتا ہے اور وہ اس بات کا حقدار ہے کہ خداوندِ عالم اُسے  
واصلِ جہنم کر دے۔

## پاک دامن - اور خدا کیلئے عمل

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بِإِسْنَادٍ يَرْوَعُهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَقَوْلُ : وَاللَّهِ  
مَا شِيعَةُ عَنِّي صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِلَّا مَنْ عَفَّ بَطْنُهُ وَفَرَّجَتِهُ ، وَعَمِلَ لِحَاقَتِهِ ، وَرَجَا ثَوَابَهُ  
وَخَافَ عِقَابَهُ -

امام جعفر صادقؑ کا فرمان ہے :

”خدا کی قسم۔ علی علیہ السلام کا شیعہ وہ ہے جو اپنے دشمن کو حرام سے بچائے، پاک دامن ہو، خدا  
کی (خوشنودی) کے لئے عمل کرے، اُس سے ثواب کی امید رکھے، اور اس کی منزل سے ڈرتا رہے۔“

## شیعوں کے اخلاق

عَنْ مُحَمَّدَ بْنِ عَجَلَانَ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَخَلَّ رَجُلٌ  
فَسَلَّمَ ، سُئِلَ : كَيْفَ مِنْ خَلْفَتِكَ إِخْوَانُكَ فَأَخْبَرَ الشَّامَ دَرَجَتِي وَأَطْرَاسِي -  
فَقَالَ لَهُ : كَيْفَ عِيَارَةُ أَغْنِيَا تَهْمُ لِفَقْرِهِمْ ؟ قَالَ : قَلِيلَةٌ ، قَالَ : كَيْفَ مُوَاصَلَةٌ  
أَغْنِيَا تَهْمُ لِفَقْرِهِمْ فِي ذَاتِ أَيْدِيهِمْ ؟ فَقَالَ : إِنَّكَ تَذْكُرُ أَخْلَاقًا مَا هِيَ فِي عِنْدَانَا -

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَكَيْفَ يُزْعَمُ هَؤُلَاءِ أَنَّهُمْ لَنَا شَيْعَةٌ؟

محمد بن عثمان کہتے ہیں کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اس نے سلام کیا تو امام علیہ السلام نے پوچھا:

”تم اپنے برادران (ایمانی) کو اپنے پیچھے کیسا چھوڑ کر آئے ہو۔ تو اُس نے ان لوگوں کی بہت زیادہ تعریف توصیف کی۔

امام نے فرمایا: ”اُن میں جو مالدار ہیں وہ غریبوں کی مزاج پرسی کے لئے (کتنا جاتے) ہیں؟

اُس نے کہا: ”بہت کم۔

امام نے پوچھا: جو صاحبانِ ثروت ہیں وہ اپنے محتاج و تنگ دست لوگوں کی کس قدر مدد کرتے ہیں؟

یہ سن کر اس نے کہا کہ: آپ تو ایسے اخلاقِ کریمانہ کا ذکر فرما رہے ہیں جو ہم اپنے درمیان نہیں پاتے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: پھر وہ لوگ کیسے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ہمارے شیعہ ہیں!!



### محبت کے دعوے دار

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّخَعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ مَثَلَنِي يَتَّخِذُ مَوَدَّةً أَهْلَ الْبَيْتِ لَعَنَ هُوَ أَشَدُّ فِتْنَةً عَلَى شَيْعَتِنَا مِنَ الدَّجَالِ. فَقُلْتُ لَهُ: يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ، بِمَاذَا قَالَ: بِمَوَالَاةِ أَعْدَائِنَا وَمَعَادَاةِ أَوْلِيَانَا. إِنَّهُ إِذَا كَانَ كَذَلِكَ اخْتَلَطَ الْحَقُّ بِالْبَاطِلِ وَاشْتَبَهَ الْأَمْرُ فَلَمْ يُعْرِفْ مُؤْمِنٌ مِنْ مُنَافِقٍ.

احمد بن محمد خزار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

”ہم اہلسنت سے محبت کا دعویٰ کرنے والوں میں کچھ ایسے ہیں جن کا فتنہ ہمارے شیعوں کیلئے دجال سے بھی سخت ہے۔

میں نے پوچھا: "اے فرزندِ رسول! وہ کیسے؟"

فرمایا کہ: یہ لوگ (وہ ہیں جو) ہمارے دشمنوں سے محبت اور ہمارے چاہنے والوں سے عداوت رکھتے ہیں اور جب ایسا ہو تو حق و باطل باہم خلط ملط ہو جائیں گے معاملہ مشتبہ ہو جائے گا اور مومن و منافق کی پہچان نہیں ہو سکے گی۔

### ❀ دشمنِ خدا کا دوست بھی دشمنِ خدا ہے

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ كَافِرًا فَتَدَّ أَبْغَضَ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَ كَافِرًا فَتَدَّ أَحَبَّ اللَّهُ.

ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: صِدِّيقِي عَدُوُّ اللَّهِ عَدُوُّ اللَّهِ.

علاء بن فضال کی روایت ہے: امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ: "جو کافر سے محبت کرے اس نے خدا کو تاراض کیا، اور جو کافر سے بغض رکھے اس نے خدا سے محبت کی۔"

سچ فرمایا: دشمنِ خدا کا دوست (بھی تو) دشمنِ خدا ہے۔

### ❀ مشکوک لوگوں کے ساتھ نشست

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مَسْعُودٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: مَنْ جَاسَ أَهْلَ الرَّيْبِ فَهُوَ مَرِيئٌ.

امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ:

"جو شخص ایسے لوگوں کے ساتھ نشست رکھتا ہے جن کی (سرگرمیاں) مشکوک ہوں، وہ خود بھی مشکوک ہے۔"





## ناصبی شیعوں سے عداوت رکھتے ہیں

عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: لَيْسَ النَّاصِبُ مِنْ نَصَبِ لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ لِأَنَّكَ لَا تَجِدُ أَحَدًا يَقُولُ: أَنَا الْبَغَضُ مُحْتَدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ، وَلَكِنَّ النَّاصِبَ مَنْ نَصَبَ لَكُمْ وَهُوَ لَيْسَ بِكُمْ أَنْكُمْ سَوَالِئًا وَتَسْبِيحًا وَنَ مِنْ أَعْدَائِنَا. وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، مَنْ أَشْبَحَ عَدُوَّ النَّاسِ فَدَمَلَهُ قَتْلًا وَلَيْتَ أَلَا.

معلى بن خنيس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: "ناصبی (صرف) وہ نہیں ہیں جو ہم اہلبیت سے عداوت رکھے کسی ملان کی کہتے ہوئے نہیں سنو گے کہ میں محمد و آل محمد سے عداوت رکھتا ہوں، ناصبی وہ ہے جو تم لوگوں سے عداوت رکھتا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ تم لوگ ہم سے محبت رکھتے ہو اور ہمارے دشمنوں سے برات کرتے ہو۔ (فرمایا کہ): جو ہمارے دشمن کو شکم سیر کرے (گویا) اس نے ہمارے ایک چاہنے والے کی زندگی سلب کر لی۔"

## شیعہ ان کی صفات

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّا شَيْعَةُ عَلِيِّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ كَأَنَّا خُنُصُ الْبُيُوتِ ذُلُّ الشَّفَاهِ وَأَهْلُ رَأْفَةٍ وَعِلْمٍ وَحِلْمٍ يُعْرِفُونَ بِالرَّحْمَانِيَّةِ. فَأَعِينُوا عَلِيَّ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِالْوَعْدِ وَاجْتِهَادٍ. امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ:-

"علی علیہ السلام کے شیعوں کے پیٹ چپکے ہوئے، اور ہونٹ خشک ہوتے تھے، وہ نرم دل، صاحبِ حلم و علم (ہوتے ہیں) دنیا کی طرف بے توجہی ان کی پہچان ہے، لہذا تم لوگ جس عقیدے پر ہو اسے پرہیزگاری اور سچی سہیم سے مدد پہنچاؤ۔"



عَنْ أَبِي الْمُقْدَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، أَنَّهُ قَالَ:  
يَا أَبَا الْمُقْدَامِ، إِنَّمَا سِتْنَعَةٌ عَلَى صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ الشَّاجُونَ النَّاجِلُونَ الدَّابِلُونَ  
ذَابِلَةٌ شَفَا هُمْ مِنَ الْقِيَامِ خَيْبِنَصَةٌ لِبَطُونِهِمْ، مُصْفَرَّةٌ أَلْوَانُهُمْ، مُتَغَيَّرَةٌ وَجُوهُهُمْ،  
إِذَا جَنَّهُمُ اللَّيْلُ اتَّخَذُوا الْأَرْضَ فِرَاشًا، وَاسْتَقْبَلُوا بِحَبَابِهِمْ.  
بَاكِئَةٌ عِيُونُهُمْ، كَثِيرَةٌ دُمُوعُهُمْ، صَلَاتُهُمْ كَثِيرَةٌ، وَدُعَاؤُهُمْ كَثِيرٌ، تِلَاوَتُهُمْ  
كِتَابَ اللَّهِ، يَفْرَحُ النَّاسُ وَهُمْ يَحْزَنُونَ.

اے ابو مقدام۔ علی علیہ السلام کے شیعوں (کی خصوصیت یہ) ہے کہ: لاغز و نکان زدہ ہم ٹالے  
(سلسل) عبادت سے اُن کے ہونٹ خشک رہتے ہیں، پیٹ چپکے ہوتے ہیں، انگٹ زرد  
ہو جاتی ہے، چہرے متغیر ہو جاتے ہیں، جب رات چھا جاتی ہے تو وہ زمین کو اپنا (اوڑھنا) بھپونا بنا لیتے  
ہیں اور اپنی پشائیاں اُس پر رکھتے رہتے ہیں، ان کی آنکھیں روتی رہتی ہیں، کثرت سے آنسو بہاتے ہیں،  
نماز زیادہ پڑھتے ہیں، دعا بہت مانگتے ہیں، کتاب خدا کی تلاوت کرتے رہتے ہیں۔ لوگ (دنیاوی  
لذتوں میں) مگن رہتے ہیں جبکہ لوگ غمزدہ رہتے ہیں۔

### شیعوں کی علامات

عَنِ السِّنْدِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ:  
قَوْمٌ تَبَعَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاتَّقَتْ إِلَيْهِمْ شَمٌ قَالَ: مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ؟  
قَالُوا: شَيْئُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ.  
قَالَ: مَا لِي لَا أَرَى عَلَيْكُمْ سِيَمَاءَ الشَّيْعَةِ؟  
قَالُوا: وَمَا سِيَمَاءُ الشَّيْعَةِ؟  
قَالَ: صُمْرُ نُجُوهٍ مِنَ السَّهْرِ، خُمْصُ الْبُطُونِ مِنَ الصِّيَامِ، وَبُلُّ السَّقَاهِ مِنَ الدَّعَاءِ، عَلَيْهِمْ  
غَبَرَةٌ الْخَاسِعِينَ.

سندی بن محمد کا بیان ہے کہ کچھ لوگ بناب امیر کے پیچھے پیچھے آرہے تھے، آپ نے اُن لوگوں کی طرف رخ کر کے فرمایا:

”تم لوگ کون ہو۔؟“

کہنے لگے:۔۔ اے امیر المؤمنین! ہم آپ کے شیعہ ہیں۔

فرمایا:۔۔ پھر کیا وجہ ہے کہ مجھے تم لوگوں میں شیعوں کی علامات نظر نہیں آ رہی ہیں۔؟

پوچھا:۔۔ شیعوں کی علامات کیا ہیں۔؟

فرمایا:۔۔ راتوں کو جاگنے سے چہرے زرد، روزہ رکھنے سے پیٹ چپکے ہوئے، دعا مانگتے رہنے سے اُن کے ہونٹ خشک ہوتے ہیں اور ان پر خضوع و خضوع رکھنے والوں کا انداز ہوتا ہے۔۔۔

## شکم کی پاکیزگی اور جہلِ عمل

عَنِ الْمُفَضَّلِ، قَالَ:

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّمَا شِيعَةُ جُعْفَى مِنْ عَفٍّ بَطْنُهُ وَفَرْجِهِ، وَاسْتَدَّ جِمَادُهُ، وَعَمِلَ لِخَالِقِهِ، وَرَجَا لِنَوَابِهِ، وَخَافَ عِقَابَهُ۔ فَإِذَا رَأَيْتَ أُولَئِكَ، فَأُولَئِكَ شِيعَةُ جُعْفَى۔

مفضل کی روایت ہے کہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”ہمارا شیعہ وہ ہے جو اپنے شکم کو (حرام غذا سے) بچائے، پاک دامن ہو۔ سخت سچی بیہم کرنے والا ہو۔ اپنے خالق کیلئے عمل کرتا ہو، اُس کی بارگاہ سے اجر کی امید رکھتا ہو اور عقاب سے ڈرتا ہو۔ جب تم ایسے لوگوں کو دیکھنا تو سمجھ لینا کہ۔۔۔ ہی ہمارے شیعہ ہیں۔“

## جھوٹے دعوے دار

عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ، قَالَ: قَالَ أَبُو جُعْفَى عَلَيْهِ السَّلَامُ:

يَا حَابِزُ۔ أَيْلَتِي مَنْ اتَّخَذَ الشَّيْعَ أَنْ يَقُولَ بِحُبِّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ؟ وَاللَّهِ مَا شِيعْنَا إِلَّا مَنْ

اتَّقَى اللَّهَ وَأَطَاعَهُ - وَمَا كُنَّا لِنُغَيِّرَ فُتُورَ إِلَّا بِالشَّرَافِ وَالشَّعْشَعِ، وَأَوَامِرُ الْأَمَانَةِ، وَكَثْرَةُ ذِكْرِ  
اللَّهِ، وَالصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ، وَالْبِرِّ بِالْوَالِدَيْنِ، وَالنَّعْمَةِ لِلْجِيرَانِ مِنَ الْفُقَرَاءِ، وَأَهْلِ الْمَسْكِنَةِ وَالْعَارِمِينَ  
وَالْأَيْتَامِ، وَصِدْقِ الْحَدِيثِ، وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ، وَكَلْبِ الْأَلْسُنِ عَنِ النَّاسِ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ، وَكَانُوا  
أَمَنَاءَ عَشَائِرِهِمْ فِي الْأَشْيَاءِ -

فَقَالَ جَابِرٌ : يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ، مَا لَعَرَفَ أَحَدٌ بِهَذِهِ الصِّفَةِ ! فَقَالَ لِي :  
يَا جَابِرُ، لَا تَذْهَبَنَّ بِكَ الْمَذَاهِبُ أَحَبَّ الرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ : أَحَبُّ عَلَيَّا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ  
وَأَتَوَلَّاهُ ؟ فَلَمَّا قَالَ إِنِّي أَحَبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَرَسُولِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ عَلَيٍّ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ لَا يَتَّبِعُ سِيرَتَهُ وَلَا يَعْمَلُ بِسُنَّتِهِ مَا لَقَعَهُ حَبَّةُ إِيَّاهُ شَيْئًا فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْمَلُوا بِمَا  
عِنْدَ اللَّهِ لَيْسَ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَ أَحَدٍ قَرَابَةٌ - أَحَبُّ الْبَنِيَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَرَّمَهُمْ عَلَيْهِ  
أَتَقَاهُمْ لَهُ وَأَعْمَلَهُمْ بِطَاعَتِهِ - يَا جَابِرُ مَا يَتَقَرَّبُ الْعَبْدُ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَّا بِالطَّاعَةِ،  
مَا مَعْنَى تَبَارُكُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا عَلَى اللَّهِ لِأَحَدٍ مِنْكُمْ حُجَّةٌ -  
مَنْ كَانَ لِلَّهِ مُطِيعًا فَهُوَ لَنَا وَلِيٌّ وَمَنْ كَانَ لِلَّهِ عَاصِيًا فَهُوَ لَنَا عَدُوٌّ، وَلَا تَمُنَّ وَلَا تَتَنَاوَلُوا  
وَالْوُزْعَ -

جابر جعفی کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”اے جابر جس شخص نے مذہبِ شیعیہ کو اپنایا ہے کیا اس کے لئے یہ دعویٰ کافی ہے کہ وہ ہم اہلبیت  
سے محبت کرتا ہے۔؟“

خدا کی قسم ہمارا شیعہ صرف وہ ہے جو خدا سے ڈرے۔ اس کی اطاعت کرے اور یہ لوگ اپنے تواضع  
(انکساری) خضوع و خشوع، امانت کی ادائیگی، کثرت سے ذکرِ خدا، نماز و روزے والدین کے ساتھ حسن سلوک  
تنگدست پڑوسیوں، مسکینوں، موقوف لوگوں اور یتیموں کی ہر گھیری، گفتگو کی سچائی، تلاوتِ قرآن اور  
سوائے کلمہ خیر کے لوگوں کے بائیں میں اپنی زبانوں کو بند رکھنے سے ہی پہچانے جاتے ہیں اور یہ لوگ  
اپنے قبیلوں میں چیزوں کے امانت دار بنائے جاتے ہیں۔

جابر نے کہا، فرزندِ رسولؐ مجھے تو کوئی ایسا نظر نہیں آتا۔

امامؑ نے فرمایا، اے جابر، مختلف باتیں تمہیں راستے سے ہٹانے دیں، کیا کسی شخص کے لئے اتنا کہنا ہی کافی ہے کہ میں حضرت علیؑ علیہ السلام سے محبت کرتا ہوں، اُن کا شیعہ ہوں؟  
اب اگر وہ یہ کہنے لگے کہ میں حضرت رسولؐ خدا سے محبت کرتا ہوں۔ لیکن وہ شخص آنحضرتؐ کی سیرت طیبہ کا اتباع نہ کرے۔ اُن کی سنت پر عمل نہ کرے۔ تو اگرچہ حضرت رسولؐ خدا حضرت علیؑ سے افضل ہیں۔ لیکن اتباع و عمل کے بغیر رسولؐ کی محبت کا دعویٰ اس شخص کو کسی طرح کا فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

لہٰذا خدا سے ڈرو اور جو (مراتب) خداوندِ عالم کے پاس ہیں اُن کیسے عمل کرو۔  
(یاد رکھو) خداوندِ عالم اور کسی بندے کے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں ہے، خداوندِ عالم کی بارگاہ میں سب سے زیادہ پسندیدہ اور معزز وہ ہے جو خدا سے ڈرتا ہو اور اس کی زیادہ اطاعت کرتا ہو۔  
اے جابر۔ خداوندِ عالم کا تقرب صرف عبادت ہی سے حاصل کیا جاسکتا ہے نہ ہمارے پاس حجت کے سلسلے میں کوئی سرٹیفکیٹ ہے اور نہ تم میں سے کوئی شخص خدا کے سامنے کوئی حجت پیش کر سکتا ہے۔  
جو اللہ کا اطاعت گزار ہے وہ ہمارا شیعہ ہے اور جو اُس کا نافرمان ہے وہ ہمارا دشمن ہے، ہماری ولایت تو عمل اور ہمیشہ گاری کے بغیر نہیں مل سکتی۔

### ✽ خلاص و محبت کا پیکر ✽

عَنْ طَرِيفِ بْنِ نَاصِحٍ رَفَعَهُ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ:  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمُبْتَادِلُونَ فِي دَلَالَتِنَا، الْمُسْتَحَابُّونَ فِي مَوَدَّتِنَا، الْمُتَزَادُونَ  
لِإِحْيَاءِ أَمْرِنَا، إِنْ غَضِبُوا لَمْ يُظْلَمُوا، وَإِنْ رَضُوا لَمْ يُبْرَكُوا، بَرَكَتُهُ لِمَنْ جَاوَزَهَا وَسَلَامُ لِمَنْ  
خَالَطَهَا.

طریف بن ناصح کی روایت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ:  
علیؑ علیہ السلام کے شیعہ وہ ہیں جو ہماری ولایت کی خاطر ایک دوسرے کی ضرورت کے وقت اُس کی

خرچ کرتے ہیں؛ ہماری محبت کی بنا پر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، ہمارے امر کو زندہ رکھنے کیلئے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، اگر غضبناک ہوں (تب بھی) ظلم نہیں کرتے، خوشی کی حالت میں اسراف سے کام نہیں لیتے، اپنے پڑوسیوں کے لئے (خیر و برکت کا سرچشمہ) اور ملنے والوں کے لئے سلامتی (کا ذریعہ) ہوتے ہیں۔

## آواز اور سماعت

يَا جَابِرُ، إِنَّمَا شِيعَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ لَا يُعَدُّ وَصُوتَهُ سَمْعَهُ، وَلَا سَمْعُهُ وَهْدَهُ.  
لَا يَسْلُجُ لَنَا قَالِيًا وَلَا يُوَاصِلُ لَنَا مُبْعِضًا وَلَا يَجَالِسُ لَنَا عَامِلًا.  
شِيعَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ لَا يَمُزُّ هَرِيرَ الْكَلْبِ، وَلَا يَطْمَعُ طَمَعُ الْغَرَابِ، وَلَا يَسْأَلُ  
النَّاسَ بِكَفِّهِ، وَإِنْ مَاتَ جُرْعًا، أُولَئِكَ الْخَفِيفَةُ عَيْشَتُهُمْ، الْمُنْقِلَةُ دِيَارَهُمْ، إِنْ شَهِدُوا  
لَمْ يَخْرِفُوا، وَإِنْ غَابُوا لَمْ يَفْقِدُوا، وَإِنْ مَرَضُوا لَمْ يُعَادُوا، وَإِنْ مَاتُوا لَمْ يُشْهِدُوا، فِي  
قُبُورِهِمْ يَتَرَاوَرُونَ.

قُلْتُ: وَآيِنَ أَطْلُبُ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: فِي أَطْرَافِ الْأَرْضِ وَبَيْنَ الْأَسْوَاقِ، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:  
رَأُولَهُ عَلَى السُّؤْمِنِينَ أُعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ

الوہدم کی روایت ہے۔ امام محمد باقر نے جناب جابر سے فرمایا :

”اے جابر۔ علی علیہ السلام کا شیعہ وہ جس کی آواز دھیمی ہو، بدن زیادہ جیم نہ ہو۔ ہمارے دشمن کی طرح دشنام نہ کرے، ہمارے مخالف کے راہ درسم نہ رکھے اور ہماری تنقیص کرنے والوں کی ہم نشینی اختیار نہ کرے۔ ... نہ کتے کی طرح بھونکتا ہو، نہ کورے کی طرح لالچ کرتا ہو نہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہو، اگرچہ جان پرین جائے۔“

یہ وہ لوگ ہیں جن کی زندگی بچی بچی ہوتی ہے، مسکن بدلتا رہتا ہے، موجود ہو تو پہچانے نہ جائیں، غائب ہوں تو ڈھونڈے نہ جائیں، بیمار ہوں تو لوگ ان کی عیادت کو نہ جائیں، مر جائیں تو لوگ جمع نہ ہوں۔



یہ لوگ قبروں میں ہی ایک دوسرے سے ملیں گے۔  
 راوی کہتا ہے: میں نے عرض کیا کہ ایسے لوگوں کو کہاں ڈھونڈوں؟  
 فرمایا:۔ زمین کے اطراف میں، بازاروں میں... (کیونکہ یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں خداوند عالم نے  
 فرمایا ہے:

أَذَلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ (مومنین کیسیلے بھکے ہوئے اور کافروں پر غالب)

### ☆ صبرِ حق بات کریں

عَنْ الْمُفَضَّلِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: قَالَ لِي كَثْرُ شَيْعَتِي بِالْكُوفَةِ؟  
 قَالَ: قُلْتُ: خَمْسُونَ أَلْفًا. قَالَ: فَمَا زَالَ يَقُولُ حَتَّى قَالَ: أُرْتَضَوُ أَنْ يَكُونُوا عَشِيرَتِي؟ ثُمَّ قَالَ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَاللَّهِ لَوْ دُرْتُ أَنْ يَكُونَ بِالْكُوفَةِ خَمْسَةُ وَعَشْرُونَ رَجُلًا لَغَرَفْتُ أَمْرًا نَالِي  
 نَحْنُ عَلَيْهِ، وَلَا يَقُولُونَ عَلَيْنَا إِلَّا الْحَقَّ.

مفضل بن کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے دریافت فرمایا:  
 ”سکوفہ میں ہمارے شیعہ کتنے ہیں؟“

میں نے کہا: پچاس ہزار۔

مگر امام علیہ السلام اپنے اُس سوال کو برابر دہراتے رہے (اور میرا جواب قبول نہ فرمایا)

پھر پوچھا: ”کیا تمہیں امید ہے کہ (سچے اور سچے) ہمیں شیعہ (دہاں) ہونگے؟“

اس کے بعد فرمایا:۔۔۔ کاش دہاں ایسے پچیس افراد ہوتے جو ہمارے امر کی (پوری) معرفت رکھنے والے  
 ہوتے، اور ہمارے بارے میں حق کے علاوہ کچھ نہ کہتے۔

### ☆ دلوں میں سلامتِ ایمان

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِلُونِيهِ رَحِمَهُ اللَّهُ بِإِسْنَادٍ نَزِيحَةٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:

قَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ الدَّوَانِقِيُّ بِالْحِيزَةِ أَيَّامَ أَبِي الْعَبَّاسِ:  
يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا بَالُ الرَّجُلِ مِنْ شَيْعَتِكُمْ يُسَخَّرُ مِنْ مَنَافِي خَوَافِهِ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ حَتَّى يُعْرِفَ  
مَذْهَبَهُ؟

فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ذَلِكَ لِخَلَاوَةِ الْإِيمَانِ فِي صُدُورِهِمْ، مِنْ خَلَاوَتِهِ يُبْدُونَ مَبْدِيَا  
مُحَمَّدٍ مَا يُلَوِّيه كِي رَوَايَتِ هَيْ كِه (عجاسی حکمران) ابوالعباس کے زمانہ میں حیرہ میں منصور دوانیقی نے  
امام جعفر صادقؑ سے پوچھا:

یا حضرت۔ کیا وجہ ہے آپ کے شیعہ ایک ہی نشست میں اپنے دل کی بات بیان کر دیتے ہیں  
اور لوگوں کو ان کے مذہب کا پتہ چل جاتا ہے؟  
فرمایا: کیونکہ وہ اپنے دل میں ایمان کی مٹھاس محسوس کرتے ہیں (ادروشی میں) یہ مٹھاس خود بخود ظاہر  
ہو جاتی ہے۔

### ✽ جس کی معرفت زیادہ ہو

عَنْ أَبِي أَبِي عُمَيْرٍ، يُزَعُّهُ إِلَى أَحَدِهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: بَعْضُكُمْ أَكْثَرُ صَلَاةً مِنْ بَعْضٍ  
وَبَعْضُكُمْ أَكْثَرُ حَاجَةً مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُكُمْ أَكْثَرُ صَدَقَةً مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُكُمْ أَكْثَرُ مِمَّا مِمَّا مِنْ بَعْضٍ وَأَفْضَلُكُمْ أَفْضَلُ مَعْرِفَةٍ  
ابن ابی عمیر کی روایت ہے کہ امام نے فرمایا:  
”تم میں سے بعض کی نمازیں دوسرے سے زیادہ ہونگی، کچھ نے دوسرے سے زیادہ حج کئے ہوں گے، کچھ نے  
دوسرے سے بڑھ کر صدقہ دیا ہوگا، کچھ کے روزے دوسرے سے زیادہ ہوں گے (لیکن) تم میں افضل  
وہ ہے جس کی معرفت زیادہ ہو۔“

### ✽ تمہارا مرکز توجہ اور دشمنوں کا؟

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ بِإِسْنَادٍ يُزَعُّهُ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُفَضَّلُ بْنُ زِيَادٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آبَائِهِ وَأَبْنَائِهِ سَلَامٌ اللَّهُ قَالَ: إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ صَادِقُونَ، هَسْتُمْ مَعَالِمُ دِينِكُمْ وَهُمْ عَدُوُّكُمْ بِكُمْ وَأَشْرِبْ قُلُوبُكُمْ لَكُمْ لِيُغْضِبَ حُزْنَ مَا لِيَنْفَعُونَ مِنْكُمْ كُلَّهُ وَيَجْعَلُوا لَكُمْ أَعْدَاءًا ثُمَّ يَرْضَوْنَكُمْ بِهِ بُغْمَانَا، فَحَسِبْهُمْ بِذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ مَعْصِيَةً.

مفقل بن زیاد عبدی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، ہم اہلبیت صاحبانِ صداقت ہیں۔ اور (اے میرے شیعو) تمہارا مرکزِ توجہ تودین کی اہم معلومات ہیں۔

البتہ جو تمہارے دشمن ہیں، اُن کے مرکزِ توجہ تم لوگ ہو، اُن کے دلوں میں تمہاری عداوت راسخ ہے۔ تمہارے باپے میں جو بات سنتے ہیں اُس میں تحریف کرتے ہیں (مفروضہ کے طور پر) تمہارا امثال بناتے ہیں اور تمہارے خلاف الزام تراشی کرتے ہیں، خدا کے نزدیک اُن کا یہی طرزِ عمل اُن کے نافرمان ہونے کیلئے کافی ہے۔

### بدکاری سے پاک

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سُدَيْرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ رُحِيَ الْخَلَائِقُ بِأَسْمَائِهِمْ مَا خَلَقُوا وَشَيْئَتُنَا، فَإِنَّا لَا سَفَاحَ بَيْنَنَا.

محمد بن یحییٰ کی روایت ہے، امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ، قیامت میں (دوسرے) لوگوں کو اُن کی ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا، لیکن ہمیں اور ہمارے شیعوں کو (ماں کے نام سے نہیں پکارا جائے گا) کیونکہ ہمارے یہاں بدکاری نہیں ہوتی۔

دشمنوں کی کشت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَلَّةٍ الْكُفَّانِي، قَالَ:

اسْتَقْبَلَنِي أَبُو الْحَرَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَقَدْ عُلِقَتْ سَمَكَةٌ بِيَدَيَّ  
اقْدُ فَمَا إِنِّي لَأَكْرَهُ لِلرَّجُلِ السَّرِيَّ أَنْ يُحْمِلَ الشَّيْءَ الَّذِي بِنَفْسِهِ -

شَمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنْتُمْ قَوْمٌ أَعْلَوْكُمْ كُنْزًا وَمَعْنَى الشَّيْءِ أَنْتُمْ قَوْمٌ غَاوَسُوا الْخَلْقَ فَتَرَسُوا لَهُمْ مَا قَدَرْتُمْ عَلَيْهِ -

عبداللہ بن جبلة گمانی کہتے ہیں کہ: میری ملاقات حضرت امام موسیٰ کاظم سے اس حالت میں ہوئی  
کہ میں ہاتھ میں ایک بھلی اٹھائے ہوئے تھا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: اے ہاؤ، میں ایک معزز آدمی کیلئے یہ پسند نہیں کرتا کہ معمولی چیز اپنے ہاتھ میں اٹھائے ہوئے چلے

بکھر فرمایا:۔ (یاد رکھو) تم لوگوں کے دشمن زیادہ ہیں: اے شیطان علی! تم لوگ وہ جو جن سے عداوت  
کرتے ہیں۔ لہذا جہاں تک ہو ان کے سامنے معزز طریقے سے رہا کرو۔



### نیکو کاری نمایاں - اچھے کاموں کی طرف ترقی

عَنْ مَسْعَدِ بْنِ صَدْقَةَ قَالَ: سُبَّحَانَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ شَيْعَتِهِمْ فَقَالَ: شَيْعَتُنَا مَنْ  
قَدَّمَ مَا اسْتَعْسَنَ وَأَهْلَكَ مَا اسْتَقْبَحَ وَالْهَمْلُ لِلْجَبَلِ وَسَارِعٌ بِالْأَمْرِ الْجَبَلُ رَغْبَةً إِلَى رُحْمَةِ الْجَبَلِ فَذَلِكَ  
مَنْ أَدْلَيْنَا وَمَعْنَى حَيْثُ مَا كُنَّا.

مسعد بن صدقہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ان کے شیعوں  
کے بارے میں سوال کیا۔ تو فرمایا:

”ہمارے شیعہ وہ ہیں جو اچھے کاموں میں آگے بڑھیں۔ برے کاموں سے دور رہیں پسندیدہ  
باتوں میں نمایاں رہیں اور رحمت پروردگار کے امیدوار رہیں نیک کاموں میں پیش قدمی کریں۔ ایسے  
لوگ ہمارے ہیں ان کی بازگشت، ہماری طرف ہے اور جہاں ہم ہونگے وہیں یہ بھی ہوں گے۔



### متقین کی صفات

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَثِيرٍ أَلْهَمَ شَيْئًا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ  
قَالَ: قَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُقَالُ لَهُ هَمَامٌ - وَكَانَ

عَابِدَا - فَقَالَ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صِفْ لِي الْمُتَّقِينَ حَتَّى كَأَنِّي أَنْظُرَ إِلَيْهِمْ.  
فَتَنَاقَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ السَّعْمُومِينَ عَنْ جَوَابِهِ، ثُمَّ  
قَالَ: وَنَحْيَكَ يَا هَمَامُ، اتَّقِ اللَّهَ وَأَحْبِبْ، فَإِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ.  
فَقَالَ هَمَامُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَلْزَمَكَ بِمَا خَصَّكَ بِهِ وَحَبَّكَ وَفَضَّلَكَ بِمَا  
أَنَالَكَ وَأَعْطَاكَ، لَسْنَا وَصَفْتَهُمْ لِي -

فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ قَائِلًا عَلَى قَدَمَيْهِ، فَحَمِدَ اللَّهُ  
وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: .....  
امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ: جناب امیر کے اصحاب میں سے ہام نامی شخص  
جو بہت عبادت گزار تھے، کھڑے ہوئے اور گزارش کی:  
”یا امیر المؤمنین - میرے لئے متقین کی ایسی توصیف کیجئے کہ میرے سامنے ان کی ایسی واضح  
تصویر آجائے، گویا میں ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں -

امیر المؤمنین علیہ السلام نے چاہا کہ انھیں جواب نہ دیں (اس لئے) فرمایا:  
... ہمام، خدا سے ڈرتے رہو، اچھے کام کرتے رہو، کیونکہ خدا ان لوگوں کے ساتھ ہے جو متقی ہوں  
اور جو نیک کام کرتے ہوں -

ہمام نے کہا: - یا امیر المؤمنین - آپ کو اس ذات (پروردگار) کی قسم جس نے آپ کو ان مراتب  
سے نوازا اس نے آپ کو عظمت و فضیلت سے سرفراز فرمایا۔ کہ آپ متقین کی توصیف فرمائیے -  
(جب ہمام نے اتنی سخت قسم دی) تو خلیفہ کھڑے ہوئے، حمد و ثنائے پروردگار اور نبی اکرمؐ پر  
درد و سلام کے بعد فرمایا:

”اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ خداوند عالم نے جب مخلوقات کو پیدا کیا تو وہ ان کی اطاعت کے  
بے نیاز تھا، اور ان کی معصیت سے اسے کوئی خوف نہیں، کیونکہ نبیؐ کی مہیت اُسے کوئی نقصان نہیں  
پہنچے گا، اور اطاعت کرنے والوں کی اطاعت سے اُسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

اُس نے اُن کے درمیان روزگار کو تقسیم کیا۔ اور دنیا میں ان کی جنگیں مقرر کیں۔  
بناب آدم وحو کو خداوندِ عالم نے جو امر دہنی فرمائی تھی اس کی پابندی نہ کر کے جس کی وجہ سے جنت  
زمین پر آئے گئے۔

(اب اُن کی اولاد میں سے) جو صاحبانِ تقویٰ ہیں وہی فضائل کے مالک ہیں (یہ وہ لوگ ہیں جن کی  
گفتگو اچھی، جن کا لباس درمیانِ اور جن کی رفتار میں تواضع اور انکساری ہو۔  
(نوٹ) چونکہ یہ پورا خطبہ ترجمہ کے ساتھ نصحِ البلاغ میں موجود ہے اس لئے یہاں اس کا اعادہ نہیں کیا جا رہا ہے)

## ☆ رضامندی اور ناراضگی

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ:  
إِنَّمَا السُّؤْمُنُ الَّذِي إِذَا غَضِبَ لَمْ يَخْرِجْهُ عَضْبُهُ مِنْ حَقِّ، وَالَّذِي إِذَا رَضِيَ لَمْ يَدْخُلْهُ  
رِضَاهُ فِي مَاطِلٍ، وَالَّذِي إِذَا قَدَّرَ لَمْ يَأْخُذْ أَكْثَرُ مِنْ مَالِهِ.

صفوان بن مهران کی روایت ہے: امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:  
”مومن وہ ہے جو اگر کسی بات پر ناراض ہو تو اس کی ناراضگی اُسے حق سے دور نہ کر دے،  
اور اگر خوش ہو تو اسکی خوشی اُسے کسی باطل میں مبتلا نہ کرے اور صاحب اختیار ہو تو اپنے حق سے زیادہ نہ لے۔“

## ☆ شیعوں کیلئے ائمہ کرام کا فرمان

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَنَانٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: أَوْصِيَكُمْ  
عِبَادَ اللَّهِ بِقَوْلِي اللَّهِ وَلَا تَحْمِلُوا النَّاسَ عَلَى أَكْثَارِكُمْ فَتَدُلُّوا، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ فِي  
كِتَابِهِ: وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا،  
ثُمَّ قَالَ: عَوِّدُوا مَرْصَاهُمْ، وَاشْهَدُوا أَجْنَاسَهُمْ، وَاشْهَدُوا لِهَمِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ، وَصَلُّوا عَلَيْهِمْ  
فِي مَسَاجِدِهِمْ، وَاقْضُوا حُقُوقَهُمْ.



ثُمَّ قَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَشَدَّ عَلَى قَوْمٍ نَزَعُ عَنْهُمْ أَنْفُسَهُمْ يَأْتُونَ بِسُوءٍ وَيَأْخُذُونَ بِقَوْلِهِمْ قِيَامًا وَنَهْمًا  
وَيَقُولُونَ فَلَا يَسْبُلُونَهُمْ.

وَيَذْهَبُونَ حَتَّى يَنْهَضُوا عَنْهُمْ قِيَامًا يَأْتُونَ بِسُوءٍ وَيَأْخُذُونَ بِقَوْلِهِمْ قِيَامًا وَنَهْمًا  
كَذَا وَكَذَا، فَقُولُوا: نَحْنُ نَسْتَبْرَأُ مِنْهُمْ لِقَوْلِ هَذَا، فَقَعُ عَلَيْهِمُ الْبَرَاءَةُ؟

عبداللہ بن سنان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:  
”اے بندگانِ خدا میں تمہیں تقویٰ (اور خوفِ خدا) کی وصیت کرتا ہوں اور (یہ کہ) لوگوں کو اپنے اوپر  
سوار نہ کر لینا (اور اُن کے احترام کے خلاف کوئی بات نہ کرنا) ورنہ ذلت میں پڑ جاؤ گے۔

خداوندِ عالم کا ارشاد ہے: قُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا۔ (لوگوں سے اچھی بات کہنا)  
پھر فرمایا:۔ (اُختیار کے) بیماروں کی عیادت نہ کرنا، اُن کے جنازوں میں شریک نہ ہونا، اُن کے سلام میں  
گولہی دینا، اُن کے ساتھ اُن کی مساجد میں نماز پڑھنا، اور اُن کے حقوق ادا نہ کرنا۔

کچھ لوگوں کی یہ بات کتنی سخت ہے کہ:  
وہ جن ائمہ کی پیروی اور اُن کے فرمان کو اپنانے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ (ائمہ) اُن لوگوں کو جن  
باتوں کا حکم دیں یا جن باتوں سے منع کریں (اُن کی پابندی نہ کریں اور اُن کا امتناع نہ کریں)۔ ۱  
اور ان (ائمہ کی راہ) کی باتوں کو دشمنوں تک پھیلا دیں، پھر وہ دشمن ہمارے پاس آکر یہ بتائیں کہ:  
کچھ لوگوں نے (یہ باتیں) کہی ہیں، اور فلاں فلاں روایت بیان کی ہے اور ہمیں یہ کہنا پڑے، کہ  
جن لوگوں نے ایسی باتیں کی ہیں، ہم اُن سے برادرت کرتے ہیں، پھر وہ برادرت بھی اُن ہی لوگوں پر  
پڑے گی۔

## گفتار کی صداقت اور اداۓ امانت

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ بِأَسْتِثْنَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: سَلَّمْنَا  
عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسُوءٍ، ثُمَّ قُلْتُ: يَا أَبَنَ رَسُولِ اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ مُجْتَارُونَ لَنَا نَطِيقُ

هَذَا الْمَجْلِسِ مِنْكَ كَمَا أَرَدْنَا فَأَوْصِنَا.

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَصِدْقِ الْحَدِيثِ، وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ، وَحُسْنِ الصُّحْبَةِ بَيْنَ مُحِبِّكُمْ وَإِنْشَاءِ السَّلَامِ، وَإِطْعَامِ الطَّعَامِ.

صَلُّوا فِي مَسَاجِدِهِمْ، وَعَزُّوا وَمَرْضَاهُمْ، وَاتَّبِعُوا جَنَاسَهُمْ، فَإِنْ أُنِيَ حَدَّثَنِي أَنَّ شَيْئًا أَهْلَ الْبَيْتِ كَانُوا اخْتَارَ مَنْ كَانُوا مِنْهُمْ إِنْ كَانَ فَتِيهِ كَانَ مِنْهُمْ وَإِنْ كَانَ مُؤَدِّنَ كَانَ مِنْهُمْ وَإِنْ كَانَ إِمَامًا كَانَ مِنْهُمْ وَإِنْ كَانَ صَاحِبَ دَرَجَةٍ كَانَ مِنْهُمْ وَكَذَلِكَ كُنُوا أَجِبُونَ إِلَى النَّاسِ وَلَا تَبْغُضُوا نَفْسًا لِيَنْهَكُم.

راوی کا بیان ہے کہ... ہم لوگ منیٰ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے عرض کیا:

”اے فرزند رسول! ہم لوگ یہاں سے جا رہے ہیں۔ جتنا آپ کی ہم نشینی میں بیٹھا چاہتے تھے وہ تو ممکن نہیں ہے۔ البتہ آپ ہمیں کچھ نصیحت فرمائیے، تو امام علیہ السلام نے فرمایا:

”تم لوگوں پر فرض ہے کہ خدا کی خاطر تقویٰ اختیار کرو، سچی بات کہنا، امانت ادا کرنا، جو تم سے ملے اس سے اچھی طرح ملنا، ہر ایک کو سلام کرنا اور کھانا پلانا۔

”اُن“ لوگوں کی مسجدوں میں نماز پڑھنا، اُن کے بیماروں کی عیادت کرنا، ان کے جنازوں کی مشایعت کرنا، کیونکہ میرے پر بزرگوار نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ:

شیعیان اہلبیت جہاں بھی ہوں، اُن میں سب سے اچھے لوگ (ہوتے) ہیں۔ فقہ جاننے والا، ان ہی میں سے اچھی اذان دینے والا، ان ہی میں سے (جماعت قائم ہو تو) امانت کرنے (کے قابل) اُن ہی میں سے، صاحبِ امانت، ان ہی میں سے اور (لوگ) اپنی چیزیں اُسی کے سپرد کرتے ہوں۔

(دیکھو) تم لوگ بھی ایسے ہی ہو۔ لوگوں کے دلوں میں ہماری محبت پیدا کرو۔ ہم سے متنفّر نہ کرنا۔



## شیعوں کی شناخت: عبادت اور سجدوں کے نشان

عَنْ حَمْرَانَ بْنِ أُعَيْنٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدًا فِي بَيْتِهِ إِذْ قَرَعَ قَوْمٌ عَلَيْهِ الْبَابَ.

قَالَ: يَا جَارِيَةُ انْظُرِي مَنْ بِالْبَابِ، فَقَالُوا: قَوْمٌ مِنْ شِيعَتِكَ، فَوَسَّيْنَا عَجَلَانَا حَتَّى كَادَ أَنْ يَفْتَحَ. فَلَمَّا فَتَحَ الْبَابَ، وَلَظَرَ إِلَيْهِمْ، رَجَعَ وَقَالَ:

كُذِّبُوا فَإِنَّ السَّمْتَ فِي الْوُجُوهِ، أَيْنَ أَشْرَ الْعِبَادَةِ؟ أَيْنَ سِيَمَاءُ السُّجُودِ؟ إِنَّمَا شِيعَتُنَا نَعْرِفُونَ الْبِعَادَ تَبَهُمُ وَشَعْبُهُمْ قَدْ خَرَقَتِ الْعِبَادَةَ مِنْهُمْ الْكُفَالُ وَدَخَرَتِ الْغِبَاءُ وَالْمَسَاجِدَ نَحْمُسُ (الْبَطُونُ) ذِكْرُ الشَّفَاءِ قَدْ هَجَبَتِ الْعِبَادَةَ وَجَنُوهُمْ، وَأَخْلَقَ سَمْفَرُ اللَّيَالِي وَقَطَعَ الْهَوَاجِرُ جِثْمَهُمُ الْمَسَاجِدُونَ إِذَا سَكَتَ النَّاسُ وَالْمُصَلِّونَ إِذَا نَامَ النَّاسُ وَالْمَخْرُؤُونَ إِذَا فَرَحَ النَّاسُ، نَعْرِفُونَ بِالنَّهْدِ، كَلَامُهُمُ الرَّحْمَةُ، وَلَسْنَا غُلْمُهُمُ بِالْجَنَّةِ.

حمران بن اعین کی روایت ہے: امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ:

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کچھ لوگوں نے دروازہ کھٹکنا یا تو امام علیہ السلام نے گھر کی خادمہ سے فرمایا کہ دیکھو دروازہ پر کون ہے؟ ان لوگوں نے کہا کیا کہ ہم آپ کے شیعہ (آئے) ہیں۔  
یہ سن کر امام علیہ السلام فوراً ہی باہر تشریف لائے، دروازہ کھول کر انہیں دیکھا اور پیچھے ہٹ گئے۔  
فرمایا: ان لوگوں نے غلط بیانی کی۔

ان کے چہروں پر وہ خصوصیات کہاں ہیں؟۔ عبادت کے آثار کہاں ہیں، سجدوں کے نشان کہاں ہیں؟۔

ہمارے شیعہ تو وہ ہیں:

جو عبادت سے بچانے جائیں۔

(مسل عبادت کرنے سے ان کی ناک پر (مٹی) نشان پڑ جلتے ہیں، ان کی پیشانی بھی خاک آلود

ہوتی ہے اور اعضائے موجود بھی۔

اُن کے پیٹ پیچھے ہوئے، لب خشک اور عبادت سے اُن کے ہیرے متغیر ہوتے ہیں۔  
رائوں کی بیداری اور دن کی تمازت اُن کے جسم کو متاثر کر دیتی ہے۔

جب دنیا کے لوگ (رات کے سنائے میں) خاموش ہوتے ہیں تو (ہمارے شیعہ) تسبیح میں مصروف ہوتے ہیں، جب لوگ سو رہے ہوں تو یہ نماز پڑھتے ہیں۔

جب لوگ دنیاوی (لذت و مسرت میں) ڈوبے ہوئے ہوں تو یہ (خوفِ خدا سے) غمزدہ ہوتے ہیں۔

اپنے زہر اور پارسائی سے پہچانے جاتے ہیں۔

اُن کی گفتگو (زمی و رحمت) اور اُن کی مشغولیت کا اصل محور خدا کی رضا اور جنت ہوتی ہے۔

## صفاتِ امیانی

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ، قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ أَتَرَ لِبُسْبَعَةِ أَشْيَاءَ فَلَهُ مُؤْمِنٌ: الْبَرَاءَةُ مِنَ الْبُغْضِ وَالطَّاعُونَ وَالْأَقْرَابُ وَالْوَلَاةُ وَالْإِيمَانُ بِالسَّجَّةِ وَالْإِسْتِغْلَالُ لِلشَّعَةِ وَتَحْرِيمُ الْجَبْرِ وَالنَّسْجِ عَلَى الْخَفِيِّينَ۔

عبداللہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔

”جو سات باتوں کا اقرار کرے وہ صاحبِ ایمان ہے:

اصنام اور طاغوت سے بیزاری، ولایت کا اقرار، رجعت پر یقین، عقدِ منقطع کو حرام

سمجھنا، سارماہی کو..... اور (وضو میں) دونوں نوزوں پر مسح کو حرام سمجھنا۔

## دل میں شرآن کی عزت

عَنْ مَسْعُودَةَ بِنِ صَدَاقَةَ عَنْ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ: مَا بَالُ السُّؤْمَنِ أَحَدُثِي بِهِ؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لِأَنَّ عِزَّ الْقُرْآنِ فِي قَلْبِهِ، وَمُخَضَّصَ الْإِيمَانِ فِي صَدْرِهِ، وَهُوَ يُبْذِرُ اللَّهَ

عَزَّوَجَلَّ مُطِيعٌ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ، مُصَدِّقٌ.  
 قِيلَ: فَمَا بَالُ الْمُؤْمِنِ قَدْ يَكُونُ أَشْخَ شَيْءٍ؟  
 قَالَ: لِأَنَّهُ يَكْسِبُ الرِّزْقَ مِنْ جِلْدِهِ، وَمَطْلُبُ الْحُلَالِ عَزِيزٌ، فَلَا يَجِبُ أَنْ يَفَارِقَهُ لِشِدَّةِ  
 مَا يَعْلَمُ مِنْ عُنَى مَطْلَبِهِ، وَإِنْ سَخَتْ لِنَفْسِهِ لَمْ يَضَعْهُ إِلَّا فِي مَوْضِعِهِ.  
 قِيلَ: مَا غَلَامَاتُ الْمُؤْمِنِ؟  
 قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَرْبَعَةٌ: لَوْمَةٌ كَنُومِ النَّعْيِ، وَأَكْلَةٌ كَأَكْلِ الْمَرْضَى، وَبُكَاءُ كِبَاءِ الشَّكْلِ  
 وَتَعَوُّدُهُ كَتَعَوُّدِ الْمَوَالِبِ.

قِيلَ لَهُ: فَمَا بَالُ الْمُؤْمِنِ قَدْ يَكُونُ أَتَّخَ شَيْءٍ؟  
 قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لِيَحْفَظَ فَرْجَهُ عَنْ فُرُوجِ مَا لَا يَحِلُّ لَهُ، وَلِكَيْ لَا يَسِيلَ بِهِ شَهْوَتُهُ هَكَذَا أَوَّلًا  
 هَكَذَا، وَإِذَا ظَفَرَ بِالْحُلَالِ الْتَفَى بِهِ، وَاسْتَفْتَى بِهِ عَنْ غَيْرِهِ.  
 وَقَالَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ: إِنَّ فِي السُّؤْمِ ثَلَاثَ خِصَالٍ لَمْ تَجْمَعْ إِلَّا فِيهِ:  
 عِلْمُهُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِلْمُهُ بِمَنْ يُحِبُّ، وَعِلْمُهُ بِمَنْ يَبْغِضُ.  
 وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ قُوَّةَ الْمُؤْمِنِ فِي قَلْبِهِ، أَلَا تَرَوْنَ أَنَّكُمْ صَبَدْتُمْ وَنَفَثَ ضَعِيفُ الْبَدَنِ  
 خَيْفَ الْجِسْمِ، وَهُوَ يَقْرَأُ النَّبِيلَ وَيَصُومُ النَّفَّارَ.  
 وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْمُؤْمِنُ فِي دِينِهِ أَشَدُّ مِنَ الْجَبَالِ الرَّاسِيَةِ.  
 وَذَلِكَ لِأَنَّ الْجَبَلَ قَدْ يَنْحَتُ مِنْهُ، وَالْمُؤْمِنُ لَا يَقْدِرُ أَحَدٌ أَنْ يَنْحَتَ مِنْ دِينِهِ  
 شَيْئًا وَذَلِكَ لِصَلَةِ دِينِهِ، وَشَجَّةِ عَلَيْهِ.

مسعود بن صدق کی روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا گیا کہ مؤمن میں اتنی شہدی کیوں  
 ہوتی ہے۔؟

فرمایا کہ، کیونکہ اس کے دل میں قرآن کی عزت ہوتی ہے، اس کے سینے میں خالص ایمان ہوتا ہے  
 وہ خدا و رب عالم کی عبادت کرتا ہے، خدا اور اس کے رسول کا اطاعت گزار اور اُن کے کلام کی مکمل تصدیق

کرنے والا ہوتا ہے۔

پوچھا گیا کہ: (بسا اوقات) نجیل کیوں ہوتا ہے؟

فرمایا کہ:۔۔ وہ حلال طریقہ سے رزق کماتا ہے، جبکہ حلال حاصل کرنا (بسا اوقات) بہت دشوار ہوتا ہے تو چونکہ وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ رزق حلال حاصل کرنا کتنا سخت ہے اس لئے اپنے ہاتھ سے اُسے کھانا پسند نہیں کرتا، اور جب سخاوت پر آمادہ ہو تب بھی بے محل خرچ نہیں کرتا۔

پوچھا گیا کہ: علامات مومن کیا ہیں؟

فرمایا: بے چینی کے ساتھ سوتا ہے، بیماروں کی طرح (مختصر) کھانا کھاتا ہے، (خوف خدا سے) اس طرح روتا ہے جیسے کوئی ماں اپنے بیٹے پر روتے اور اس طرح بیٹھے ہیں جیسے کہیں جانے کی جلدی میں ہوں؟ (۹) پوچھا گیا:۔۔ کیا دجہ ہے کہ ”کچھ“ میں نکاح کی خواہش زیادہ ہوتی ہے؟ فرمایا:۔۔ چونکہ وہ ہر قسم کی غلط کاریوں سے اپنا دامن بچاتا ہے اور یہ نہیں چاہتا کہ اس کی خواہشات نفسانی اُسے ادھر ادھر مائل کر دیں (اس لئے نکاح کر لیتا ہے) اور جب اُسے حلال مل جائے تو اسی پر اکتفا کرتا ہے اور اسے پالینے کے بعد دوسروں سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

پھر فرمایا:

”مومن کی تین خصلتیں ہیں، جو ایسی ہی ہوتی ہیں:

(۱) خداوندِ عالم کی مغفرت۔ (۲)۔۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ کس سے محبت کرنی ہے۔ (۳) دشمن کی پہچان۔

فرمایا کہ:۔

”مومن قلب کے اعتبار سے (بہت) مضبوط ہوتا ہے، کیا تم نہیں دیکھتے کہ بدن کے اعتبار سے

کمزور اور جسم کے لحاظ سے لاغر ہونے کے باوجود راتوں کو عبادت میں بسر کرتا ہے دن میں روزہ رکھتا ہے۔

فرمایا کہ:

”مومن اپنے دین (کے معاملے) میں پہاڑ سے زیادہ ثابت قدم ہوتا ہے:۔۔ کیونکہ پہاڑ سے تو



بعض اوقات کچھ حصہ تراش لیا جاتا ہے، لیکن کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ مومن کے دین کا کوئی حصہ تراش لے (کم کر دے) اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے دین کو بہت زیادہ سنبھال کر، اور حفاظت رکھتا ہے۔ (نہم)



### مسلمان، مہاجر، مومن

وَبِعِذِّ الْأَمْسَلِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: أَلَا أُفَبِّتُكُمْ لِمَ نَبِيِّ الْمُنُونِ مُؤْمِنًا؟ لِإِثْمَانِ النَّاسِ إِيَّاهُ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ. أَلَا أُفَبِّتُكُمْ مِنَ الْمُسْلِمِ؛ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ خِدَاةٍ وَلِسَانِهِ. أَلَا أُفَبِّتُكُمْ بِالنُّهَاجِ؟ النُّهَاجُ مَنْ هَجَرَ الشَّيْئَاتِ وَمَا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

حضور اکرمؐ نے فرمایا،

”کیا میں تم لوگوں کو یہ نہ بتاؤں کہ مومن کو مومن کس بنا پر کہا گیا ہے؟۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کے جان و مال کو اس کی طرف سے امن و امان حاصل ہے۔

”کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ مسلمان کون ہے؟۔ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے انسان محفوظ ہو۔

”کیا میں تم لوگوں کو یہ نہ بتاؤں کہ مہاجر کون ہے؟۔ وہ جو برائیوں اور خدا کی حرام کی ہوتی چیزوں کو چھوڑ دے۔

### نیکی سے خوش ہونے والا

وَبِعِذِّ الْأَمْسَلِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: مَنْ سَاءَتْهُ سَيِّئَةٌ وَسَيِّئَةٌ حَسَنَةٌ فَهُوَ مُؤْمِنٌ.

نیز آنحضرتؐ نے فرمایا،

”جس شخص کو برائی سے تکلیف پہنچے اور نیکی سے خوشی محسوس ہو، وہ مومن ہے۔



عَنْ جَنَابِ الْوَاسِطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا أَتَيْحُ بِالْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ لَهُ رَغْبَةٌ مِثْلَ ذِهِ .

جناب واسطی کی روایت ہے : امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ :  
”مومن کیلئے کتنی بُری بات ہے کہ اُسے کوئی ایسی خواہش ہو جو اسے سوا کچھ دے !!“

### فولاد سے زیادہ قوی

عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ أَشَدُّ مِنْ نُزْرِ الْحَدِيدِ .  
إِنَّ الْحَدِيدَ إِذَا أُدْخِلَ السَّارَتَيْنِ ، وَأَنَّ الْمُؤْمِنَ لَوْ قُتِلَ شَمٌّ ، شَيْءٌ شَمٌّ قَبْلَ لَمْ يَتَغَيَّرْ قَلْبُهُ .  
امام جعفر صادقؑ نے فرمایا : مومن .. فولاد سے زیادہ قوی ہے کہ لوگ میں ڈال دیا جائے تو بدل جائے گا ،  
لیکن مومن کو قتل کیا جائے ۔ آہ سے حیر دیا جائے ، پھر قتل کر دیا جائے ، تب بھی اس کے دل (کی  
حالت تبدیل نہیں ہوگی) وہ مومن ہی رہے گا

### سب کی اصل ایک ہے

عَنِ الْمُفْقَلِ ، قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ اللَّهَ بَارَكَ وَمَعَالَى خَلْقِ السُّنُونِيِّينَ  
مِنْ أَضِلِّ وَاجِدٍ ، لَا يَدُ خُلِّ فِيهِمْ ، وَاجِلٌ ، وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ خَلْقٌ سَلَمٌ ، وَاللَّهُ يَمَثُلُ الْمَاءِ مِنَ الْجَسَدِ ، وَمَثَلُ  
الْأَصَابِ فِي الْكَتَبِ ، فَمَنْ رَأَيْتُمْ يُجَابِلُ ذَلِكَ فَاسْتَفِدَّ وَعَلَيْهِ بَنَاتُ آتِهِ مُنَافِقٍ .

مفقّل کی روایت ہے : امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے :  
خداوندِ عالم نے مومنین کو ایک اصل سے پیدا کیا ہے اُن میں نہ کوئی باہر سے داخل ہو سکتا ہے  
نہ اندر سے باہر نکل سکتا ہے ۔

ان کی مثال ایسی ہے جیسے جسمِ دسریا انگلیاں اور ہتھیلیاں (جو ایک دوسرے سے ہمیشہ  
جڑی ہوئی ہیں) اگر کسی کو اس سے مختلف پاؤ تو سمجھ لو کہ وہ منافق ہے ۔



## سر دی مومن کیلئے بہار کا زمانہ ہے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:

الْبُشْرَاءُ رُبَّيْحُ الْمُؤْمِنِ، يُطَوَّلُ فِيهِ لَيْلُهُ فَيَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى قِيَامِهِ -

سیمان دہلی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”سر دی کا زمانہ، مومن کیلئے موسم بہار ہے، جس کی رات لمبی ہوتی ہے اور اُسے (دیر تک نماز

پڑھنے میں مدد ملتی ہے۔

## دُنیا کی آزمائشیں

عَنْ مَعْلُومَةٍ بِنْتِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ اللَّهَ لَمْ يُؤْمِنِ الْمُؤْمِنِ

مِنْ بَلَاءِ الدُّنْيَا، وَلَكِنْ آمَنَهُ مِنَ الْعَنَى فِي الْآخِرَةِ، وَمِنْ الشَّقَاءِ يُخَيِّئُ عَنِ الْبَصَرِ -

معاویہ بن عمار کی روایت ہے: امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ

”خداوندِ عالم نے مومن کو دنیا کی آزمائشوں سے محفوظ نہیں قرار دیا ہے، البتہ اُسے آخرت

کی نایدانی اور شقاوت سے یعنی اندھے پن سے محفوظ رکھا ہے۔

## ہمیرا بھیری

عَنْ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْمُؤْمِنُ لَا يَكُونُ

مُحَارَفًا -

سعید بن غزوآن کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:

”مومن ہمیرا بھیری نہ ہونے والا نہیں ہوتا۔



## امیانی صفات

عَنِ الصَّالِحِ بْنِ مِثْمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ امْتَكُنَّ خِصَالَ الْإِيمَانِ :

مَنْ صَبَرَ عَلَى الظُّلْمِ، وَكُتِّمَ غَيْظُهُ وَاسْتَسَبَّ وَعَفَا، كَانَ مِمَّنْ يُدْخِلُهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ، وَشَفَّعَ فِي مِثْلِ رُبْعِيَّةٍ وَمُضَى.

صالح بن میثم کی روایت ہے امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ :

”جس شخص میں تین باتیں ہوں اُس کے اندر ایمان کی صفات کامل ہیں :

(۱) جو ظلم پر صبر کرے (۲) غصہ کو پی جائے (۳) خدا سے اجر کی امید رکھتے ہوئے معاف کر دے، تو یہ اُن لوگوں میں سے ہے جنہیں خداوندِ عالم جنت میں داخل کرے گا اور ربیعہ و مضر کے برابر اس کی سفارش قبول کرے گا۔

## آزمائشوں پر صبر

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَنْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ حَتَّى تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ، وَحَتَّى تَعْدُوا النِّجْمَةَ الرَّجَاءِ مُصِيبَةً، وَذَلِكَ أَنَّ الصَّبْرَ عَلَى النَّيِّبِ أَفْضَلُ مِنَ الْعَافِيَةِ عِنْدَ الرَّجَاءِ.

زید کی روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا :

”تم لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے، جب تک کہ (لوگ تمہاری) امانت پر اطمینان نہ رہ رہتے ہوں، اور قاسم البالی کو بھی (ایک طرح کی) مصیبت نہ سمجھنے لگو۔

کیونکہ آزمائش پر صبر کرنا خوشحالی (دفعہ البالی) کی عافیت سے افضل ہے۔



## مومن کے آداب اخلاق

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ زَيْلِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: صِفَ لِي الْمُؤْمِنَ.  
قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْمُؤْمِنُ قُوَّةٌ فِي دِينٍ، وَحُزْمٌ فِي لَبِئٍ، وَاسْتِدَانٌ فِي لَبِئَتَيْنِ، وَحِرْصٌ فِي  
فَقِيهِ، وَنَشَاطٌ فِي هَدًى، وَبِرٌّ فِي اسْتِقَامَةٍ، وَاعْمَاضٌ فِي شَمُوءَةٍ، وَعِلْمٌ فِي حِلْمٍ، وَلَيْسَ فِي  
رَفْقٍ، وَسَخَاءٌ فِي حَقٍّ، وَقَصْدٌ فِي غِنًى، وَجَمَلٌ فِي فَاقَةٍ، وَعَفْوٌ فِي قَذَرٍ، وَطَاعَةٌ فِي تَصْنِيعَةٍ،  
وَوَرَعٌ فِي رَغْبَةٍ، وَحِرْصٌ فِي جَهَادٍ، وَصَلَاةٌ فِي شُغْلٍ، وَصَبْرٌ فِي شَتَّى. وَفِي الْفَرَاهِزِ وَتَوَرُّوهُ فِي  
الْمَكَارِهِ مَبْنُوءٌ، وَفِي الرَّجَاءِ شُكُورٌ، لَا يَغْتَابُ وَلَا يَتَكَبَّرُ وَلَا يَنْبَحُ، وَإِنْ بُعِيَ عَلَيْهِ صَبْرٌ، وَلَا يَطْلُعُ  
الرَّحِمُ، وَلَيْسَ بِزَاهٍ، وَلَا نَفْظٌ وَلَا غِلَظٌ، وَلَا يَسْبِقُهُ لَظَرٌ، وَلَا تَفْضِخُهُ بَطْنُهُ، وَلَا يَغْلِبُهُ فَرْحُهُ،  
وَلَا يَحْسُدُ النَّاسَ.

وَلَا يُفْتِرُ وَلَا يُبَدِّرُ وَلَا يُبَيِّنُ بِلَالٍ لِقَتْمِهِ. يَسْفَرُ الْمَظْلُومَ وَيُنِجِمُ الْمُسَاكِينَ، لَفْسُهُ مِنْهُ فِي عِزِّهِ وَالنَّاسُ  
مِنْهُ فِي رَاحَةٍ. لَا يُرْغَبُ فِي عِزِّ الدُّنْيَا وَلَا يُفْرَعُ مِنْ مِمَّا لِيَ النَّاسِ. لِلنَّاسِ هَمٌّ قَدْ أَقْبَلُوا  
عَلَيْهِ وَلَهُ هَمٌّ قَدْ شَعَلَهُ لَا يُرَى فِي جِلْمِهِ لَفْسٌ وَلَا فِي رَأْيِهِ وَهْنٌ وَلَا فِي دُنْيِهِ ضِيَاءٌ يُرْسَدُ مَنْ  
انْتَشَارَهُ وَيُسَاعِدُ مَنْ سَاعَدَهُ وَيُكَيِّعُ عَنِ الْبَطْلِ وَالْخِيَارِ وَالْجَهْلِ فَخَذَ بِهِ صِفَةُ الْمُؤْمِنِ -  
ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے گزارش کی کہ مومن کی صفات بیان کیجئے تو فرمایا:  
مومن :-

دین کے معاملے میں بہت مضبوط — دانشمندی کے ساتھ نرم دل — اُس کا ایمان یقین سے ہم آہنگ — فہم و فراست کی طمع رکھنے والا — ہدایت کی راہ پر انبساط کے ساتھ گامزن۔ نیکی کے ساتھ استقامت کا مالک — نرمی کے باوجود ہوشیار — حق کی راہ میں سخاوت کرنے والا — تو نگری میں بھی میاں روی اختیار کرنے والا — تنگدستی کے باوجود خود دار — قدرت رکھنے کے باوجود معاف کر دینے والا — اخلاص کے ساتھ اطاعت پروردگار کرنے والا — دنیا کی رغبت ہونے کے باوجود پرہیزگاری اختیار کرنے والا — جہاد کا بہت زیادہ مشتاق — اہٹاک

کے ساتھ نماز ادا کرنے والا — انتہائی مشکل حالات میں بھی باوقار نظر آنے والا — ناپسندیدہ باتوں کو برداشت کر لینے والا — خوشحالی میں (خدا کا) بہت زیادہ شکر ادا کرنے والا۔

غیبت نہیں کرتا — تکبر نہیں کرتا — بغاوت نہیں کرتا — اگر اس کے خلاف بغاوت کی جائے تب بھی صبر کرتا ہے — قطع رحم نہیں کرتا — سستی دکاٹی کرنے والا یا درشت خو و تند مزاج نہیں ہوتا — اس کی نظر اس پر سبقت نہیں لے جاسکتی — اس کا شکم اُسے رسوا نہیں کر سکتا۔ اس کی خواہش نفس اُس پر غلبہ حاصل نہیں کر سکتی — اور وہ لوگوں سے حسد نہیں کرتا۔ نہ کجھوسی کرتا ہے نہ فضول خرچی و اسراف، بلکہ میاں روئی اختیار کرتا ہے۔

مظلوم کی مدد کرتا ہے، مسکینوں پر رحم کرتا ہے۔

وہ اپنی ذات پر بہت سختیاں ڈالتا ہے، لیکن لوگوں کو اس کی طرف سے راحت دہی پہنچتی ہے۔

دنیاوی شان و شوکت کی اُسے رغبت نہیں ہوتی اور نہ لوگوں کی ہولناکیوں سے خوفزدہ ہوتا ہے۔

لوگوں کے اپنے شوق ہیں جن کی طرف وہ آگے بڑھے جا رہے ہیں، جبکہ اس کا (آخرت کا) شوق اُسے کسی اور طرف مائل نہیں ہونے دیتا۔

اس کے حلم و بردباری میں نقصان نہیں دکھائی دے گا، نہ اس کی راستے میں کمزوری ملے گی، اور نہ وہ اپنے دین کو برباد ہونے دے گا۔

جو اس سے مشورہ طلب کرے اس کی رہنمائی کرتا ہے — مدد کرنے والوں کے ساتھ تعاون کرتا ہے اور خلاف حقیقت، لہو باتوں اور جہالت کے کنارہ کش رہتا ہے۔

**سب اس سے خائف؛ وہ کسی سے خوفزدہ نہیں**

عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي عَنِدٍ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:

إِنَّ الْمُؤْمِنَ مَنْ يَخَافُهُ كُلُّ شَيْءٍ ذَلَّكَ أَنَّهُ عَزَمْتُ فِي دِينِ اللَّهِ، وَلَا يَخَافُ مِنْ شَيْءٍ، وَهُوَ عَلَامَةُ كُلِّ مُؤْمِنٍ.

ابوالعلاء کی روایت ہے: امام جعفر صادق سے منقول ہے:



مومن — سے ہر شے ڈرتی ہے، کیونکہ وہ خدا کے دین میں مضبوطی پر ہے، وہ کسی سے خوفزدہ نہیں ہوتا۔ یہ ہر مومن کی علامت ہے۔



عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَالِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَخْشَعُ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ۔

ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا كَانَ مُخْلِصًا قَلْبَهُ لِلَّهِ أَخَافَ اللَّهُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ، وَحَتَّى هَوَامُ الْأَرْضِ وَسَبَا عَهَا وَطَيْرُ السَّمَاءِ۔

صفوان جمال کہتے ہیں امام علیہ السلام نے فرمایا،  
”مومن کی ہیبت ہر چیز پر ہوتی ہے۔“

سچر فرمایا:۔ اگر اُس کے قلب میں خدا کیلئے (کامل) خلاص ہو تو خداوندِ عالم ہر شے کے دل میں حتیٰ کہ زمین کے حشرات، درندوں اور آسمان کے پرندوں میں اس کا خوف جاگزیں کر دے۔



### ستاروں جیسی چمک

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُوسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ نَسَلَ عَنْ أَهْلِ السَّمَاءِ أَهْلَ يَرُونَ أَهْلَ الْأَرْضِ؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا يَرُونَ إِلَّا الْمُؤْمِنِينَ لِأَنَّ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ نُورٍ كُنُوزِ الْكَوْكَبِ۔  
قِيلَ: فَمَنْ يَرُونَ أَهْلَ الْأَرْضِ؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا يَرُونَ نُورَكَ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَ۔

ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَكُلُّ مُؤْمِنٌ خَمْسِينَ سَاعَاتٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَشْفَعُ فِيهَا۔

عمر بن موسیٰ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ کیا ۵۲ ستاروں میں ہندو اے زمین والوں کو دیکھتے ہیں؟

فرمایا کہ صرف ماجلان ایمان کو دیکھتے ہیں، کیونکہ مومن کا نور ستاروں کی روشنی جیسا ہے۔  
 کسی نے پوچھا: کیا وہ انھیں دیکھ سکتے ہیں؟  
 فرمایا: ”نہیں۔ صرف مومن کا رخ جس طرف ہو اس کا نور دیکھتے ہیں۔  
 (نیز یہ بھی) فرمایا کہ: ”قیامت کے دن ہر مومن کو پانچ ساعیتیں (ایسی طیس گی جن میں) وہ  
 سفارش کر سکے گا۔

### دُشمن کی معصیت!

عَنْ زَيْدِ الْقُدِّسِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:  
 كَفَى الْمُؤْمِنُ مِنَ اللَّهِ لَفْظًا أَنْ يَسْرِىَ عَدُوًّا لَا يَمْلِكُ بِمَعَاصِي اللَّهِ.  
 زیاد قندی کی روایت ہے: امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:  
 ”الہی نصرت کے طور پر، مومن کیلئے یہ بات بھی کافی ہے کہ اپنے دشمن کو خدا کی نافرمانی  
 کرتے ہوئے دیکھے۔

### مومن، مذموم صفات پاک ہے

عَنِ الْحَارِثِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:  
 لَا يُؤْمِنُ رَجُلٌ فِيهِ الشَّحُّ، وَالْحَدُّ، وَالْجُبْنُ. وَلَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ جَانًا وَلَا شَحِيحًا  
 وَلَا حَرِيصًا.  
 حارثی کا بیان ہے کہ امام جعفر صادقؑ علیہ السلام نے فرمایا ہے:  
 ”مومن میں کنجوسی، حسد اور بزدلی نہیں ہوتی، مومن بزدل، بخیل اور لاپبی  
 نہیں ہوتا۔



## اس کی صداقت

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعُطَّارُ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ:

الْمُؤْمِنُ أَصْدَقُ عَلَى نَفْسِهِ مِنْ سَبْعِينَ مُؤْمِنًا عَلَيْهِ.

امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:

”ستر، مومن جتنی تصدیق کر سکتے ہیں۔ مومن اپنی ذات کے بارے میں اُس سے زیادہ سچا ہوتا ہے۔“



## خدا، رسول اور مصلیٰ رسول کا پرکار

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الذُّلَيْفَاتِ مَوْلَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا النُّحَيْسِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ:

لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا حَتَّى تَكُونَ فِيهِ ثَلَاثُ خِصَالٍ: سُنَّةٌ مِنْ رَبِّهِ، وَسُنَّةٌ مِنْ نَبِيِّهِ، وَسُنَّةٌ مِنْ وَلِيِّهِ.

فَالسُّنَّةُ مِنْ رَبِّهِ كَمَا مَنْ بَيَّرَهُ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى عَيْنِهِ أَحَدًا) إِلَّا مَنْ ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ.

وَأَمَّا السُّنَّةُ مِنْ نَبِيِّهِ فَمَدَارَةُ النَّاسِ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ (مَرْبِيَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِمَدَارَةِ النَّاسِ، فَقَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ: (خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ) وَأَمَّا السُّنَّةُ مِنْ وَلِيِّهِ فَالصَّبْرُ عَلَى الْبِئْسَاءِ وَالْقِسْرَاءِ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: (وَالصَّابِرِينَ فِي الْبِئْسَاءِ وَالْقِسْرَاءِ)

حادثہ من دلہات کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

مومن اُس وقت ممکن ہو سکتا ہے جب اُس میں تین خصوصیات ہوں :

”ایک عادت اپنے خدا کی - ایک سیرت اپنے رسول کی - ایک طریقہ اپنے (امام) ولی (خدا) کا۔

(۱) اپنے خدا کی : راز کو چھپانے کی عادت (اس میں ہونی چاہیئے - ارشاد و قدرت ہے :

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ (وہ عالم الغیب ہے اپنے غیب سے کسی کو باخبر نہیں کرتا سوائے اُس رسول کے جسے وہ پسند کرے)

(۲) - اپنے نبی کی - لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کی - سیرت اُسے اپنی چاہیئے، کیونکہ خداوند عالم نے حضور اکرمؐ سے فرمایا ہے :

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْضِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ (عفو سے کام لیں، نیکی کا حکم دیں، اور جاہلوں سے درگزر کریں۔

(۳) - اپنے (امام برحق) ولی (خدا) - کا سختیوں اور مشکلات میں صبر کا طریقہ اپنا نا چاہیئے۔

جیسا کہ ارشاد و قدرت ہے :

وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرِّاءِ أَوْرَثْنَا (اور مشکلات اور شدائد میں صبر کرنے والے)



## نیکی اور بدی کا ارادہ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَابِغٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ :

سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَلَائِكَةِ يَعْلَمَانِ بِالذَّنْبِ إِذَا أَرَادَ الْعَبْدُ أَنْ يَفْعَلَهُ أَوْ بِالْحَسَنَةِ ؟

قَالَ : فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَفَرِيحُ الْكَفِيفِ وَالطَّيِّبِ عِنْدَكَ وَاحِدَةٌ قَالَ : قُلْتُ :

لَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا هَمَّ بِالْحَسَنَةِ خَرَجَ نَفْسُهُ طَيْبَ الرُّوحِ فَقَالَ صَاحِبُ الْمِيزَانِ

لِصَاحِبِ الشِّمَالِ : قِفْ فَإِنَّهُ قَدْ هَمَّ بِالْحَسَنَةِ فَإِذَا هُوَ فَعَلَهَا كَانَ لِسَانُهُ قَلَمُهُ وَرِيقُهُ مِدَادُهُ فَيُثَبِّتُهَا عَلَيْهِ -

وَإِذَا هَمَّ بِالسَّيِّئَةِ خَرَجَ نَفْسُهُ مُتَسِنَ السَّيِّئِ ، فَيَقُولُ صَاحِبُ الشِّمَالِ لِصَاحِبِ الْمِيزَانِ : قِفْ فَإِنَّهُ

قَدْ هَمَّ بِالسَّيِّئَةِ - فَإِذَا هُوَ فَعَلَهَا كَانَ لِسَانُهُ قَلَمُهُ وَرِيقُهُ مِدَادُهُ فَيُثَبِّتُهَا عَلَيْهِ -

عبداللہ بن موسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے پدر بزرگوار (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے کرانا کا تین کے بارے میں پوچھا کہ جب بندہ نیکی یا بدی کا ارادہ کرے تو انھیں (کیسے علم ہوتا ہے؟) امام نے فرمایا: (یہ بات) کیا بدلو اور خوشبو تمہارے نزدیک یکساں ہیں؟  
کہا:۔۔ نہیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: جب بندہ کسی کا خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی سانس سے (ایسی) خوشبو نکلتی ہے کہ داہنی طرف والا فرشتہ بائیں طرف والے فرشتے سے کہتا ہے کہ:  
”ٹھہرو۔“ اس شخص نے کا خیر کا ارادہ کیا ہے، پھر جب وہ شخص اس کام کو انجام دے دے تو اس کی زبان قلم کا کام دیتی ہے اور لعاب ذہن روشنائی کا، جس سے وہ فرشتہ اُسے لکھ لیتا ہے۔  
اور اگر بُرائی کا ارادہ کرے تو اس کی سانس کے ساتھ بدبو نکلتی ہے تو بائیں طرف والا فرشتہ داہنی طرف والے سے کہتا ہے:

”ٹھہرو۔“ اس شخص نے بُرائی کا ارادہ کیا ہے۔  
پھر اگر وہ اسے کر گذرے تو اس کی زبان قلم کا، اور لعاب ذہن روشنائی کا کام دیتا ہے اور فرشتہ اسے لکھ لیتا ہے۔

## نیک بندے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَغَيْرِهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ:  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَنْ خَيْرِ الْعِبَادِ، فَقَالَ:  
الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا، وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا، وَإِذَا أُعْطُوا شَكَرُوا، وَإِذَا أُبْشِرُوا  
صَبَرُوا، وَإِذَا غُصِبُوا غَفَرُوا.

محمد بن مسلم کی روایت ہے: امام محمد باقر سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا سے اللہ کے نیک  
بہت اچھے بندوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا:  
”یہ وہ ہیں کہ جب کوئی عمل خیر انجام دیں تو خوشی محسوس کریں، کوئی کوتاہی سرزد ہو جائے تو مغفرت  
کی دعا مانگیں، اگر انہیں (قدرت کی طرف سے) عطا کیا جائے تو شکر ادا کریں، آزمائش میں ڈالے جائیں  
تو صبر کریں اور جس سے ناراض ہوں (اسے) معاف کر دیں۔“

## امیر المومنینؑ کی ولایت

عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ سَيَّارٌ عَنْ أَبِي نَيْمٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ  
بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، قَالَ:  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ ذَاتَ يَوْمٍ:  
يَا عَبْدَ اللَّهِ أَحَبُّ فِي اللَّهِ وَالْغَضِّ فِي اللَّهِ وَوَالٍ فِي اللَّهِ وَعَاوِي فِي اللَّهِ فَإِنَّكَ لَا تَمُوتُ وَلَا مِيتَةً  
إِلَّا بِذَلِكَ وَلَا يَجِدُ رَجُلٌ طَعْمَ الْإِيمَانِ وَإِنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ وَصِيَامُهُ حَتَّى يَكُونَ كَذَلِكَ  
وَقَدْ صَارَتْ مُوَاحَاةَ النَّاسِ فِي يَوْمِكُمْ هَذَا أَكْثَرَ هَافٍ الدُّنْيَا عَلَيْهَا سَوَادُونَ وَعَلَيْهَا بَيِّنَاتُ غَفَرُونَ  
وَذَلِكَ لَا يَغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ: وَكَفَيْ لِي أَنْ أَعْلَمَ فِي قَدْ وَالْيَتِ وَعَادِيَتْ  
فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ فَمَنْ وَلِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى أُوَالِيَهُ وَمَنْ عَدُوُّهُ حَتَّى أَعَاوِيَهُ؟ فَأشارَ  
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: أَسَرَّيْ هَذَا؟ فَقَالَ: بَلَى —



فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلِيَّ هَذَا وَلِيَّ اللَّهِ فَوَالِ اللَّهِ؛ وَعَدُّ هَذَا عَدُّ اللَّهِ فَعَادَ.

وَوَالِ وَلِيَّ هَذَا وَلَوْ أَنَّهُ قَاتَلَ أَبْنَيْكَ دَوَّلَكَ وَعَادَ عَدُوَّ هَذَا وَلَوْ أَنَّهُ الْبُؤْسُ دَوَّلَكَ

محمد بن یسار کی روایت ہے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضور اکرمؐ نے ایک روز اپنے ایک صحابی سے ارشاد فرمایا:

”اے بندہ خدا۔ (لوگوں سے بس) خدا کی خاطر محبت کرنا اور اللہ ہی کی خاطر (کسی سے) ناراض ہونا۔ ولایت رکھنا تو اللہ کی خاطر (اور کسی سے) عداوت رکھنا تو اللہ کی خاطر۔

کیونکہ صرف اسی طرح خدا کی محبت حاصل کر سکتے ہو۔ اور کوئی شخص چاہے بکثرت نمازیں پڑھتا ہو۔ روزے رکھتا ہو، لیکن وہ ایمان کا ذائقہ اس وقت تک نہیں پاسکتا جب تک اس میں یہ صفت نہ ہو۔

آج کل لوگوں کے درمیان رشتہ اخوت زیادہ تر دنیا داری کیلئے ہو گیا ہے، اسی کی خاطر ایک دوسرے سے محبت بھی کرتے ہیں، باہمی ناراضگی بھی پیدا کرتے ہیں، جب کہ یہ بات پیش پروردگار کوئی افادیت نہیں رکھتی۔ اُس شخص نے پوچھا:

میں کس طرح سمجھوں کہ میں نے خدا ہی کی خاطر کسی سے محبت کی ہے، اور اُسی کی خاطر کسی سے ناراض ہوا ہوں؟ (آپ ہی بتائیے) وہ دلی خدا کو ہے کہ میں اُس کی ولایت (کا دم بھروں) اور اس کا دشمن کون ہے جس سے عداوت رکھوں؟

یہ سن کر حضرت رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

”تم ان کو دیکھ رہے ہو؟

اُس نے کہا: ”جی ہاں۔

آپؐ نے فرمایا:۔ بس ان کا دوست خدا کا دوست ہے اُس سے محبت کرنا، اور ان کا دشمن خدا کا دشمن ہے اس سے عداوت رکھنا، اور ان کے چاہنے والے سے محبت کرنا چاہے وہ تمہارے باپ بیٹے کا قاتل اور ان کے دشمن سے دشمنی رکھنا چاہے وہ تمہارا باپ اور بیٹا ہی کیوں نہ ہو!



## دین والوں کی علامتیں

عَنْ أَبِي بصيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أُمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ  
لِلْأَهْلِ الدِّينِ عِلَامَاتٍ يُعْرِفُونَ بِهَا: صِدْقُ الْحَدِيثِ وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ وَالْوَفَاءُ بِالْعَهْدِ وَقِلَّةُ الْفَخْرِ  
وَالْخَجَلُ وَصِلَةُ الرَّجِمِ وَرَحْمَةُ الضَّعْفَاءِ وَقِلَّةُ الْمَوَاتَاةِ لِلنِّسَاءِ وَبَذَلُ السُّخْرُوفِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ  
وَسِعَةُ الْخُلُقِ وَاتِّبَاعُ الْعِلْمِ وَمَا يَقْتَرِبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ طُوبَى لِمَنْ وَحْنٌ مَأْيٍ -  
و"طُوبَى" شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ، أَصْلُهَا فِي دَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَلَيْسَ مِنْ مُؤْمِنٍ  
إِلَّا وَفِي دَارِهِ عَصْنٌ مِنْهَا، لَا يَخْطُرُ عَلَى قَلْبِهِ شَيْءٌ إِلَّا آتَاهُ ذَلِكَ الْعَصْنُ بِهِ -  
وَلَوْ أَنَّ رَأْسًا مُجَدًّا سَارَ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَمْ يُخْرِجْ مِنْهَا - وَلَوْ صَارَ فِي أَسْفَلِهَا غُرَابٌ  
مَا بَلَغَ أَغْلَاهَا حَتَّى يَسْقُطَ هَرَمًا، إِلَّا فِي هَذَا فَارْعَبُوا -

إِنَّ السُّؤْمَانَ لَنَفْسُهُ مِنْهُ فِي شُغْلٍ وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ إِذَا جَنَدَ اللَّيْلُ أَنْ تَرَشَّ وَجْهَهُ  
وَسَجَدَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَكَارِمِ بَدَنِهِ يُنَاجِي الذِّمِّيَّ خَلْقَهُ فِي فَكَاكِ رَقَبَتِهِ - أَلَا هَكَذَا أَنْكُورُوا -  
ابو بصیر کی روایت ہے: امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے  
فرمایا ہے:

”دنیاداروں کی کچھ علامتیں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں:

”گفتار کی صداقت، ادا کی امانت، عہد و پیمان کو پورا کرنا، فخر و مباہلات (بہت کم) کرنا، طبیعت  
میں حیا و انکساری، صلہ رحم، کمزوروں کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا، عورتوں کے پاس کم آنا جانا، لوگوں  
کے ساتھ زیادہ سے زیادہ حسن سلوک، خوش اخلاقی، اخلاق کی ہر گہری، علم و دانش - اور ہر اس بات  
کی پیروی جو خداوند عالم سے نزدیک کرنے والی ہو۔

خوشا بحال یہ لوگ، اور ان کا اچھا انجام - اس کے بعد طوبی کی فضیلت بیان کرنے کے بعد ارشاد

فرمایا:

”مومن کا نفس تو مصروف کار رہتا ہے لیکن لوگوں کو اس کی طرف سے اطمینان و سکون دیتا ہے۔

جب رات چھا جاتی ہے، تو وہ اپنے پرے کو (ہی) اپنا بستر قرار دے کر اپنے جسم کے معزز حصوں کو سجدہ خالق میں مشغول کر دیتا ہے  
 جس پر پاک پروردگار) نے اسے پیدا کیا ہے اس سے درخواست کرتا ہے کہ اُسے آتشِ جہنم سے نجات عطا کرے !  
 (دیکھو)۔ تم لوگ ایسے ہی بن جاؤ۔

## اخلاقِ کریمیانہ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :  
 إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَصَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِمُكْرَمِ الْأَخْلَاقِ فَأَمَّا مَنْ  
 أُلْفِسَكُمْ فَإِنَّ كَانَتْ فِيكُمْ فَأَحْبِدُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَارْغَبُوا إِلَيْهِ فِي الرِّيَازَةِ مِنْهَا .  
 فَذَكَرَهَا عَشْرَةً : الْيَقِينَ ، وَالْمَنَاعَةَ ، وَالصَّبْرَ ، وَالشُّكْرَ ، وَالْحِلْمَ ، وَحُسْنَ الْخُلُقِ ، وَالنَّيْبِرَةَ ،  
 وَالشَّجَاعَةَ ، وَالنُّزُوَّةَ .

عبداللہ بن مسکان سے منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا :  
 ”خداوندِ عالم نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اخلاقِ کریمیانہ سے نوازا ہے۔  
 اب تم لوگوں کو چاہیے کہ (اپنا امتحان لو۔ اگر یہ خوبیاں تمہارے اندر ہوں تو خدا کا شکر ادا کرو اور  
 ان میں اضافہ کی درخواست کرو۔

اس کے بعد امام نے دس باتوں کا ذکر کیا۔

یقین • قناعت • صبر • شکر • حلم و بردباری • خوش اخلاقی • سخاوت •  
 غیرت • بہادری اور • مروت ۔



## حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں جناب عبدالعظیم کی حاضری

عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ، قَالَ: وَخَلْتُ عَلَى سَيِّدِي عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ الصَّادِقِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَلَمَّا الْبَصُرُ نِي قَالَ لِي: مَرْحَبًا بِكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَنْتَ وَلَدُنَا حَقًّا. قَالَ: قُلْتُ: يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُعْرِضَ عَلَيْكَ دِينِي، فَإِنْ كَانَ مُرْضِيًا أَتَيْتُكَ عَلَيْهِ حَتَّى آتِي اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: هَاتِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ. قُلْتُ إِنِّي أَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَاحِدٌ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ خَارِجٌ مِنَ الْحَدِّينِ حَدِّ الْإِبْطَالِ وَحَدِّ التَّشْبِيهِ وَإِنَّهُ لَيْسَ بِجِسْمٍ وَلَا صُورَةٍ وَلَا عَرَضٍ وَلَا جَوْهَرٍ.

بَلْ هُوَ جَلٌّ ذِكْرُهُ مُجَسِّمُ الْأَجْسَامِ، وَمُصَوِّرُ الصُّورِ وَخَالِقُ الْأَعْرَاضِ وَالْجَوَاهِرِ وَرَبُّ كُلِّ شَيْءٍ، وَمَالِكُهُ وَجَاعِلُهُ وَمُخَدِّثُهُ. وَإِنَّهُ حَكِيمٌ لَا يَفْعَلُ الْفَسِيحَ وَلَا يَجْعَلُ بِالْوَاجِبِ وَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، فَلَا نَبِيَّ بَعْدَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنْ شِئْنَاهُ خَاتَمَةُ الشَّيْءِ رَاضٍ، فَلَا شَيْءَ رُبِّيَّةَ بَعْدَ هَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَأَقُولُ: إِنَّ الْإِلَهَ وَالْخَلِيفَةَ وَوَلِيَّ الْأُمْرِ بَعْدَهُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، ثُمَّ الْحَسَنُ، ثُمَّ الْحُسَيْنُ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، ثُمَّ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ، ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى، ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، ثُمَّ أَنْتَ يَا مَوْلَايَ. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَمَنْ بَعْدِي الْحَسَنُ ابْنِي فَكَيْفَ لِلنَّاسِ بِالْخُلَفَاءِ مِنْ بَعْدِهِ؟

قَالَ: قُلْتُ: وَكَيْفَ ذَلِكَ يَا مَوْلَايَ؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لِأَنَّهُ لَا يُرَى شَخْصُهُ وَلَا يُجَلُّ ذِكْرُهُ بِإِسْبَاحٍ، حَتَّى يُخْرِجَ فِيمَا الْأَوْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مِلَّيْتُ ظُلْمًا وَجَوْرًا.

قَالَ: قُلْتُ: أَفَرَرْتُ، وَأَقُولُ: إِنَّ وَلِيَّهُمْ وَلِيُّ اللَّهِ، وَعَدُوَّهُمْ عَدُوُّ اللَّهِ، وَطَاعَتُهُمْ

طَاعَةُ اللَّهِ، وَمَعْصِيَتُهُمْ مَعْصِيَةُ اللَّهِ -

وَأَقُولُ: إِنَّ السَّحَابَ حَقٌّ وَالْمَسَاءُ لَهٌ فِي الْقُبُورِ حَقٌّ، وَإِنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ، وَإِنَّ التَّائِبَ وَابْتَغَى الصِّرَاطَ حَقٌّ، وَلَيْسَ زَانٍ حَقٌّ، وَإِنَّ السَّاعَةَ آيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا، وَإِنَّ اللَّهَ يَبْتَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ - وَأَقُولُ: إِنَّ الْفَر\_الْأَيْسَ الْوَلَجِبَةَ بَعْدَ الْوَلَايَةِ: الصَّلَاةُ، وَالزَّكَاةُ، وَالصَّوْمُ، وَالْحَجُّ وَالْجَمَاعُ، وَالْأَمْرُ بِالْعَمْرِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَحُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ -

فَقُلْتُ: هَذَا دِينِي وَمَذْهَبِي وَعَقِيدَتِي وَلَقِينِي قَدْ أَخْبَرْتُكَ بِهِ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ هَذَا - وَاللَّهِ - دِينُ اللَّهِ الَّذِي ارْتَضَاهُ لِعِبَادِهِ فَابْتَثَ عَلَيْهِ، ثَبَّتَكَ اللَّهُ بِأَقْوَلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ -

شہزادہ عبد العظیم (جن کا روضہ تہران کے جنوب میں نہایت عالیشان اور مرجع خلائق ہے) کہتے ہیں کہ: میں اپنے آقا و مولا، حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب مجھ پر آپ کی نگاہ پڑی تو فرمایا:

”نحوش آمدید۔ اے ابوالقاسم (عبد العظیم) تم ہمارے بچے چاہنے والے ہو۔

میں نے عرض کیا:۔ قرزند رسول میں چاہتا ہوں کہ اپنا دین آپ کے سامنے پیش کروں (کہ میرا عقیدہ کیا ہے) اگر یہ باتیں پسندیدہ ہوں تو میں خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونے تک ان ہی پر ثبات قدم رہوں! امام نے فرمایا:۔ اے ابوالقاسم۔ بیان کرو۔

تو میں نے عرض کیا کہ:

”میرا عقیدہ یہ ہے کہ خداوند عالم وحدہ لا شریک ہے، اس کے مانند کوئی نہیں ہے۔ وہ نہ معطل ہے نہ اس کے کسی سے تشبیہ دی جا سکتی ہے نہ صورت، نہ عرض نہ جوہر۔ بلکہ وہی تمام اجسام کو جہانیت عطا کرنے والا، ہر صورت کی، صورت گری کرنے والا ہر عرض و جوہر کا پیدا کرنے والا، ہر چیز کا پروردگار، سب کا کردگار، اور سب کا وجہ ہے۔ وہ صاحبِ کمت ہے نہ کوئی غلط کام کرتا ہے نہ کسی ضروری کام کو اس نے چھوڑا ہے۔

اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کے بندے اُس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اُن کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا اُن کی شریعت آخری شریعت ہے اس کے بعد قیامت تک کوئی شریعت نہیں آئے گی۔

اور میرا عقیدہ ہے کہ حضرت رسول خدا کے بعد امام، خلیفہ وقت اور ولی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں ان کے بعد امام حسنؑ، اُن کے بعد امام حسینؑ، ان کے بعد امام زین العابدین علی بن الحسینؑ، ان کے بعد امام محمد باقرؑ، اُن کے بعد امام جعفر صادقؑ، ان کے بعد امام موسیٰ کاظمؑ، ان کے بعد امام علی رضاؑ، ان کے بعد امام محمد تقیؑ، اور ان کے بعد اے میرے آقا (امام علی نقی) آپ امام وقت ہیں۔

یہ سُن کر حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا کہ: میرے بعد میرے فرزند حسن (عسکری) لیکن (میرے فرزند حسن عسکری کے بعد) جب اُن کے فرزند آئیں گے تو لوگوں کا حال کبیا ہوگا۔؟

میں نے عرض کیا:۔۔۔ مولانا اُس کے بارے میں وضاحت فرمائیے!

امام علیہ السلام نے فرمایا کہ:

”وہ لوگوں کی نظروں سے غائب رہیں گے، اُن کا (اصل) نام لینا ممنوع ہو گا یہاں تک (وہ وقت آجائے کہ) وہ ظاہریوں اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں جس طرح وہ ظلم و جور سے پُر ہو چکی ہوگی۔“

میں نے عرض کیا:۔۔۔ میں آپ کے بعد ان دونوں ائمہ ظاہرین کا بھی اقرار کرتا ہوں۔ اور (یقین رکھتا ہوں کہ) ان سے حجت مکر نے والا اللہ کا دوست ہے، اُن سے عداوت رکھنے والا اللہ کا دشمن ہے، ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ اور انہی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔ اور میرا یہ بھی عقیدہ ہے کہ:

”معراج پیغمبر برحق ہے، قبر میں سوال و جواب برحق ہے، جنت برحق ہے، بہنم برحق ہے“



پہلے صراطِ برحق ہے، میزانِ برحق ہے، قیامت ضرور آئے گی اس میں کوئی شک نہیں ہے اور خداوندِ عالم لوگوں کو ان کی قبروں سے اٹھائے گا۔  
اور میں اقرار کرتا ہوں کہ: (ائمہ طاہرین) کی ولایت کے بعد مندرجہ ذیل فرائض واجب ہیں:  
نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، جہاد، نیکی کی ہدایت کرنا، برائی سے روکنا، ماں باپ کے حقوق ادا کرنا۔  
یہ میرا دین، میرا مذہب، میرا عقیدہ اور میرا یقین ہے جس کو میں نے آپ کی خدمت میں پیش کیا۔

امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا:  
”اے ابوالقاسم۔ خدا کی قسم یہی خدا کا دین ہے جسے اُس نے اپنے بندوں کے لئے پسند کیا ہے، تم اسی پر ثابت قدم رہنا۔  
خداوندِ عالم تمہیں دنیا و آخرت میں مغبوط و قتل پر ثابت قدم رکھے۔

### چهار باتوں کا انکار نہ کرے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَاقِلٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ:  
لَيْسَ مِنْ شَيْعَتِنَا مَنْ أَنْكَرَ أَرْبَعَةَ أَشْيَاءَ: الْخُرَاجَ، وَالْمَسْأَلَةَ فِي الْقَبْرِ، وَخُلُقَ الْجَنَّةِ وَالْمَشَارَ  
وَالشَّفَاعَةَ۔

امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:

”جو شخص (مندرجہ ذیل) چار باتوں کا انکار کرے، وہ ہمارا شیعہ نہیں ہے:  
(۱) معراج۔ (۲) قبر کا سوال (و جواب)۔ (۳) جنت و جہنم کی خلقت (۴) شفاعت۔

### معراج پیغمبرؐ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ فَضَالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرَّمَاسِيِّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

اِنَّهُ قَالَ : مَنْ كَذَّبَ بِالْمَعْرَاجِ فَقَدْ كَذَّبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ

حضرت امام علی رضائے منقول ہے کہ معراج کو جھٹلانے والا درحقیقت حضور اکرم کی تکذیب کرتا ہے۔

## سچا مومن

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ قَالَ:

قَالَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ : مَنْ أَقْرَبَ بِتَوْجِيدِ اللَّهِ وَتَقَى التَّشْبِيهَ عَنْهُ وَذَرَفَهُ  
عَمَّا لَا يَلِيقُ بِهِ وَأَقْرَبَ بَانَ لَهُ الْخَوَلُ وَالْقُرَّةُ وَالْإِزَادَةُ وَالنَّشِيئَةُ وَالْحَلْقُ وَالْأَمْرُ وَالْقَضَا وَالْقَدَرُ  
وَأَنَّ أَعْمَالُ الْعِبَادِ مَخْلُوقَةٌ خَلَقَ تَقْدِيرُ الْأَخْلَقِ تَكْوِينٍ وَشَهِدَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ  
رَسُوْلُ اللّٰهِ وَأَنَّ عَلِيًّا وَالْآئِمَّةَ بَعْدَهُ حُجَجُ اللّٰهِ وَوَالِي أَوَّلِيَاءَهُمْ وَعَادِي أَعْدَاءَهُمْ وَاجْتَنَبَا الْكِبَائِرَ  
وَأَقْرَبَ بِالرَّجْعَةِ وَالْمُسْتَعِينِ وَأَمَّنَ بِالْمَعْرَاجِ وَالنِّسَاءِ لَهُ فِي الْقَبْرِ وَالْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ وَخَلَقَ  
الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَالصُّلْطَانَ وَالْمِيزَانَ وَالْبَنَاتِ وَالنَّشْوَرَ وَالْجَزَاءَ وَالْجَسَابَ فَهُوَ مُؤْمِنٌ حَقًّا وَهُوَ مِنْ  
شَيْعَتِنَا أَهْلِ الْبَيْتِ

فضل بن شاذان کی روایت ہے کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا:

”جو شخص توحید کا اقرار کرے، کسی چیز کو خدا سے برابر قرار دے۔ جو باتیں خدا کی شان کے مطابق نہیں  
ہیں ان سے پاک و منزہ سمجھے، اور یہ تسلیم کرے کہ ہر حول و قوت، ارادہ و مشیت اسی کا ہے، پیدا کرنا، حکم جاری  
کرنا، قضا و قدر (کے سارے فیصلے) ... اسی کے ہیں۔

اور یہ گواہی دے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے رسول ہیں۔

اُن کے بعد حضرت علیؑ، اور ائمہ (طاہرین) جنت خدا ہیں۔ اُن کے چاہنے والوں سے محبت کرے، ان کے  
دشمنوں سے عداوت رکھے، گناہ کبیرہ سے بچے، رحمت و رحمتین کا اقرار کرے، معراج، قبر کے سوال و جواب، حوض کوثر  
شفاعت، جنت و جہنم کی خلقت، صراط، میزان، لوگوں کے (قیامت میں) اٹھائے جانے، (حشر و نشر) حساب (و کتاب  
سزا) جزا کو تسلیم کرے، وہ سچا مومن ہے اور ہم اہل بیت کے شیعوں میں سے ہے۔

# فرائض ہمارے

تالیف

جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ

ترجمہ

علامہ رضی جعفر نقوی

آقائے شیخ صدوق علیہ الرحمۃ  
کتاب کا نام المواقف رکھا ہے جس کا ترجمہ نصائح ہے  
البتہ چونکہ اس میں زیادہ تر شیعوں کو آنے کے فرائض  
کے طرز توجہ دلائے گئے ہیں اسے مناسب ہے اسے کانام "فرائض"  
تجویز کیا گیا ہے۔

مترجم

كُتِبَ عَلَيْكُمُ: أَوْ اضْمُرْكُمُ الْمَوْتَ، إِنْ تَرَكَ خَيْرَ الْوَصِيَّةِ.

چھوڑ کر جا رہا ہے تو وصیت کرے) (ملاحظہ فرمائیں، سورہ البقرة آیت ۱۸۰)

کیا ہے :-

# امیر المومنین کی عظمت کا پرچم

عضو اکرم کا ارشاد ہے:

يَا عَلِيُّ — إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ اشْتَرَفَ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا فَاخْتَارَ فِي مَنُهَا عَلَى رِجَالِ الْعَالَمِينَ.

ثُمَّ أَطْلَعَ الثَّانِيَةَ فَاخْتَارَكَ عَلَى رِجَالِ الْعَالَمِينَ ثُمَّ أَطْلَعَ الثَّالِثَةَ فَاخْتَارَ الْأَمَّةَ مِنْ وَلَدِكَ عَلَى رِجَالِ الْعَالَمِينَ.

ثُمَّ أَطْلَعَ الرَّابِعَةَ فَاخْتَارَ فَاطِمَةَ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ.

يَا عَلِيُّ — إِنِّي سَرَّ أَيُّتُ إِسْمِكَ مَقَرُّ وَثَابِلًا سَمِعِي فِي أَرْبَعِ مَوَاطِنَ فَأَنْتُ بِالنَّظَرِ إِلَيْهِ:

إِنِّي لَمَّا بُلِغْتُ بَيْتِ النُّقَدَةِ فِي مَعْرَاجِي إِلَى السَّمَاءِ وَجَدْتُ عَلَى صُخْرِيهَا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ أَيَّدَتْهُ بُورِيقُهُ وَأَلْفَتْهُ بُورِيقُهُ، فَقُلْتُ لَجِيرَتِي: مَنْ وَرِيقِي؟ — قَالَ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

فَأَتَانَا وَنَزَلَتْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى انْتَهَيْتُ إِلَى عَرْشِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حَلَّ جَلَالُهُ فَوَجَدْتُ مَكْتُوبًا عَلَى قَوَامِهِ: إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الْوَحْدِيُّ، وَمُحَمَّدٌ حَبِيبِي أَيَّدَتْهُ بُورِيقُهُ وَأَلْفَتْهُ بُورِيقُهُ —

يَا عَلِيُّ — إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَعْطَانِي قِيْلَكَ سَبْعَ خَصَالٍ:

أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ مَعِيَ — وَأَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يَقِفُ عَلَى الْبَصَرِ

مَعِيَ — وَأَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يَكْسَى إِذَا كُسِيَتْ وَيُجْبَى إِذَا جُبِيَ وَأَنْتَ أَوَّلُ مَنْ

يَسْكُنُ مَعِيَ فِي بَلَدَيْنِ وَأَنْتَ أَوَّلُ مَنْ لِي شَرِبَ مَعِيَ الشَّرِيبَ الْخُثُومَ الَّذِي خَنَامُهُ مِنْكَ





اے علی —

خداوند عالم نے تمام دُنیا والوں پر نگاہ ڈالی اور دُنیا بھسکے لوگوں پر مجھے فضیلت عطا کی۔ پھر دوبارہ نگاہ ڈالی تو تمام لوگوں میں سے ہمیں منتخب قرار دیا، پھر تیسری بار نگاہ ڈالی تو تمہاری اولاد میں سے ائمہ طہرین کو منتخب کیا۔ پھر چوتھی بار نگاہ ڈالی اور (میری بیٹی) فاطمہ کو تمام جہانوں کی خواتین میں منتخب قرار دیا۔ اے علی — میں نے چار مقامات پر تمہارے نام کو اپنے نام کے ساتھ متصل دیکھا ہے جو مجھے بہت اچھا لگا:

۱) سفر معراج کے موقع پر جب میں بیت المقدس پہنچا تو میں نے وہاں کی چٹان پر یہ لکھا ہوا دیکھا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ أَيْدَتُهُ يَوْمَ بَيْرُوتِهِ وَنَفْسُهُ يَوْمَ بَيْرُوتِهِ فَكُنْتُ لِحَبِيبِ اللَّهِ  
مَنْ وَزِيرِي — ؟

قال: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؛ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمد خدا کے رسول ہیں جن کی تائید میں اُن کے وزیر سے کی — میں نے جبریل سے کہا: میرا وزیر کون ہے؟  
کہا: (حضرت علی بن ابی طالب۔  
پھر جب میں سدرۃ المنتہی سے گذرا اور پروردگار عالم کے عرش تک پہنچا تو قوام عرش پر یہ لکھا ہوا دیکھا:

إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الْوَاحِدِيُّ، وَمُحَمَّدٌ حَبِيبِي، أَيْدَتُهُ يَوْمَ بَيْرُوتِهِ وَنَفْسُهُ يَوْمَ بَيْرُوتِهِ۔

میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں۔

محمد میرے حبیب ہیں۔

میں نے اُن کے وزیر کے ذریعہ اُن کی تائید و نصرت کی۔

اے علی —

خداوند عالم نے تمہارے بارے میں مجھے سات باتوں کی خوشخبری دی ہے:

- (۱) :- (روزِ قیامت) قبر سے میرے ساتھ سب سے پہلے تم اٹھو گے۔
- (۲) :- جب مجھے تحیات پیش کی جائیں گی، تو تمہیں بھی پیش کی جائیں گی۔
- (۳) :- صراط پر سب سے پہلے تم میرے ساتھ کھڑے ہو گے۔
- (۴) :- جب مجھے آرام سے کیا جائے گا تو (اُس کے بعد) سب سے پہلے تمہیں آرام سے کیا جائے گا۔
- (۵) :- جب مجھے سلامی دی جائے گی، اُس وقت تمہیں بھی سلامی دی جائے گی۔
- (۶) :- (جنت کے بلند ترین مقام) عِلِّیْن پر میرے ساتھ سب سے پہلے تمہیں رکھا جائے گا۔
- (۷) :- شراب طہور جس پر مشک کی مہرنگی ہوگی، میرے ساتھ سب سے پہلے تم، اُسے نوش کرو گے۔



jabir.abbas@yahoo.com

## حضور اکرام کی جناب میر وصیتیں

رَوَى حَمَّادُ بْنُ عَزْوٍ؛ وَالْأَسَدُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ أَبِيهِ بِحَدِيثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ، عَنْ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَنَّهُ قَالَ لَهُ:  
يَا عَلِيُّ، أَوْصِيكَ بِوَصِيَّةٍ فَاحْفَظْهَا فَلَا تَزَالُ بِخَيْرٍ مَا حَفِظْتَ وَصِيَّتِي



سرکارِ ختمی مرتبت امیرِ مومنین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس وصیت کو جو  
دنیا و آخرت سے متعلق مطالب پر مشتمل ہے۔ قانونِ مرام کی سہولت کیلئے ہم الگ الگ فقرہوں کی  
صورت میں، ترجمہ کے ساتھ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں، تاکہ ان کو رکھنا اور ان  
سے فیض حاصل کرنا آسان ہو۔

اس وصیت کو ہم اے بلند مرتبہ مجتہدین اور فقہائے کرام نے اپنے حلیلِ قدر و مومنات کی زینت بنایا  
ہے، جن میں ایک انتہائی بلند مرتبہ شخصیت حضرت شیخِ مکد و قن علیہ الرحمہ کی ہے جن کی کتاب  
”المواظع“ جس کے ساتھ موصوف کی دوا رکھتے ہیں ”صفات الشیوخہ“ اور ”فضائل الشیوخہ“  
کے نام سے شامل ہیں، انگریزی ترجمہ کے ساتھ ایران شائع ہوئی ہے۔ جسے اردو کے قالب میں ڈھالنے کی سادھا  
کی جابری ہے۔

✽ :- حماد بن عمرو اور انس بن مخزوم نے اپنے والد سے... (روایت کی ہے)۔  
 امام جعفر صادقؑ نے اپنے والد انہوں نے اپنے دادا انہوں نے حضرت امیر المومنین علیؑ  
 بن ابی طالبؑ اور انہوں نے حضرت رسول خداؐ سے روایت کی ہے۔  
 آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:

”اے علیؑ — میں تمہیں ایک وصیت کر رہا ہوں اس کو محفوظ رکھنا۔  
 تم ہمیشہ خیر پر رہو گے تک میری وصیت کی حفاظت کرتے رہو گے۔“



✽ ﴿يَا عَلِيُّ مَنْ كَظَمَ الْعَيْظَ وَهُوَ لَقِيدٌ عَلَىٰ إِمْنَانِهِ أَعْقَبَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْنًا  
 وَإِيمَانًا جَدُّ طَعْمَهُ﴾۔

اے علیؑ جو شخص اپنے غم و غصہ کے مطابق عمل کرنے کی قدرت رکھنے کے باوجود اپنا غم  
 پی جائے تو خداوند عالم قیامت کے دن اُسے وہ امن و ایمان عطا کرے گا جس کی اُسے  
 لذت ملے گی۔



✽ ﴿يَا عَلِيُّ مَنْ لَمْ يَحْسِنْ وَصِيَّتَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ كَانَ نَقْصًا فِي مَرُوتِهِ وَلَمْ يَهْلِكْ الشَّعَاعَةُ﴾۔  
 اے علیؑ — جو شخص موت کے وقت اچھی وصیت نہ کرے اس کی مروت ناقص ہے اور وہ شمع  
 نہ پائے گا۔



✽ ﴿يَا عَلِيُّ أَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ أَصْبَحَ وَلَا يَهْتَمُّ بِظُلْمِ أَحَدٍ﴾۔  
 اے علیؑ — جو شخص اس حالت میں صبح کرے کہ کسی کے ساتھ نا انصافی کا ارادہ نہ کرے اس کا  
 بہاد افضل ہے۔



❁ - يَا عَلِيُّ مَنْ خَافَ النَّاسَ لِسَانَهُ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ -

اے علیؑ — جس کی بدزبانی سے لوگ ڈریں وہ اہل جہنم سے ہے۔



❁ - يَا عَلِيُّ شَرُّ النَّاسِ مَنْ أَكْرَمَهُ النَّاسُ إِقْدَاءً شَرًّا -

اے علیؑ — وہ شخص بہت ہی بُرا ہے جس کے شر کے خوف کے لوگ اس کا احترام کریں۔



❁ - يَا عَلِيُّ شَرُّ النَّاسِ مَنْ بَاعَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَاةٍ وَشَرٌّ مِنْ ذَلِكَ مَنْ بَاعَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَاةٍ عَدُوٍّ

اے علیؑ — وہ شخص بہت ہی بُرا ہے جو دنیا کھیلے اپنی آخرت بیچ ڈالے اور اُس سے بُرا وہ شخص ہے جو دوسرے کی دنیا بنانے کے لئے اپنی آخرت کا سودا کر دے۔



❁ - يَا عَلِيُّ مَنْ لَمْ يُقْبَلِ الْعُذْرُ مِنْ مُتَّحِلٍ صَادِقًا كَانَ أَوْ كَاذِبًا، لَمْ يَنْبَلِ شَفَاعَتِي -

اے علیؑ — جو شخص کسی ذی وقار شخص کا مذرت بول کر ہے چاہے سچ ہو یا جھوٹ، وہ میری شفاعت نہیں پائے گا۔



❁ - يَا عَلِيُّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَحَبَّ الْكَذِبِ فِي الصَّلَاحِ ، وَ أَبْغَضَ الصَّدْقِ فِي الْفَسَادِ -

اے علیؑ — خدا کو وہ جھوٹ پسند ہے جس سے اصلاح ہو، اور وہ سچ ناپسند ہے جس سے فساد ہو۔

❁ - يَا عَلِيُّ مَنْ تَرَكَ الْغَنَمَ لَغَيْرِ اللَّهِ سَقَاهُ اللَّهُ مِنَ الْحَقِيقِ الْمَحْقُومِ -

اے علیؑ — جو شخص (خوشنودی) خدا کی نیت کے بغیر بھی شراب پینا چھوڑ دے تو اُسے خداوندِ عالم (جنت میں) شرابِ طہور سے سیراب کرے گا۔

پوچھا: اگر خدا کی خوشنودی کی نیت کے بغیر بھی شراب پینا چھوڑ دے؟

فرمایا۔۔۔ نَعَمْ۔ وَاللّٰهِ، صَيَاةُ لِنَفْسِهِ يَشْكُرُ اللّٰهُ عَلَى ذٰلِكَ  
 ہاں اگر صرف اپنی ذات کی حفاظت (اور اسے برائی سے بچانے) کے لئے ایسا کہے تب  
 بھی خداوندِ عالم اس کی قدردانی فرمائے گا۔



يَا عَلِيَّ۔ شَرِبَ الْخَمْرَ كَعَابِدٍ وَثَنٍ۔  
 يَا عَلِيَّ شَرِبَ الْخَمْرَ لَا يَبْقِيَنَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ صَلَواتُهُ اَزْنَبَيْنِ يَوْمًا، فَاِنْ مَاتَ فِي  
 الْاَزْنَبَيْنِ مَاتَ كَاْفِرًا۔

يَا عَلِيَّ۔ كُلُّ مُشْكِرٍ حَرَامٌ وَمَا اَسْكُرُ كَثِيْرًا فَالْجُرْعَةُ مِنْهُ حَرَامٌ۔  
 يَا عَلِيَّ جَعَلْتُ الذَّنْبَ كُلَّيْهِ فِيْ يَمِيْنٍ، وَجَعَلْتُ مَقَاتِلَهَا شَرْبُ الْخَمْرِ۔  
 يَا عَلِيَّ يَا قِيَّ عَلَى شَرِبِ الْخَمْرِ سَاعَةً لَا يَعْرِفُ فَيَمَارِيَةً عَزَّوَجَلَّ۔  
 اے علی — شراب خور ایسا ہے جیسے صنم پرست۔

اے علی — خداوندِ عالم شراب خور کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں کرتا۔ اور اگر ان ہی چالیس  
 دنوں کے اندر اس شخص کی موت آجائے تو کافر مرے گا۔  
 اے علی — ہر شے اور چیز حرام ہے۔ اور جس کی کمتر مقدار سے شے ہو، اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔  
 اے علی — سارے گناہوں کو (گویا) ایک گھر کے اندر رکھ کر شراب خوری کو اس کی چابی قرار دیا گیا ہے۔  
 اے علی — شراب پینے والے پر ایک ایسی ساعت بھی آتی ہے جس میں وہ اپنے پروردگار کو نہیں  
 پہچانتا۔



يَا عَلِيَّ اِنَّ اِزَالَهٗ الْجِبَالِ الرَّاسِي اَهْوَنُ مِنْ اِزَالَهٗ مَلِكٍ مُّوَكَّلٍ لِّمِ تَقْنَصُ اَيَّامَهٗ۔  
 اے علی — جس بلا شہ کا ابھی وقت پورا نہ ہوا ہے ہٹانے کی بہ نسبت (زمین پر) بھجے ہوئے پہاڑوں  
 کو ہٹانا آسان ہے۔



❁ يَا عَلِيُّ مَنْ لَمْ يَتَّبِعْ بَدِينَهُ وَلَا دِينَهُ فَلَا خَيْرَ فِي مُجَالَسِهِ  
وَمَنْ لَمْ يُوجِبْ لَكَ فَلَا تُوجِبْ لَهُ وَلَا كِرَامَةً :

اے علیؑ — جس شخص سے دین و دنیا کا فیض نہ پہنچے اس کے پاس بیٹھنے میں کوئی بھلائی  
نہیں ہے۔ اور جو تمہارے احترام کا قائل نہ ہو اس کے لئے عزت و احترام کی بھی ضرورت  
نہیں ہے۔



❁ يَا عَلِيُّ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ فِي السُّؤْمَنِ شَأْنُ خِصَالٍ : وَقَارٌ عِنْدَ الْهَمِّ اهْزَاجٌ وَصَبْرٌ  
— عِنْدَ الْبَلَاءِ : وَشُكْرٌ عِنْدَ الرَّخَاءِ : وَقَنُوعٌ بِمَا رَزَقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : لَا  
يُظْلِمُ الْأَعْدَاءَ : وَلَا يُسْخِرُ عَلَى الْأَمْدِقَاءِ : بِدَمْنِهِ مِنْهُ فِي تَعْيٍ : وَالنَّاسُ  
مِنْهُ فِي رَاحَةٍ .

اے علیؑ — مناسب ہے کہ مومن میں ۸ صفات پائی جائیں :

- پریشانیوں کے موقع پر پرسکون رہے ● آزمائشوں پر صبر کرے ● خوشحالی
- (ملے تو) شکر ادا کرے ● جو کچھ خداوند عالم نے عطا فرمایا ہے اُس پر اُس کا دل مطمئن رہے۔
- دشمنوں پر (بھی) ظلم نہ کرے ● دوستوں پر (زیادہ) بوجھ نہ ڈالے ● اس کا جسم تو نیک کاموں
- میں مسلسل حصہ لینے کی وجہ سے تھکن محسوس نہ کرے لیکن لوگوں کو اس کی طرف سے اطمینان ہو
- کہ وہ کسی کو مضرب نہیں پہنچائے گا



❁ يَا عَلِيُّ اَرْبَعَةٌ لَا تُؤْذِي لِنَفْسٍ وَنَفْسٍ : اِمَامٌ عَادِلٌ وَوَالِدٌ لَوَلَدٍ : وَالتَّحِبُّ لِيَدْعُوهُ اَخِيهِ  
بِظَهْرِ الْغَيْبِ : وَالْمَنْظَلُومُ لِيَقُولَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَعِزَّتِي وَجَلَالَتِي لَا تُفْصِرُونَ  
لَكَ وَلَوْ بَعْدَ حَيَاتِي -

اے علیؑ — چار قسم کے اشخاص وہ ہیں جن کی دعا روز نہیں ہوتی۔

عادل رہتا۔ باپ کی دعا اولاد کے حق میں۔ وہ شخص جو اپنے برادر (مومن) کی عدم موجودگی میں لے لئے دعا کرے۔ اور مظلوم (مکی دعا۔ جس کے بارے میں) خداوندِ عالم فرماتا ہے کہ میری عزت و جلال کی قسم، میں ضرور تمہاری مدد کروں گا، چاہے کچھ عرصہ بعد ہی!



يَا عَلِيُّ شَابِيَةٌ إِنْ أَهَيْئُوا فَلَا يَلُومُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ:

اَللّٰهُ اِهْبِ اِلٰى مَا يَدُوْهُ سَمِ يَدْعُ اِلَيْهَا، وَالتَّائِمُ عَلٰى رَءَبِ الْبَيْتِ، وَطَالِبُ الْخَيْرِ مِنْ اَعْدَائِهِ، وَطَالِبُ الْفَضْلِ مِنَ التَّائِمِ وَالْمَدَاخِلُ بَيْنَ اِثْنَيْنِ فِيْ سِرٍّ سَمِ يَدْخُلُهُ فِيْهِ وَالْمُسْتَنْجِبُ بِالسُّلْطَانِ وَالْمَجَالِسِ فِيْ مَجْلِسٍ لِّسَلْبِ الْبَاطِلِ وَالْمَقْبِلُ بِالْمَدِيْنَةِ عَلٰى مَنْ لَا يَصْنَعُ مِنْهُ:

اے علی! — اس قسم کے لوگ، ایسے ہیں کہ اگر ان کی بے عزتی ہو تو اپنے سوا کسی کی ملامت نہ کریں: (۱)۔ اسی دعوت میں شریک ہونے والا جہاں اُسے بلایا نہ گیا ہو (۲) صاحبِ حِلّٰہ پر حکم چلانے والا۔ (۳)۔ اپنے دشمنوں سے کسی کا مطالبہ کرنے والا۔ (۴)۔ بدطینت لوگوں سے فضل و کرم کی فرمائش کرنے والا۔ (۵)۔ دو آدمیوں کے راز کی باتوں میں مداخلت کرنے والا (السیاستی شخص) جسے اُن لوگوں نے اپنے راز میں شریک نہ کیا ہو۔ (۶) صاحبِ لطنت کی توہین کرنے والا۔ (۷)۔ اسی جگہ بیٹھنے والا جس کا وہ تعذر نہ ہو۔ (۸) جو لوگ سننے پر آمادہ نہ ہوں ان کو مخاطب کرنے والا۔



يَا عَلِيُّ حَزَمَ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى كُلِّ ذَخَاشٍ بِذِي الْأَيْبِ أَلَى مَا قَالَ، وَلَا مَا قِيلَ لَهُ:

اے علی! — خداوندِ عالم نے ہر اس بدکار و بے شرم کے لئے جنتِ حرام کر دی ہے جسے نہ اپنی بات کی پرواہ ہو، نہ اسکی کہ لوگ اس کے بارے میں کیا کہہ رہے ہیں۔



يَا عَلِيُّ طَوُّ فِي لَمَن طَالَ عَمْرُهُ وَحَسَنَ عَمَلُهُ:

اے علی! — خوشحال ہوا اس شخص کا جو طویل زندگی پائے اور اچھا عمل کرے۔



﴿يَا عَلِيُّ لَا تَمْرَحْ، فَيَذْهَبَ بِمَاؤُكَ، وَلَا تُكْذِبْ فَيَذْهَبَ نُورُكَ. وَإِيَّاكَ وَخَصْلَتَيْنِ: الْفَجْرُ وَالْحَسَلُ، فَإِنَّكَ إِنْ خَجَرْتَ لَمْ تَصْبِرْ عَلَى حَقٍّ، وَإِنْ كَسَلْتَ لَمْ تَوْرِدْ.﴾

بے ہودہ مذاق نہ کرنا اور نہ تمہارا احترام باقی نہ رہے گا، اور غلط بیانی نہ کرنا، ورنہ تمہاری نورانیت ختم ہو جائے گی۔  
دو باتوں سے بچنا:

چرچڑاپن اور سستی، اگر چرچڑاپن کرو گے تو حق چہر نہیں کر سکو گے اور سستی کرو گے تو حق ادا نہیں کر سکو گے۔



﴿يَا عَلِيُّ لِكُلِّ ذَنْبٍ تَوْبَةٌ إِلَّا سُوءَ الْخُلُقِ، فَإِنَّ مَصَابِيحَهُ كُلَّمَا خَرَجَ مِنْ ذَنْبٍ دَخَلَ فِي ذَنْبٍ آخَرَ.﴾

اے علی! ہر گناہ کی توبہ ہے، سوائے بدخلاق کے، کیونکہ بد اخلاق آدمی ایک گناہ سے نکلتا تو دوسرے گناہ میں شامل ہو جاتا ہے۔



﴿يَا عَلِيُّ أَرْبَعَةٌ أَسْرَعُ شَيْءٍ عِقُوبَةُ: رَجُلٌ أَحْسَنَتْ إِلَيْهِ فَكَفَاكَ بِالْإِحْسَانِ إِسَاءَةً، وَرَجُلٌ لَا يُبْنِي عَلَيْهِ وَهُوَ يُبْنِي عَلَيْكَ، وَرَجُلٌ عَاهَدْتَهُ عَلَى أَمْرٍ فَوَقَيْتَ لَهُ وَعْدَكَ، وَرَجُلٌ وَصَلَ قَوَابِلَهُ فَقَطَعُوهُ.﴾

اے علی! چار باتوں کا (برا) انجام جلد سامنے آتا ہے:

(۱) کسی شخص پر تم نے احسان کیا اور اس نے احسان کے بدلے میں تم سے برا سلوک کیا۔

(۲) ایسا شخص جس کے خلاف تم نے کوئی محاذ آرائی نہیں کی تھی وہ تمہارے خلاف محاذ آرائی کرے گا۔

(۳)۔ کسی شخص سے تم نے معاہدہ کیا، اور اس کی پابندی بھی کی، اور وہ تم سے قہاری کہنے لگے۔  
(۴)۔ وہ شخص جس سے تم نے توصلہ رحم کیا، اور وہ قطع رحم کرے۔



❦۔ يَا عَلِيَّ مَنْ اسْتَوَلَى عَلَيْهِ الضَّجْرُ رَحِلَتْ عَنْهُ الرَّاحَةُ -  
اے علی جس پر چڑچڑاپن غالب ہو، اس کا چین و سکون رخصت ہوا۔



❦۔ يَا عَلِيَّ إِنِّي عَشِيَّةٌ خَصَلَةٌ يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَتَعَلَّمَهَا عَلَى الْمَسَادَةِ:  
أَرْبَعٌ مِنْهَا فَرِيضَةٌ، وَأَرْبَعٌ مِنْهَا سُنَّةٌ، وَأَرْبَعٌ مِنْهَا آدَبٌ -  
فَأَمَّا الْفَرِيضَةُ: فَالْمَغْرَمَةُ بِمَا يَأْكُلُ، وَالشَّمِيَّةُ، وَالشُّكْرُ، وَالرِّضَا.  
وَأَمَّا السُّنَّةُ: فَالْجُلُوسُ عَلَى الرَّجْلِ الْيُسْرَى، وَالْأَكْلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ، وَأَنْ يَأْكُلَ  
مِمَّا يَلِيهِ، وَمَصُّ الْأَصَابِعِ.  
وَأَمَّا الْآدَبُ: فَتَصْغِيرُ اللَّقْمَةِ، وَالْمَضْغُ الشَّدِيدُ، وَقِلَّةُ النَّظَرِ فِي وَجْهِ السَّائِسِ  
وَعَسَلُ الْيَدَيْنِ.

اے علی — بارگاہِ باتیں اسی ہیں جو مردِ مسلمان کو، کھانے پر بیٹھتے وقت ملحوظ رکھنی چاہئیں۔

ان میں سے چار ضروری، چار سنت اور چار باتیں آداب ہیں۔

ضروری باتیں: تو یہ ہیں: جو کچھ کھا رہے اس کی پہچان، لیسماً اللہ، شکر اور اطمینان۔

سنت باتیں: — یہ ہیں: بائیں پیریمہ زور دے کر بٹھنا، تین انگلیوں سے کھانا، اپنے  
سامنے سے کھانا، اور (کھانے کے بعد) انگلیاں چاٹنا۔

آداب یہ ہیں: لقمہ چھوٹا لینا، خوب چبانا، لوگوں کی طرف کم دیکھنا۔ دونوں ہاتھوں کو دھونا۔



❦۔ يَا عَلِيُّ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْبَنَةَ مِنْ لَبَنَةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبَنَةٌ مِنْ

فِضَّةٌ وَجَعَلَ خَيْطًا مِمَّا يَأْقُوتُ، وَسَقَفَهَا الرَّبْرَجِدَ وَحِصَاها اللَّوْلُو، وَشَرَابُهَا  
الرَّعْفَرَاتُ وَالْمِسْكُ الْأَذْخَرُ ثُمَّ قَالَ لَهَا: تَكَلَّمِي، قَالَتْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ  
قَدْ سَعَدَ مَنْ يَدْخُلْنِي.

قَالَ اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا يَدْخُلُهُمَا مَذْمُونٌ خَسِرَ وَلَا نَسَامٌ وَلَا دِيُوثٌ  
وَلَا شُرَاطِي وَلَا مُخَنَّثٌ وَلَا نَبَاشٌ وَلَا عَشَارٌ وَلَا قَاطِعٌ رُحِيمٌ وَلَا قَدَرِي.

اے علیؑ۔ خدا نے جنت دو قسم کی، انیسویں سے بنائی ہے، ایک سونے کی اینٹ دوسری چاندی کی  
اینٹ۔ اور اُس کی دیواریں یا قوت کی پھٹ زبرد فرس موتی کا، اُس کی مٹی زعفران اور مشک کی۔  
بھیر اُس کو بولنے کا حکم دیا تو اُس نے کہا۔

خداوند مجی و قیوم کے علاوہ کوئی معبود نہیں، خوش قسمت ہے وہ شخص جو مجھ تک پہنچ جائے  
تو خداوند عالم نے فرمایا:

میری عزت و جلال کی قسم۔ اس میں شرابی، چغلیخیز، دیوث، شرعی، مُخَنَّث، کفن چور،  
عشار۔۔۔ قطع رحم کرنے والا۔ اور قدریہ فرقہ و مسل نہیں ہو سکتا۔



يَا عَلِيُّ كَفِّرْ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ هَذِهِ الْأَمَّةِ عَشْرَةَ: الْقَسَاتُ وَالنَّسَاحِرُ وَالذُّيُوثُ  
وَنَاكِحُ النِّسَاءِ حُرَامًا فِي دُبُرِهَا، وَنَاكِحُ الْبُهَيْمَةِ، وَمَنْ نَكَحَ ذَاتَ مَحْرَمٍ وَالسَّابِي  
فِي الْفِئْسَةِ، وَمَنَّاغِ السِّلَاحِ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ، وَمَنَّاغِ الزَّكَاةِ وَمَنْ وَجَدَ سَعَةً  
فَنَدَاتُ وَلَسَمَ يَجِجْ.

اے علیؑ۔ اُمت کے دس قسم کے، لوگ (کلمہ پڑھنے کے باوجود) کافر ہیں:

چغلیخیز، ہمدوگر، دیوث، عورت کے ساتھ ممنوع طریقے سے ہمبستری کرنے والا، جانور سے فعلی  
کمرنے والا، محرم کے ساتھ فعلی کمرنے والا، فتنے کو ابھارنے والا، کفار جہنی کے ہاتھوں اسلحہ  
بیچنے والا، زکوٰۃ میں رکاوٹ ڈالنے والا، اور گجائش (استطاعت) کے باوجود حج کئے بغیر جانے والا۔

❁  
❁ :- يَا عَلِيُّ لَا وَلِيَّةَ إِلَّا فِي خُمْسَةٍ : فِي عَزْرٍ، وَخُرْسٍ، وَعِذَارٍ، وَوَكَارٍ، وَكَارٍ  
فَالْعَزْرُ التَّوْبُخُجُ وَالْخُرْسُ التَّنَافُسُ بِالْوَلَدِ، وَالْعِذَارُ الْخِثَانُ وَالْوَكَارُ فِي شِرَاءِ الدَّارِ  
وَالْكَارُ كَانِيقِدْمٌ مِنْ مَكَّةَ.

اے علیؑ — ولیمہ پانچ ہی مواقع پر (سنت) ہے :  
شادی، اولاد کی آمد، بیٹے کا ختنہ، گھر کی خریداری اور مکہ سے (حج کے بعد) واپسی۔

❁  
❁ :- يَا عَلِيُّ لَا يَنْبَغِي — لِلْعَاقِلِ أَنْ يَكُونَ ظَاعِنًا إِلَّا فِي ثَلَاثٍ : مَرَمَةٍ  
لِمَعَاشٍ أَوْ تَزْوُودٍ لِمَعَادٍ، أَوْ لَذَّةٍ فِي غَيْرِ مَحَرَّمٍ.  
اے علیؑ — عقلمند آدمی کو تین ہی باتوں کے لئے سفر کرنا چاہیئے۔  
(۱) - روزگار؛ (۲) - آخرت کے لئے گوشہ راہ (حاصل کرنے کے لئے) (۳) کسی جائز لذت کے  
حصول کے لئے۔

❁  
❁ :- يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ مِنْ مَكَارِمِ الْخُلَاقِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ : أَنْ تَغْفُو عَنْ مَنْ ظَلَمَكَ،  
وَتَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ، وَتَحْلُمَ عَنْ جَمَلِ عَالِيكَ  
اے علیؑ — تین باتیں دنیا و آخرت میں اخلاقِ کریمانہ (کی حیثیت رکھتی ہیں) :  
۱۔ جو تم پر ظلم کرے اُسے معاف کر دو۔ ۲۔ قطع رحم کرنے والے کے ساتھ صلہ رحم کر دو۔  
۳۔ جو تم سے نادانی کرے اس کے ساتھ درگزر کر دو۔

❁  
❁ :- يَا عَلِيُّ تَابُورٌ بَارِزٌ قَبْلَ أَرْبَعٍ : شَيْبَابِكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصَبَتُكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغَنَاكَ  
قَبْلَ فَقْرِكَ، وَحَيَاتُكَ قَبْلَ مَوْتِكَ.



❦ ۱۔ عیسیٰ — چار باتوں سے پہلے چار باتوں میں جملہ دی کرو: (یعنی ان سے دنیا و آخرت کا فائدہ حاصل کر لو) :

(۱) بڑھاپے سے پہلے جوانی (۲) بیماری سے پہلے تندرستی (۳) محنت ہی سے قبل خوشحالی -  
(۴) موت سے پہلے زندگی۔



❦ ۲۔ یا علی کبرہ اللہ عز و جل لأُمَّتِي الْبَغْثُ فِي الصَّلَاةِ، وَالسَّنُّ فِي الصَّدَقَةِ، وَإِيمَانُ السَّاجِدِ جُنْبًا، وَالْفَحْكَ بَيْنَ الْقُبُورِ، وَالْتِّطْلُ فِي الدُّوْرِ وَالنَّظَرُ إِلَى فُرُجِ النِّسَاءِ لِأَنَّهُ يُورِثُ الْعَنَى۔

وَكِبْرَةُ الْكَلَامِ عِنْدَ الْجَنَاحِ لِأَنَّهُ يُورِثُ الْخُسْرَ۔

وَكِبْرَةُ السُّؤْمُ بَيْنَ الْعِشَاءَتَيْنِ، لِأَنَّهُ يُحَرِّمُ الزَّهْرَقَ۔

وَكِبْرَةُ الْقُلُوبِ تَحْتَ السَّمَاءِ إِلَّا بِمُزَرٍّ :

وَكِبْرَةُ دُخُولِ الْأَنْصَارِ إِلَّا بِمُزَرٍّ فَإِنَّ فِيهَا سَكَّانًا مِنَ السُّلَايِكَةِ۔

وَكِبْرَةُ دُخُولِ الْحَنَامِ إِلَّا بِمُزَرٍّ۔

وَكِبْرَةُ الْكَلَامِ بَيْنَ الْأَذَابِ وَالْإِقَامَةِ فِي صَلَاةِ الْعُدَاةِ۔

وَكِبْرَةُ رُكُوبِ الْبَحْرِ فِي دَقَّتِ هَيْجَانِهِ۔

وَكِبْرَةُ السُّؤْمِ فِي سَلْجٍ لَيْسَ بِمُحَجَّرٍ وَقَالَ ۔

مَنْ نَامَ عَلَى سَلْجٍ غَيْرِ مُحَجَّرٍ، فَقَدْ بَرِثَ مِنْهُ الذِّمَّةُ۔

وَكِبْرَةُ أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ فِي بَيْتٍ وَحْدَهُ۔

وَكِبْرَةُ أَنْ يَغْشَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَإِنْ فَعَلَ وَخَرَجَ الْوَلَدُ هَجُونًا

أَوْ بِهِ بَرَزَ مِنْ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ۔

وَكِبْرَةُ أَنْ يَكَلَّمَ الرَّجُلُ مَجْدُومًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ قَدَرٌ ذَرَاعٍ۔

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ كَفَرِ ارْكَبْ مِنَ الْأَسَدِ -  
 وَكَرِهَ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ وَقَدْ رَخَّسَ عَنِّي لِيَتَسَلَّ مِنَ الْإِحْتِلَامِ، فَإِنْ فَعَلَ  
 ذَلِكَ وَخَرَجَ الْوَلَدُ مَجْنُونًا فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ

وَكُرِهَ الْبُؤْلُ عَلَى شَيْءٍ نَهَى جَارُ -  
 وَكَرِهَ أَنْ يُحَدِّثَ الرَّجُلُ تَحْتَ شَجَرَةٍ أَوْ غُلَّةٍ قَدْ أُشْرِتْ -

وَكُرِهَ أَنْ يُحَدِّثَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ -

وَكُرِهَ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ -

وَكُرِهَ أَنْ يَدْخُلَ الرَّجُلُ بُيُوتًا مُظْلِمًا إِلَّا مَعَ السِّرَاجِ -

اے علیؑ - خداوند عالم نے میری امت کے لئے (مندرجہ ذیل باتیں) ناپسند قرار دی ہیں:  
 نماز میں ہاتھوں کی پٹیاں صدقہ دے کر احسان بتانا۔ ناپاکی کی صورت میں مسجد میں آنا، قبروں کے  
 درمیان ہنسنا، گھروں میں بھانکنا، اور عورت کے... حصے کو دیکھنا، کیونکہ اس سے نابینا ہونے کا  
 (اندیشہ ہے)

ہمسبری کے وقت بات چیت مکروہ ہے، کیونکہ اس سے (بچہ گونگا ہو سکتا ہے)  
 مغرب و عشاء کی نمازوں کے درمیان سونا مکروہ ہے، رزق سے محرومی کا سبب بنے گا۔  
 آسمان کے نیچے برہنہ ہو کر نہانا مکروہ ہے (اگرچہ کوئی دیکھنے والا نہ ہو) ورنہ حرام ہو جائے گا۔  
 نہر میں برہنہ ہو کر داخل ہونا مکروہ ہے، کیونکہ وہاں بھی فرشتے آتے ہیں۔

حمام میں برہنہ ہو کر داخل ہونا مکروہ ہے۔

صبح کی نماز میں، اذان و اقامت کے درمیان بات کرنا مکروہ ہے۔

جب سندر میں طغیانی ہو تو سمندری سفر مکروہ ہے۔

کسی ایسی چھت پر سونا مکروہ ہے، جس کی چاد دیواری نہ ہو۔ پھر فرمایا کہ، جو شخص بغیر  
 چاد دیواری کی چھت پر سونے اُس کی کوئی ذمہ داری نہیں لی جاسکتی۔

مکروہ ہے کہ کوئی شخص گھر کے اندر اکیلا سوئے۔  
 عورت کے ساتھ اس کی ناپاکی کے دنوں میں بہتری... کرنے سے اگر اولاد پاگل یا مبروص پیدا  
 ہو تو اپنے آپ کے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرے۔  
 بہتی ہوئی نہر کے کنارے پیشاب کرنا مکروہ ہے۔  
 پھلدار کھجور یا درخت کے نیچے پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ ہے۔  
 کھڑے ہو کر پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ ہے۔  
 کھڑے ہو کر جوتے پہننا مکروہ ہے۔  
 چراغ کے بغیر کسی اندھیرے گھر میں داخل ہونا مکروہ ہے۔



❦۔ یَاعَلٰی اِنَّهُ الْحَسْبُ الْاِفْتِخَارُ۔  
 اے علیؑ — فخر و مباہات کرنا حسب (نسب) کے لئے آفت ہے۔



❦۔ یَاعَلٰی مَنْ خَافَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَخَافُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ، وَمَنْ لَمْ يَخَفِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 اَخَافُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔  
 اے علیؑ — جو شخص خداوندِ عالم سے ڈرتا ہے (خدا) ہر ایک کے اندر اس کا خوف ڈال دیتا  
 ہے۔ اور جو خداوندِ عالم سے نہیں ڈرتا (اس کے دل میں خدا) ہر چیز کا خوف ڈال دیتا ہے۔



❦۔ یَاعَلٰی شَانِئِيْہٗ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُمْ الصَّلٰةَ :  
 الْعَبْدُ الْاَبْقٰى حَتّٰی يَزِيْجَ الْاَفْ مَوْلَاہٗ، وَالتَّائِمُوْا وَرَوْجُہَا عَلَیْہَا سَاخَطٌ، وَمَلَفٌ  
 الرَّكُوۡةِ، وَتَارِكُ الْوُضُوۡءِ وَالْجَارِیۡةِ الْمُدْرِكَةِ تَصِلٰتِیْ بِغَیْرِ حِمَارٍ، وَاِمَامٌ تَوَمَّ یُصَلِّیْ  
 بِعِہْمَ وَہُمْ لَہٗ کَارِہُوْنَ، وَالسَّکَرَانُ وَالتَّوْنِ وَہُوَ الَّذِیْ یَدْرِیْ فِی النَّبْوٰلِ وَالْعَاۡطِ۔

(اے علیؑ — خداوندِ عالم آٹھ قسم کے) لوگوں کی نماز قبول نہیں کرتا:

(۱) :- بھاگا ہوا غلام، جب تک کہ اپنے آقا کے پاس واپس نہ آئے۔

(۲) :- وہ نافرمان بیوی جس کا شوہر اس سے ناراض ہو (۳) :- زکوٰۃ سے منع کرنے والا۔

(۴) :- وضو ترک کرنے والا۔ (۵) :- وہ بالغ لڑکی جو دوپٹے کے بغیر نماز پڑھے۔ (۶) :- وہ پیش نماز جو

ان لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو، جو اسے پسند نہیں کرتے۔ (۷) :- نشہ میں ڈوبا ہوا شخص۔

(۸) :- جیسے (شدت سے) پیشاب یا پاخانہ لگ رہا ہو اور وہ اسے روک کر نماز پڑھ رہا ہو۔



❦ - يَا عَلِيُّ اَرْغَبَ مَنْ كُنَ فِيهِ نَبِيُّ اللّٰهِ تَعَالٰى لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ، مَنْ اَدٰى اَيْتِيْمٍ دَرَجَتٍ الضَّعِيفُ ، وَ اَشْفَقَ عَلٰى وَالِدَيْهِ ، وَ رَفِقَ بِمَسْكُوْمَةٍ .

اے علیؑ — جس شخص میں ہم خصوصیات ہوں گی اس کے لئے خداوندِ عالم جنت میں گھر تعمیر کرے گا:

(۱) جو یتیم کو پناہ دے۔ (۲) کمزوروں کے ساتھ مہربانی کرے۔ (۳) :- اپنے والدین کے ساتھ

نرمی کا سلوک کرے (۴) اپنے غلام (اور خدمت گار) کے ساتھ نرم دلی کرے۔



❦ - يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِنَّ فَهُوَ مِنْ اَفْضَلِ النَّاسِ : مَنْ اَقْبَلَ اللّٰهَ

بِنَا اَفْتَرَضَ عَلَيْهِ فَمَوْ مِنْ اَعْبَادِ النَّاسِ ، وَ مَنْ ذَرَعَ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ،

فَهُوَ مِنْ اَوْرَعِ النَّاسِ ، وَ مَنْ تَنَمَّ بِسَارِقَةِ اللّٰهِ فَهُوَ مِنْ اَغْنَى النَّاسِ .

اے علیؑ — تین باتیں ایسی ہیں کہ جو شخص ان (کی انجام دہی) کے ساتھ پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا

وہ افضل انسان ہوگا۔

(۱) :- خداوندِ عالم نے جن باتوں کو فرض قرار دیا ہے (ان سب کو) انجام دے تو وہ خدا

کا بہت عبادت گزار بندہ ہے۔ (۲) :- جو شخص خداوندِ عالم کی حرام کردہ (سب) باتوں سے

دامن بچائے تو وہ بہت پرہیزگار شخص ہے۔ (۳) :- جو شخص خداوندِ عالم کے عطا کردہ

رزق پر مطمئن رہے تو وہ بہت بے نیاز انسان ہے۔



(۳۵) یَا عَلِیُّ ثَلَاثٌ لَا تَلِیقُهَا هَذِهِ الْأُمَّةُ الْمُوَاسَاةُ لِلْأَخِ فِي مَالِهِ، وَالْإِصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِهِ، وَذِكْرُ اللَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَلَتَيْنِ هُوَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَدِینُ إِذَا وَرَدَ عَلَى مَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ خَافَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَهُ وَتَرَكَهُ۔

اعلیٰ — تین باتیں ایسی ہیں جن کی امت کے لوگوں میں (گویا) طاقت ہی نہیں ہے :  
(۱)۔ اپنے مال سے اپنے بھائیوں کو نوازنا (۲)۔ اپنے نفس کے خلاف لوگوں سے انصاف کرنا (۳)۔ ہر حال میں اللہ کو یاد رکھنا۔

(اس خدا کو یاد رکھنے یا) ذکر کرنے کا مطلب سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ نہیں، بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ: جب بھی کوئی حرام بات پیش آئے تو خدا کے خوف سے اسے ترک کرے۔



(۳۶) یَا عَلِیُّ ثَلَاثَةٌ إِنْ أَنْصَفْتَهُمْ ظَلَمْتَهُمْ: السَّفَلَةُ وَأَهْلُكَ وَخَادُكَ۔  
یَا عَلِیُّ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْصِفُونَ مِنْ ثَلَاثَةٍ: حُرْمَنِ عَبْدٍ، وَعَالِمٍ مِنْ جَاهِلٍ، وَقَوِيٍّ مِنْ ضَعِيفٍ۔

اعلیٰ — تین (قسم کے) لوگ ایسے ہیں کہ اگر ان کے ساتھ انصاف (بھی) کرو تو وہ تمہارے ساتھ نا انصافی کریں گے۔

(۱) پست فطرت لوگ (۲) تمہارے اہل (خاندان وغیرہ) (۳) تمہارے خدمت گزار۔  
اعلیٰ — تین قسم کے لوگ وہ ہیں جو (عام طور سے) تین قسم کے لوگوں کے ساتھ انصاف نہیں کرتے (۱) : آزاد غلام کے ساتھ (۲) : عالم، جاہل کے ساتھ (۳) طاقت ور کمزور

کے ساتھ۔



﴿يَا عَلِيُّ سَبْعَةٌ مَنْ كُنَ فِيهِ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ وَالْبَوَابُ لِحُجَّةٍ مُفْتَحَةٌ لَهُ:

مَنْ أَسْبَغَ وُضُوئَهُ، وَأَحْسَنَ مَسَلَّتَهُ، وَأَذَى زَكَاةَ مَالِهِ، وَكَفَّ غَضَبَهُ، وَسَجَنَ لِسَانَهُ، وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ لِدُنْيَاهُ، وَأَذَى السَّمِيحَةَ لِأَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ۔

اے علیؑ — ساتھ باتیں جس میں ہونگی وہ حقیقت ایمان کو تکمیل تک پہنچائے گا اور جنت کے دروازے اُس کے لئے کھول دیئے جائیں گے:

(۱) وضو کامل طریقے سے کرتا ہو (۲) نماز اچھی طرح سے پڑھتا ہو۔ (۳)۔ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہو۔ (۴)۔ اپنے غصے پر قابو رکھتا ہو۔ (۵)۔ اپنی زبان پر کنٹرول رکھتا ہو (۶)۔ خدا سے اپنے گناہ کی معافی مانگتا ہو (۷)۔ اہلبیتؑ بنیویں کے ساتھ خلوص رکھتا ہو۔



﴿يَا عَلِيُّ لَعَنَ اللَّهُ ثَلَاثَةً: أَكَلَ زَادَهُ وَحْدَهُ، وَرَكِبَ الْفَلَاةَ وَحْدَهُ، وَاتَّأَمَّ فِي بَيْتِ وَحْدَهُ۔

اے علیؑ — تین قسم کے لوگوں کے لئے لعن فرمایا ہے:

(۱)۔ (دوران سفر) اپنا آؤشہ راہ اکیلا کھانے والا۔  
(۲)۔ بیابانوں میں تنہا سواری کرنے والا۔  
(۳)۔ گھر میں اکیلے سونے والا۔



﴿يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ يَتَخَوَّفُ مِنْهُنَّ الْجَنُّونُ: التَّغَوُّطُ بَيْنَ الْقُبُورِ، وَالسَّيِّئُ فِي خَفِّ وَاحِدٍ، وَالرَّجُلُ بِنِیَامٍ وَحْدَهُ۔

اے علیؑ — تین باتیں ایسی ہیں جن سے جنون کا اندیشہ ہے:



(۱)۔ قبروں کے بیچ میں رفع حاجت کرنا (۲)۔ ایک پیر میں جو تاہین کر چلنا۔ (۳) کسی شخص کا تہنا گھر میں سونا۔



يَا عَلِيُّ ثَلَاثَةٌ يَحْسُنُ فِيهِنَّ الْكَذِبُ: الْكَذِبَةُ فِي الْحَرْبِ، وَكَذِبُكَ زَوْجَتُكَ وَالْإِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ۔

اعلیٰ — تین مواقع پر لوگوں سے سچ نہ بولنا بھی اچھلے۔  
(۱) جنگ کی تدبیریں بارے میں (۲) بیوی سے دعوے (۳)۔ لوگوں کے درمیان مصالحت کراتے وقت۔



يَا عَلِيُّ ثَلَاثَةٌ مَجَالِسُهُمْ تُمْنِيْتُ الْقَلْبُ:

مَجَالِسَةُ الْأَنْذَالِ، وَمَجَالِسَةُ الْأَغْنِيَاءِ، وَالْحَدِيثُ مَعَ النِّسَاءِ  
اعلیٰ — تین (قسم کے) لوگوں کی ہم نشینی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

(۱) پست لوگوں کے ساتھ نشست و برخاست (۲) ثروت مندوں کے پاس اٹھنا بیٹھنا۔  
(۳)۔ عورتوں سے بات چیت (۴) میں گئے رہنا۔



يَا عَلِيُّ ثَلَاثَةٌ مِنْ حَقَائِقِ الْإِيمَانِ: الْإِنْفَاقُ مِنَ الْإِقْتَارِ، وَالْإِصْلَاحُ مِنَ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ، وَبَذْلُ الْعِلْمِ لِلْمَسْكِينِ

اعلیٰ — تین باتیں ایمان کے حقائق میں سے ہیں:

(۱)۔ تنگدستی میں بھی لوگوں پر خرچ کرنا (۲)۔ اپنی طرف سے سب کے ساتھ انصاف کرنا۔  
(۳)۔ تشنگان علم کو علم کی دولت سے نوازنا۔

يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ مَنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ لَمْ يَتِمَّ عَمَلُهُ: وَرَخَّ يَحْجُزُهُ عَنِ مَعَاصِي اللَّهِ وَ

خَلَقْتُ نِيْدَ اِرِيْ بِهٖ النَّاسَ، وَحِلْمٌ يَزِدُّهٖ جَهْلُ الْجَهْلِ.

(اے علیؑ)۔ تین باتیں (ایسی ہیں کہ) جس شخص میں نہوں گی اُس کا عمل کامل نہیں ہوگا:

(۱)۔ ایسی پرہیزگاری جو اُسے گناہ سے روکے (۲) خوش اخلاقی جس کے ذریعہ

لوگوں کے ساتھ (اچھا) سلوک کرے۔ (۳)۔ حلم و بردباری جس کے ذریعہ

جہالت کرنے والوں کے ساتھ درگزر کرے۔



يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ فَرَحَاتٍ لِلْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا: لِقَاءُ الْإِخْوَانِ، وَتَفْطِيرُ الصَّائِمِ،

وَالْتَمَجُّنُ فِي أَحْرِ النَّارِ.

(اے علیؑ)۔ دنیا میں مومن کیلئے تین باتیں باعثِ فرحت ہیں:

(۱) دوستوں سے ملاقات (۲) روزہ دار کو افطار کرانا (۳) رات کے آخری تھکے میں

نماز شب پڑھنا۔



يَا عَلِيُّ اَنْهَكَ عَنْ ثَلَاثٍ خِصَالٍ: الْحَسَدَ وَالْحِرْصَ وَالنَّكَرَ.

(اے علیؑ)۔ تین باتوں سے منع کرتا ہوں:

(۱) حسد (۲) حرص و طمع (۳) بیکجہ۔



يَا عَلِيُّ اَرْبَعُ خِصَالٍ مِنَ الشَّقَاءِ: جُمُودُ الْعَيْنِ، وَقَسَاوَةُ الْقَلْبِ، وَلُبْسُ الْأَمَلِ،

وَحُبُّ الْبَقَاءِ.

(اے علیؑ)۔ چار باتیں بدبختی کی علامت ہیں:

(۱) بیکجہ جیسی آنکھ (۲) سنگدلی (۳) لمبی آرزوئیں (۴) دنیا میں ہمیشہ باقی رہنے کی

خواہش۔

﴿يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ وَرَجَاتٍ وَثَلَاثٌ كُنَّ رَاتٍ وَثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ وَثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ فَأَمَّا  
الدَّرَجَاتُ : فَإِسْبَاحُ الْوُضُوءِ فِي السَّبَرَاتِ ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ، وَالنَّشْطُ  
بِالنَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ ، وَأَمَّا الْكُفَارَاتُ : فَإِفْشَاءُ السَّلَامِ ، وَإِطْعَامُ  
الطَّعَامِ ، وَالْتِمَاجُ فِي اللَّيْلِ وَالنَّاسِ بِنِيَامٍ ، وَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ : فَشُحُّ مَطَاعٍ وَهَوَى  
مُبْتَغٍ ، وَاعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ . وَأَمَّا الْمُنْجِيَاتُ : فَخَوْفُ اللَّهِ تَعَالَى فِي السَّيْرِ وَ  
الْعَلَامِيَّةِ ، وَالْقَصْدُ فِي الْغِنَاءِ وَالْفَقْرِ ، وَكَلِمَةُ الْعَدْلِ فِي الرِّضَا وَالسُّخْطِ .

اے علیؑ — (مندرجہ ذیل باتوں میں سے) تین میں درجات (کی بلندی) تین میں (گناہوں کا)  
کفارہ ، تین میں ہلاکت کا اندیشہ ، اور تین باتوں میں نجات ہے :

• — (۱) درجات کی بلندی والے کام : سخت سردی میں بھی کامل وضو کرنا ، ایک نماز کے بعد  
دوسری نماز کا انتظار کرنا ، رات و دن (کے مختلف اوقات میں) جماعت کے لئے گھر سے جانا ۔

• — (۲) : جن باتوں میں (گناہوں کا کفارہ ہے) : ہر ایک کو سلام کرنا ۔ (لوگوں کو کھانا  
کھلانا ، اور جب لوگ رات کو سو رہے ہوں تو نماز شب پڑھنا ۔

• — (۳) : وہ باتیں جن میں ہلاکت کا اندیشہ ہے : سخت (کنجوسی جس کے تقاضوں کے  
مطابق عمل کیا جائے ، خواہش نفس جس کی پیروی کی جائے اور کسی شخص کا خود پسندی میں مبتلا ہونا ۔

• — (۴) : وہ باتیں جو نجات کا ذریعہ ہیں : ظاہر بظاہر اور مخفی طور پر (ہر طرح) خدا سے ڈرتے  
رہنا ، تو تکبر اور محبتِ اہی کے درمیان توازن رکھنا ، نادانگی اور خوشی (ہر حالت میں) انصاف ہی کی بات  
کہنا ۔



﴿يَا عَلِيُّ لَا رِضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ ، وَلَا يُشَمُّ بَعْدَ احْتِلَامٍ .

اے علیؑ — رضاعی رشتہ (اُس زمانہ میں قائم نہیں ہو سکتا جب بچے کی شیر خواری کی مدت  
گزر جائے ، اور بالغ ہونے کے بعد یتیمی کی حدود باقی نہیں رہتیں ۔

يَا عَلِيُّ سِرِّ سَتَيْنِ مَبْرُورِ الدِّينِ، سِرِّ سَنَةِ مِلِّ رَحِمَتِكَ، سِرِّ مِيلِ عَذْرِ لُصِيَا، سِرِّ مِيلَيْنِ  
شَيْخِ جَنَازَةٍ، سِرِّ ثَلَاثَةِ أُمِّيَالِ أَجِبِ السُّلُوفِ، سِرِّ سَنَةِ أُمِّيَالِ الظُّرِّ الْمَظْلُومِ وَعَلَيْكَ  
بِالْإِسْتِغْفَارِ۔

اے علیؑ۔ والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کے لئے (اگر اتنی طویل مسافت طے کرنا پڑے کہ)  
دو سال لگ جائیں، تو یہ مسافت طے کرو، صلہ رحم کے لئے ایک سال کی مسافتِ رضی کی عیادت بھیجیے  
ایک میل (پیدل جانا پڑے) تو جاؤ، شیعِ جنازہ کے لئے دو میل (چلنا پڑے تو) جاؤ، خوشنودیِ خدا کیلئے  
کسی برادر (مومن) سے ملنے کے لئے چار میل (چلنا پڑے تو) چلو، کسی قریادرس (کی مدد) کے لئے  
پانچ میل جانا پڑے تو، جاؤ، کسی مظلوم کی نصرت کے لئے چھ میل (چلنا پڑے تو) چلو۔ اور تم پر  
فرض ہے کہ استغفار کرتے رہو۔



يَا عَلِيُّ لِمُسُومِنِ ثَلَاثِ عِلَامَاتٍ: الصَّلَاةُ، وَالزَّكَاةُ وَالصِّيَامُ۔  
وَلِلْمُكَلِّفِ ثَلَاثُ عِلَامَاتٍ: يَتَمَلَّقُ إِذَا حَضَرَ، وَيُعْتَابُ إِذَا غَابَ، يُسَمِّتُ بِالْمُعَصِيَةِ۔  
وَلِلظَّالِمِ ثَلَاثُ عِلَامَاتٍ: يُفْهَرُ مِنْ دُونِهِ بِالْعَلْبَةِ، وَمَنْ فَوْقَهُ بِالْمُعَصِيَةِ، وَ  
يُظَاهَرُ الظَّالِمَةُ۔  
وَلِلْمُسْرَافِ ثَلَاثُ عِلَامَاتٍ: يَنْشِطُ إِذَا كَانَ عِنْدَ النَّاسِ، وَيَكْسِلُ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ  
وَيُحِبُّ أَنْ يُحَدِّثَ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ۔

وَلِلْمُنَافِقِ ثَلَاثُ عِلَامَاتٍ: إِذَا حَدَّثَ كَذِبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اسْتَبْنَحَ  
خَانَ۔

اے علیؑ۔ مومن کی تین نشانیاں ہیں:

(۱) نماز۔ (۲) زکوٰۃ۔ (۳) روزہ۔

اور بھروسے پر عویدار کی بھی تین نشانیاں ہیں۔

۱) سامنے ہو تو چپا پلوسی کرے (۲) پیٹھ پیچھے غیبت کرے۔ (۳) کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو طعنہ زنی کرے۔

● غلام کی تین نشانیاں ہیں :-

(۱) جو اس سے کمزور ہو اس کے ساتھ زیر دستی کرے (۲) اوپر والے (محبوب و برحق) کی نافرمانی کرے۔  
(۳) غلاموں کی ہمنوائی کرے۔

● دیا کار کی تین نشانیاں ہیں :

جب لوگوں کے درمیان ہو تو کارکردگی دکھائے، تنہا ہو تو سستی کرے اور اس بات کا خواہشمند ہو کہ ہر کام میں اس کی تعریف کی جائے۔

● منافق کی تین نشانیاں ہیں :

بات چیت میں غلط بیانی کرے۔ (۲) وعدہ کر کے وعدہ خلافی کرے (۳) اُسے امانت دی جائے تو خیانت کرے۔



﴿يَا عَلِيُّ تَسْعَةُ أَشْيَاءٍ تَوَرِثُ الشَّيَانَ: أَكْلُ الشَّجَاحِ الْخَامِضِ، وَأَكْلُ الْكَزْبَةِ وَالْجَبَنِ، وَسَوْمُ الْفَارَةِ وَقِرَاءَةُ كِتَابَةِ الْقُبُورِ، وَالنَّشْئُ بَيْنَ اِمْرَأَتَيْنِ وَطَرَحُ الْقُمَّلَةِ، وَالْحَجَامَةُ فِي الثَّقَوَةِ، وَالْبَوْلُ فِي الْمَاءِ الرَّكَدِ﴾

اے علی! — نو چیزوں سے بھولنے کا مرض (پیدا) ہوتا ہے:

(۱) ترش سیب کھانا۔ (۲) کزبرہ نامی سلاد (۳) پینیر کھانا۔ (۴) چوہے کی جھٹھالی ہونی  
چیز کھانا (۵) قبروں کی تحریریں پڑھنا۔ (۶) دو عورتوں کے درمیان چلنا، جو میں پھینکنا۔  
(۸) چاندی سے پچھنے لگانا۔ (۹) ٹھہرے ہوئے پانی میں بیٹاب کرنا۔



﴿يَا عَلِي العيش في ثلاثة: دار قوراء نوراء، وجارية حسناء وقرس قباء۔﴾

✽ اے علی — تین چیزیں زندگی کیلئے عمدہ ہیں۔

۱) بُکُشادہ روشن گھر (۲) خوبصورت شریکِ حیات (۳) چابک دست گھوڑا (سواری)



✽ ۱۔ يَا عَلِيُّ وَاللّٰهُ لَوْ اَنَّ الْمُسَوِّضَ فِي قَعْرِ بَيْتٍ بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَيْهِ رَجُلًا تَرْفَعُهُ

تَوَقَّ الْأَخْيَارَ فِي دَوْلَةِ الْأَشْرَارِ

اے علی — اگر تواضع (دائیکاری) کرنے والا شخص کسی گہرے کنویں میں بھی ہو تو خداوندِ عالم ایسی ہوا بھیجے گا، جو اس کو وہاں سے اٹھا کر نیکو کاروں سے اوپر لے جائے (چاہے) بُرے حکمرانوں کا دور ہو۔



✽ ۲۔ يَا عَلِيُّ مَنْ اَشْفَى اِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ، وَمَنْ مَنَعَ اُخِيْرًا اُجْرَهُ

فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ، وَمَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ اَذَى مُّحَدَّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ۔

فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا ذَٰلِكَ الْحَدَثُ؟ قَالَ: الْقَتْلُ۔

اے علی — جو شخص خود کو ان لوگوں کا موالی ظاہر کرے جن کا وہ حقیقتاً موالی نہیں ہے، تو اس پر خدا کی لعنت، اور جو کسی مزدور کی مزدوری دینے سے انکار کرے اس پر خدا کی لعنت اور جو شخص کسی سانحہ کا ارتکاب کرے یا سانحہ کا ارتکاب کرنے والے کو پتہ دے اس پر خدا کی لعنت۔ کسی نے پوچھا: اے خدا کے رسول سانحے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: کسی کو قتل کرنا۔



✽ ۳۔ يَا عَلِيُّ الْمُؤْمِنُ مَنْ اَمَنَهُ الْمُسْلِمُونَ عَلَى اَمْوَالِهِمْ وَدِمَائِهِمْ وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ

الْمُسْلِمُونَ مِنْ يَدِهِ وَلِسَانِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَاجَرَ السَّيِّئَاتِ

يَا عَلِيُّ اَذْنُقْ عُرَى الْاِيْمَانِ الْحُبَّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضَ فِي اللّٰهِ۔



اے علی — مومن وہ ہے جس کی طرف سے مسلمانوں کے جان و مال کو امان ہو — مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان (کی طرف سے) مسلمانوں کے لئے سلامتی ہو، اور ہا جبر وہ ہے جو برائیوں کو ترک کر دے۔

اے علی — ایمان کی مضبوطی یہ ہے کہ :  
 (کسی سے) خدا کی خاطر ہی محبت کی جائے، اور خدا کی خاطر ہی عداوت۔



.. يَا عَلِيُّ مَنْ أَطَاعَ إِمْرَاتَهُ أَكَبَّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رُجْبِهِ، فِي النَّارِ  
 فَقَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَمَا بِلَكَ الطَّاعَةُ؟ قَالَ: يَا ذَنْ لَهَا فِي الدَّهَابِ  
 إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَالْعُرْسَاتِ وَالنَّارِ حَاتٍ، وَلَنْبِ الشَّيَابِ الرِّقَاقِ  
 اے علی — جو شخص (مندرجہ ذیل باتوں میں) اپنی بیوی کا فرمان (اور) خدا سے منہ کے بل جہنم میں  
 ڈالے گا۔

پوچھا: کیسی فرماں برداری؟  
 فرمایا:۔ وہ اُسے لوگوں کے جمع اور شادی بیاہ... وغیرہ (کی نادر) پارٹیوں میں جانے اور  
 باریک لباس پہننے دے۔



.. يَا عَلِيُّ إِنَّ اللَّهَ بَارَكَ وَلَعَالَى قَدْ أَذْهَبَ بِالْإِسْلَامِ نَحْوَةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَلَفَاخْرُهَا  
 بِأَبَائِهَا، أَلَا إِنَّ النَّاسَ مِنْ آدَمَ، وَآدَمُ مِنْ تَرَابٍ، وَأَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ الْقَاهِمُ  
 اے علی — خداوند عالم نے دین اسلام کے ذریعہ زمانہ جاہلیت کی نخوت اور اپنے آباؤ  
 اجداد پر فخر و مباہات کو ختم کر دیا  
 یاد رکھو تمام انسان آدم کی اولاد ہیں آدم مٹی سے پیدا ہوا ہے اور تم میں سے خدا کے نزدیک یادہ مرتز وہ ہے جو زیادہ پر سیرگار ہو۔



❦ - يَا عَلِيُّ مِنَ السُّخْتِ : شَنَّ الْكَلْبُ ، وَشَنَّ الْخَمْرُ وَهَفَزَ الرِّأْيَةُ وَالرِّسْوَةُ فِي الْحُكْمِ ، وَأَجْرُ الْكَاهِنِ -

اے علی — مُردار کی قیمت، کتے کی قیمت، شراب کی قیمت، زنا کار عورت کی اُجرت، فیصلے کو تبدیل کرانے یا اپنے حق میں کرانے کے لئے دی جانے والی رشوت، اور کاهنوں کی اُستِبر (یہ سب حرام ہیں)۔



❦ - يَا عَلِيُّ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِيَمَارِئَ بِهِ السُّفَهَاءُ أَوْ يُجَادِلَ بِهِ الْعُلَمَاءُ أَوِيْدَ عَوَالِي النَّاسِ إِلَى نَفْسِهِ ، فَمَوْمِنٌ أَهْلُ النَّارِ -

اے علی — جو شخص اس لئے علم حاصل کرتا ہے کہ بیوقوف لوگوں سے محاذ آرائی کرے، یا علماء سے (غریب) بحث مباحثہ کرے، یا لوگوں کو اپنی ذات کی طرف دعوت دے — تو وہ اہل جہنم میں سے ہے۔



❦ - يَا عَلِيُّ إِذَا مَاتَ الْعَبْدُ قَالَ النَّاسُ : مَا خَلَفَ ؟ وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ : مَا قَدَّمَ ؟ اے علی — جب کوئی مرتا ہے تو لوگ پوچھتے ہیں کیا بھوڑ کر گیا؟ اور فرشتے کہتے ہیں، کیا لے کر آیا ہے؟



❦ - يَا عَلِيُّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ - اے علی — دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے۔ اور کافر کے لئے جنت ہے۔



❦ - يَا عَلِيُّ مَوْتُ الْفُجَاءَةِ رَاحَةٌ لِلْمُؤْمِنِ وَحَسْرَةٌ لِلْكَافِرِ - اے علی — اچانک موت (آجنا) مومن کے لئے راحت، اور کافر کے لئے

حسرت و اندوہ کا باعث ہے



﴿يَا عَلِيُّ أَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى الدُّنْيَا: أَخْدِمِي مَنْ خَدَمَنِي وَأَتَعِبِي مَنْ خَدَمَكَ﴾

اے علی — خداوندِ عالم نے وحی کے ذریعہ سے دنیا کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ :  
ہو میرا خدمت کار، ہو تو اس کی خدمت کرنا اور جو میرا خدمت کار ہو اسے تھکا دینا۔



﴿يَا عَلِيُّ إِنَّ الدُّنْيَا الْوَعْدَةُ لَتَعِنْدَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى جَنَاحُ بَعُوضَةٍ لَسَا سَقَى الْكَافِرَ مِنْهَا شَرْبَةً مَاءً﴾

اے علی — اگر خداوندِ عالم کے نزدیک دنیا کی حیثیت مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو وہ کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی کا نہ دیتا۔



﴿يَا عَلِيُّ مَا أَحَدٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا دُخِلَ فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّهُ لَسَمِ يُعْطَى مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا قُوتًا﴾

اے علی — اولین و آخرین میں سے ہر شخص قیامت کے دن تمنا کرے گا کہ کاش اُسے دنیا میں صرف گزر اوقات کے برابر ہی (مال) ملتا۔



﴿يَا عَلِيُّ شَرُّ النَّاسِ مَنْ اتَّخَذَ اللَّهَ فِي قَضَائِهِ﴾

اے علی — وہ شخص سب سے بُرا ہے جو خدا پر اُس کے فیصلوں کے سلسلہ میں الزام لگائے :



❦ يَا عَلِيُّ أَتَيْنَ الْمُؤْمِنَ تَسْبِيحًا، وَصِيَا حَةً تَهْلِيلًا، وَتَوَمُّدَةً عَلَى الْفَرَاشِ عِبَادَةً  
وَتَقَلُّبَةً مِنْ جَنْبٍ إِلَى جَنْبٍ جَمًّا وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ. فَإِنْ عُوذَ فِي مَشْيٍ وَمَا عَلَيْهِ  
مِنْ ذَنْبٍ۔

اے علی — مومن کا بیماری میں کراہنا تسبیح (کی طرح باعث اجر) ہے۔ اس کی بیخ کاٹنا  
لا الہ الا اللہ (پڑھنے جیسا) ہے، اُس کا اپنے بستر پر سونا (اگلی) عبادت ہے، اور اس پہلو سے اُس پہلو  
سکرٹ لینا راہِ خدا میں جہاد جیسا ہے، پھر اگر صمت مند ہو جائے تو (اس عالم میں) چلے گا کہ اس کے  
ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا۔



❦ يَا عَلِيُّ لَوْ أَهْدَى إِلَيَّ كِرَاعٌ لَهَلْتُ، وَلَوْ دُعِيتُ إِلَى كِرَاعٍ لَأَجَبْتُ۔  
اے علی — جانور کا کھانا بھی، اگر میرے پاس تحفے کے طور پر لایا جائے تو قبول کر لوں گا۔ اور  
ایسی ہی دعوت میں بلا جاؤں تو جاؤں گا۔



❦ يَا عَلِيُّ لَيْسَ عَلَى الشَّاءِ جُمُعَةٌ وَلَا جُمَاعَةٌ وَلَا أَدَانٌ وَلَا إِثَامَةٌ وَلَا  
عِيَاذَةٌ مُرْنِيضٍ وَلَا إِتْبَاعُ جَنَازَةٍ وَلَا هُوْلَةٌ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَا اسْتِلاَمُ الْحَجَرِ  
وَلَا حَلَقٌ۔  
وَلَا تَوَلَّى الْقَضَاءُ وَلَا تَسْتَأْذِنُ وَلَا تَدْبَحُ إِلَّا عِنْدَ الضَّرُورَةِ وَلَا تَجْهَرُ بِالتَّلْبِيَةِ وَلَا  
تَقِيمُ عِنْدَ قَبْرِ وَلَا تَسْمَعُ الْخُطْبَةَ وَلَا تَتَوَلَّى التَّرْوِجَ بِنَفْسِهَا۔  
وَلَا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ فَإِنْ خَرَجَتْ بِغَيْرِ إِذْنِهِ لَعَنَهَا اللَّهُ وَجِبْرِيلُ  
وَمِيكَائِيلُ وَلَا تُعْطَى مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَبْسُتِ وَرُؤُوسَهُمَا عَلَيْهَا سَاقِطًا  
وَأِنْ كَانَ ظَالِمًا لِمَا۔



اے علیؑ — جمعہ و جماعت (میں شرکت) اذان و اقامت کہنا، مریضوں کی عیادت (کھیلنے گھر سے نکلنا)، تشیع جنازہ، صفا، و مردہ کے درمیان ہر دہ گھرنا، حجر اسود کو بوسہ لینا، سر منڈانا — یہ سب کام عورتوں سے ساقط ہیں۔

(اسی طرح عورتیں) نہ قاضی بنیں، نہ وکیل۔ اور سوائے مجبوری کے کوئی جانور بفتح نہ کریں تبلیہ کہتے وقت آواز (بہت) بلند نہ کریں اور قبر کے پاس مقیم نہ ہوں۔ اُن کے ذمہ نہ خطبہ (جمعہ وغیرہ) سنا ہے، اور نہ اپنی شادی کا خود ہی اہتمام کھنٹے گی۔ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نہ نکلیں، کیونکہ بغیر اجازت کے گھر سے نکلنے والی عورت پر خدا جبریل اور میکائیل کی طرف سے نفرین ہوگی۔

شوہر کے گھر کی کوئی چیز اُس کی اجازت کے بغیر کسی کو نہ دے اور رات اس طرح بسر نہ کرے اس کا شوہر اس سے ناراض ہو اگرچہ اُسی کی زیادتی رہی ہو!!



(۴۰)۔ يَا عَلِيُّ الْإِسْلَامُ عَزِيَانٌ وَلِبَاسُهُ الْحَيَاءُ، وَزِينَتُهُ الْوَقَارُ، وَمَرْوَتُهُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ وَعِمَادَةُ الْوَرَعِ۔

اے علیؑ — اسلام کا لباس عیا ہے، اس کی زینیت وقار ہے، اس کی مروّت: عمل صالح ہے، اور اس (عمارت کا) ستون: پرہیز گاری ہے۔



(۴۱)۔ يَا عَلِيُّ وَبِكُلِّ شَيْءٍ أَسَاسٌ وَالْإِسْلَامُ حِينَا أَهْلُ الْبَيْتِ

اے علیؑ — ہر چیز کی بنیاد ہوتی ہے، اسلام کی بنیاد ہم اہلبیت کی محبت ہے۔



(۴۲)۔ يَا عَلِيُّ سَوْءُ الْخَلْقِ شُؤْمٌ، وَطَاعَةُ الْمَرْءِ قَبِيحَةٌ أَمَةٌ۔

اے علیؑ — بد اخلاقی (باعثِ نخوست) اور عورت کی اطاعت (باعثِ ندامت) ہے۔

❦ :- يَا عَلِيُّ إِنَّ كَانَ الشُّومُ فِي شَيْءٍ فَفِي لِسَانِ امْرَأَةٍ.  
اے علی۔ اگر کسی چیز میں غوسٹ ہے تو وہ عورت کی زبان ہے۔



❦ :- يَا عَلِيُّ نَجَا الْمُخْفَوْنَ وَهَلَكَ الْمُثْقَلُونَ.  
اے علی۔ ہلکے پٹھلے رہنے والے نجات پائیں گے، بوہل ہلاکت سے دوچار ہوں گے۔



❦ :- يَا عَلِيُّ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعِدًّا فَلْيَبْتَوْا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.  
اے علی۔ جو شخص جہان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے (آنت میں) اس کی نشست کو آگ سے بھر دیا جائے گا۔



❦ :- يَا عَلِيُّ ثَلَاثُ يُزِدْنَ فِي الْحِفْظِ وَيُذْهِبْنَ الْبَلَاءَ: اللَّبَانُ وَالسِّوَاكُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ.  
اے علی۔ تین باتوں سے حافظہ بڑھتا ہے اور بلیغ صاف ہوتا ہے :  
(۱) لبین۔ (۲) : مسواک۔ (۳) : تلاوت قرآن۔



❦ :- يَا عَلِيُّ السِّوَاكُ مِنَ السَّنَةِ، وَمُطَهِّرُ الْلَفْمِ، وَيَجْلِبُو الْبَقْوَى، وَيُوضِي الشَّرْحَ، وَ يُنَبِّضُ الْأَسْنَانَ، وَيُذْهِبُ بِالْحَفْرِ، وَيَشْدُّ اللَّثَّةَ، وَيُسْقِي الطَّعَامَ وَيُذْهِبُ بِالْبَلْعِ، وَيُزِيدُ فِي الْحِفْظِ وَيُزِيلُ الْخَسَائِفَ، وَلَقَدْ رُحِمَ بِهِ الْمَلَائِكَةُ.  
اے علی۔ مسواک (کے بہت سے فائدے ہیں) :

سنت ہے، دہن کو پاکیزگی عطا کرتا ہے، اس سے بینائی تیز ہوتی ہے، خدا کی خوشنودی نصیب ہوتی ہے، دانت سفید ہوتے ہیں، بدبو دور ہوتی ہے، جیڑے مضمحل ہوتے ہیں،



کھانے کی اشتہا بڑھتی ہے، بلغم صاف ہوتا ہے، حافظہ بڑھتا ہے، نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے، اور اس سے فرشتے خوش ہوتے ہیں۔



❦: يَا عَلِيُّ السُّؤْمُ اَرْبَعَةٌ: نَوْمُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عَلَى أَقْفُسِهِمْ، وَنَوْمُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى أَيْمَانِهِمْ، وَنَوْمُ الْكَافِرِ وَالْمُنَافِقِينَ عَلَى أَيْسَارِهِمْ، وَنَوْمُ الشَّيَاطِينِ عَلَى وُجُوهِهِمْ۔

اے علی — نیند چار طرح کی ہے :  
(انبیاء بیت لیتے ہیں، مومن داہنی کروٹ، کفار و منافقین بائیں اور شیطان اوندھے منہ۔)



❦: يَا عَلِيُّ مَا بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيًّا إِلَّا وَجَعَلَ ذُرِّيَّتَهُ مِنْ صُلْبِهِ، وَجَعَلَ ذُرِّيَّتِي مِنْ صُلْبِكَ، وَلَوْلَاكَ مَا كَانَتْ لِي ذُرِّيَّةٌ  
اے علی — خداوند عالم نے جن انبیاء کو مبعوث کیا، ان کی نسل، اُن کی صُلبی اولاد کے ذریعہ باقی رکھی، لیکن میری نسل کو تمہارے صلب میں رکھا ہے، تم نہ ہوتے تو میری نسل (آگے نہ بڑھتی)



❦: يَا عَلِيُّ اَرْبَعَةٌ مِنْ قَوَائِمِ النِّظَامِ: إِمَامٌ يُعْضِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيُطْعِمُ امْرَأَهُ، وَزَوْجَةٌ يَحْفَظُهَا زَوْجُهَا وَهِيَ تَحْوُنُهُ، وَفَقْرٌ لَا يَجِدُ صَاحِبَهُ مُدَاوِيًا وَحَبَّارٌ سَوْءٌ فِي دَارِ الْمَقَامِ۔

اے علی — چار باتیں کمر توڑ دینے والی ہیں :  
(۱) ایسا سیڈر جو خداوند عالم کی نافرمانی کرتا ہو، اور (پھر بھی) اس کے حکم کی اطاعت کی جائے۔

(۱۲)۔ وہ بیوی جسے اُس کا شوہر تحفظ فراہم کرے، اور وہ اس سے خیانت نہ کرے۔

(۱۳)۔ ایسی تنگ دستی، جس کا کوئی علاج نظر نہ آ رہا ہو۔

(۱۴)۔ انسان کی جہاں مستقل رہائش ہو، وہاں بُرے پڑوسی (سے واسطہ پڑ جائے)۔



﴿يَا عَلِيُّ إِنَّ عَبْدَ الْمُطَلِّبِ سَنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ حَسَنَ سُنَنِ وَأَجْرَاهَا اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ

لَهُ فِي الْإِسْلَامِ-

حَسَنَ نِسَاءِ الْأَنْبَاءِ عَلَى الْأَنْبَاءِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: (وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ

آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ...)

وَوَحَّدَ كَنْزًا فَأَخْرَجَ مِنْهُ الْخُمْسَ وَتَمَدَّقَ بِهِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ:

(وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ

وَالْمَسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ...)

وَلَمَّا حَفَرَ بَنُو مُزْمٍ سَنَاهَا سَقَايَةَ الْحَاجِّ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ بَارَكًا وَتَعَالَى:

(أَجْعَلْتُمْ سَقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كُنْتُمْ آتُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهِدُوا

فِي سَبِيلِ اللَّهِ...)

وَسَنَّ فِي الْقَتْلِ مِائَةَ مِنَ الْإِهْلِ، فَأَجْرَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ذَلِكَ فِي الْإِسْلَامِ-

وَلَمْ يَكُنْ لِلطَّوَافِ عِدَّةٌ عِنْدَ قُرَيْشٍ، فَتَنَ لَهُمْ عَبْدُ الْمُطَلِّبِ سَبْعَةَ أَشْوَاطٍ

فَأَجْرَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ذَلِكَ فِي الْإِسْلَامِ-

يَا عَلِيُّ إِنَّ عَبْدَ الْمُطَلِّبِ كَانَ لَا يَسْتَقْسِمُ بِالْأَزْلَامِ وَلَا يَعْبُدُ الْأَصْنَامَ، وَلَا يَأْكُلُ مَا

ذُبحَ عَلَى النَّصَبِ، وَيَقُولُ: أَنَا عَلَى دِينِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ-



اے علی۔۔۔ (جناب عبدالمطلب نے عہد اسلام سے قبل پانچ باتیں رائج کی تھیں، جنہیں

خداوندِ عالم نے عہدِ اسلام میں باقی رکھا ہے ،  
 (۱) سوتیلی ماں سے شادی حرام قرار دی۔ قرآن نے اس حکم کو باقی رکھا۔ جیسا کہ ارشادِ قدر ہے  
 وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ (جن عورتوں سے تمہارے باپ نے نکاح کیا تھا ان  
 نکاح نہ کرنا۔)

(۲)۔ جنابِ عبدالمطلب کو ایک خزانہ ملا تو انہوں نے اُس کا خمس نکال کر راہِ خدا میں خرچ  
 کر دیا۔ (دینِ اسلام نے اس طریقے کو باقی رکھا) ارشادِ قدرت ہے :  
 وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ  
 وَابْنِ السَّبِيلِ۔

(اور جان لو کہ تمہیں کسی چیز سے جو منفعت ملے تو اُس کا خمس خدا، رسول، ذوی القربی، یتیموں،  
 مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے۔)  
 (۳)۔ جنابِ عبدالمطلب نے جب زمزم کھودا تو اس کا پانی حاجیوں تک پہنچانے کا حکم دیا۔  
 اور اسے سقایۃ الحج کا نام دیا۔ (قرآن مجید میں) خداوندِ عالم نے (اس نام کو باقی رکھا)  
 ارشادِ قدرت ہے:

أَجْعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَجِّ وَحِمَاةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ... (کیا تم لوگ سقایۃ الحج اور مسجد الحرام  
 کی تعمیر کو ...)

(۴) جنابِ عبدالمطلب نے قتل (خطا) کی دیت تلو اونٹ معین کی تھی خداوندِ عالم نے  
 اسلام میں اسی مقدار کو باقی رکھا۔

(۵)۔ قریش کے ہاں طواف کے لئے کوئی عدد معین نہیں تھا، جنابِ عبدالمطلب نے  
 طواف کے لئے سیکڑ معین کئے، خداوندِ عالم نے (اسی تعداد کو) باقی رکھا۔

اے علی۔ (جنابِ عبدالمطلب نے) پانسوں کے ذریعے قسم کھانے کا طریقہ نہیں اپنایا، نہ  
 بتوں کے آگے سجدہ کیا، نہ بتوں کے استھانوں پر ذبح ہونے والے جانوروں کا گوشت کھایا،

وہ فرمایا کرتے تھے کہ :

میں اپنے باپ برائیم علیہ السلام کے دین پر ہوں۔



﴿يَا عَلِيُّ أَحَبُّ النَّاسِ إِيمَانًا وَأَعْظَمُهُمْ يَقِينًا قَوْمٌ يَكُونُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ  
لَمْ يَلْحَقُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَحَبِيبَهُمُ الْحَقَّةَ فَأَمْسُوا  
بِسَوَادِ عَلِيٍّ بِيَاضٍ ۝﴾



سے علیؑ ایمان کے لحاظ سے حیرت انگیز اور یقین کے لحاظ سے عظیم ہیں وہ لوگ جو آخری  
زمانے میں ہوں گے وہ لوگ پیغمبر سے نہیں اور حبیب خدا (امام وقت) پر درہ غیب میں ہونگے  
پھر بھی وہ کامل ایمان رکھنے والے ہوں گے۔



﴿يَا عَلِيُّ ثَلَاثَةُ يَفْسِينَ الْقَلْبُ : اسْتِغَاةُ الْغَلَبِ وَطَلِبُ الْفَيْدِ وَإِيَانُ بَابِ السُّلْطَانِ ۝  
اے علیؑ تین باتیں دل کو سخت کر دیتی ہیں :  
۱۔ لہو و لعب کی باتیں سننا ۲۔ لشکر کی طلب میں جانا۔ اور ۳۔ حکمران کے دروازے  
پر حاضری

﴿يَا عَلِيُّ لَا تَمْلِكْ فِي جِلْدٍ مَا لَا يَشْرِبُ لَبَنَهُ وَلَا يُوَكِّلُ أَحْمَدُ وَلَا تَصِلْ فِي ذَاتِ الْحَيْشِ  
وَلَا فِي ذَاتِ الصَّلَاةِ وَلَا فِي ضَجْنَاتٍ ۝﴾

اے علیؑ کسی ایسی چیز کی کھال میں نماز نہ پڑھنا جس کا دودھ نہیں پیا جاتا نہ اس کا گوشت کھایا  
جاتا ہے۔ اور ذات الحیش ذات الصلاہ صلاہ اور ضجنان نامی جگہوں پر نماز نہ پڑھنا۔



﴿يَا عَلِيُّ كُلِّ مِنَ الْبَيْضِ مَا اخْتَلَفَ طَرَفَاهُ وَمِنَ السَّمَكِ مَا كَانَ لَهُ قَشْرٌ وَمِنَ الطَّيْرِ



(۸۶)۔: یَا عَلِیُّ لَا تَقْعُ فِی شَمْرِیْ، وَلَا كَنْزِ۔ (سجھلو اور دنیہ میں قطع (ید) نہیں ہے)

ۛ- يَا عَلِيَّ لَا يَقْتُلْ وَالِدَ بَوْلَدِهِ

اے علی۔ باب کو اولاد سمجھ برے قتل نہیں کیا جائے گا۔



﴿۱۳﴾ يَا عَالِي لَا يَقْبَلُ اللَّهُ تَعَالَى دُعَاءَ قَلْبٍ سَاهٍ

اے علیؑ — خداوندِ عالم، غفلت برتنے والے دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔



❦ - يَا عَلِيُّ نَوْمِ الْعَالِمِ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الْعَابِدِ -

اے علیؑ — عالم کی نیت، عابد کی عبادت سے افضل ہے۔

اے علی — دو رکعت نماز جو عالم پڑھتا ہے، وہ عابد کی ایک ہزار رکعت سے افضل ہے۔



❦: يَا عَلِيُّ لَا تَصُومُ امْرَأَةً تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِ رَجُلٍ وَلَا يَصُومُ الْعَبْدُ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِ مُوَلَّاهُ وَلَا يَصُومُ الصَّيْفُ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِ صَاحِبِهِ۔

اے علی — مستحب روزہ کوئی عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نہ رکھے نہ غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر رکھے۔ اور نہ مہمان اپنے میزبان کی اجازت کے بغیر رکھے۔



❦: يَا عَلِيُّ مَنُومُ يَوْمِ الْفِطْرِ حَرَامٌ، وَمَنُومُ يَوْمِ الْأَضْحَى حَرَامٌ، وَمَنُومُ الْوَصَالِ حَرَامٌ، وَمَنُومُ الْقَمَرِ حَرَامٌ، وَمَنُومُ نَذْرِ الْمُعْصِيَةِ حَرَامٌ، وَمَنُومُ الدَّهْرِ حَرَامٌ۔

اے علی — عید الفطر، عید قربان، صوم وصال، خاموشی کا روزہ، معصیت کی نذر کا روزہ اور صوم الدھر (یہ سب روزے) حرام ہیں۔



❦: يَا عَلِيُّ فِي الزَّوْنَا سِتُّ خَصَالٍ، ثَلَاثٌ مِنْهَا فِي الدُّنْيَا وَثَلَاثٌ مِنْهَا فِي الْآخِرَةِ۔ فَأَمَّا الَّتِي فِي الدُّنْيَا فَيَذْهَبُ بِالْبَهَاءِ، وَيُجْعَلُ الْقَنَاءُ، وَيَقْطَعُ الرِّزْقُ، وَأَمَّا الَّتِي فِي الْآخِرَةِ فَسَوْءُ الْحِسَابِ، وَسُخْطُ الرَّحْمَنِ، وَالْخُلُودُ فِي السَّارِ۔

زنا میں چھ باتیں ہیں، جن میں تین کا تعلق دنیا اور تین کا تعلق آخرت سے ہے۔  
دنیا میں: (زنا کرنے والے کے) چہرے کی رونق ختم ہو جائے گی، موت جلد آئے گی، رزق کا سلسلہ رک جائے گا۔

آخرت میں: حساب بہت سخت ہوگا، خداوند عالم کے غضب کا سامنا ہوگا، دائمی جہنم ہوگی۔



۷: کہ ان دو دلوں کو ملا کر اس طرح روزہ رکھے کہ آج، صبح صادق سے روزہ کا آغاز کرے رات کو افطار نہ کرے اور اسے اگلے دن سے ملائے۔



❦ :- يَا عَلِيُّ الرَّبَّاسْبَعُونَ جُزْءًا فَايَسِّرْهُ مِثْلَ أَنْ يَنْكَحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ فِي بَيْتِ اللَّهِ الْحَرَامِ.  
يَا عَلِيُّ دَرِّمُ رَبِّا اَعْتَظُمُ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ سَبْعِينَ زَيْتِيَةً كُلَّهَا بِذَاتِ مُحْرِمٍ فِي  
بَيْتِ اللَّهِ الْحَرَامِ.

... "سود" کے ستر ہزار ہیں سب سہل کی مثال یہ ہے جیسے (نعوذ باللہ) کوئی شخص خانہ کعبہ کے اندر اپنی ماں سے ... کرے۔

... "سود" کا ایک درہم خدا کے نزدیک ایسے ستر (زنا سے سخت ہے) بن میں سے ہر زنا خدا کے میں اپنے محرم سے کیا گیا ہو۔



❦ :- يَا عَلِيُّ مَنْ مَنَعَ قِيْرًا طَا مِنْ زَكَاةٍ مَالِهِ، فَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ وَلَا بِمُسْلِمٍ، وَلَا كَرَامَةٍ.  
يَا عَلِيُّ تَارِكُ الزَّكَاةِ يَسْأَلُ اللَّهُ الرَّجْعَةَ إِلَى الدُّنْيَا، وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ:  
رَحْمَتِي إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمْ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ  
كَلَّا إِنَّمَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ)۔  
اے علیؑ — جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ کے ایک قیراط سے بھی منع کرے وہ نہ مؤمن ہے نہ مسلمان  
نہ قابل احترام۔

اے علیؑ — زکوٰۃ نہ دینے والا (قیامت میں) خداوندِ عالم سے درخواست کرے گا کہ اے دنیا  
واپس بھیج دیا جائے؛  
ارشادِ قدرت ہے،

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمْ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ، كَلَّا  
إِنَّمَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا، وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ.  
(یہاں تک کہ جب تم سے کسی کو موت آئے تو کہنے لگے، پالنے والے مجھے واپس کر دے تاکہ  
جو کچھ چھوڑ کر آیا ہوں اس میں نیک عمل کروں۔

ہرگز نہیں — یہ تو بس ایک بات ہے جو یہ کہہ رہا ہے۔  
اور اُن لوگوں کے پیچھے روزِ محشر تک کے لئے برزخ ہے۔



❦ :- يَا عَلِيُّ تَارِكُ الْحَجِّ وَهُوَ مُسْتَطَاعٌ كَافِرٌ لَقَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: (وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حَجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ)  
یا علیؑ مَنْ سَوَّفَ الْحَجَّ حَتَّى يَمُوتَ - بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا  
اے علیؑ — مستطیع ہونے کے باوجود حج کو ترک کرنے والا کافر (دوں کے ساتھ محشور ہوگا،

ارشادِ قدرت ہے:

وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حَجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا، وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ۔

(اور لوگوں پر خوشنودی خدا کے لئے حج بیت اللہ فرض ہے، جو بھی دہاں جانے کی استطاعت رکھتا ہو۔ اور جو کفر اختیار کرے تو سمجھ لے کہ خدا تمام جہانوں سے بے نیاز ہے)  
اے علیؑ — جو شخص حج کو اتار دے، یہاں تک کہ موت آجائے، تو اُسے خداوندِ عالم روزِ قیامت یہودی یا عسائی (کی حیثیت سے) اٹھائے گا۔



❦ :- يَا عَلِيُّ الصَّدَقَةُ تَرُدُّ الْبَلَاءَ الَّذِي قَدْ أَصَبَ إِبْرَاهِيمَ۔  
اے علیؑ — صدقہ اُس بلا کو بھی رد کر دیتا ہے جو تہی ہو چکی ہو۔



❦ :- يَا عَلِيُّ صَلَاةُ الرَّجْمِ تَزِيدُ فِي الْعُمْرِ۔  
اے علیؑ — جلدِ رجم سے زندگی بڑھتی ہے۔





۱۷ علیؑ۔ سب سے عمدہ عقل وہ ہے جس کے ذریعہ جنت حاصل کی جائے اور پروردگارِ عالم

کی خوشنودی طلب کی جائے۔

اے علی — خداوندِ عالم نے سب سے پہلے عقل کو پیدا کیا پھر اس سے فرمایا کہ آگے بڑھ، تو وہ آگے بڑھی، پھر فرمایا کہ پیچھے جا۔ تو وہ پیچھے گئی، تو خداوندِ عالم نے فرمایا:

”میری عزت و جلال کی قسم۔ میں نے کوئی ایسی مخلوق نہیں پیدا کی جو تجھ سے زیادہ پسندیدہ ہو، میں تیرے ہی ذریعہ سے باز پرس کروں گا، تیرے ہی مطابق عطا کروں گا، اور تیرے ہی ذریعہ سے ثواب بھی دوں گا، عتاب بھی کروں گا۔“



❦ يَا عَلِيُّ، لَا مَدَقَّةَ وَذُو رَحِمٍ مُّحْتَاجٌ

اے علی کوئی قربت دار محتاج ہو تو پھر (کسی اور کو) صدقہ دینا مناسب نہیں ہے۔

اس حدیثِ مقدس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ:

خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت میں رشتہ داروں کے حقوق کو کس قدر اہمیت دی گئی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ”ملہ رحم“ کو اہم ترین فرائض میں سے شمار کیا گیا ہے جبکہ قطع رحم کو گناہانِ کبیرہ میں شمار کیا گیا ہے اور گناہانِ کبیرہ وہ ہیں جن کا انجام آتشِ جہنم ہے۔



❦ يَا عَلِيُّ دِرْهَمٌ فِي الْخِفَابِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفٍ دِرْهَمٍ يُنْفَقُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَفِيهِ أَرْبَعُ عَشْرَ خَصْلَةً:

لِطَرْدِ الرِّيحِ مِنَ الْأَذْنَيْنِ، وَتَحْلِيلِ الْبَصَرِ، وَلِيَكُنَ الْخَيَاشِيمُ، وَلِطَيْبِ النِّكْمَةِ، وَلِيَشُدَّ اللَّثَّةَ، وَيَذْهَبَ بِالضُّعْنَى، وَلِقِيلُ وَسْوَسةَ الشَّيْطَانِ، وَلِتَفْرَحَ بِهِ الْمَلَائِكَةُ، وَلِيَسْتَبْرِجَ بِهِ الْهُنُومُنَ، وَلِيَعْتَظَ بِهِ الْكَافِرُ وَهُوَ زَيْنَتُهُ وَطَيْبُهُ، وَلِيَسْتَحْيِيَ مِنْهُ مَنْكَرٌ وَذَكِيرٌ، وَهُوَ بَرَاءَةٌ لَهُ فِي قَبْرِهِ۔

اے علیؑ — خضاب میں (خرچ کیا جانے والا) ایک درہم راہِ خلا میں خرچ کئے جانے والے ہزار درہم سے افضل ہے۔

خضاب میں ۱۴ باتیں ہیں:

کائناتوں سے بدبودار ہو اکو دور کرتی ہے۔ بیانی کو تیز کرتی ہے۔ نکتوں کو نرم کرتی ہے۔  
 — خوشبو کو پاکیزہ بناتی ہے۔ داڑھوں کو مضبوط کرتی ہے۔ کمزوری کو دور کرتی ہے۔  
 شیطان کے وسوسے کو دور کرتی ہے، فرشتے اس سے فرحت پاتے ہیں۔ مومنین کے چہرے پر  
 بشت آتی ہے۔ کافر ناراض ہوتے ہیں۔ یہ باعثِ زینت ہے۔ (آدمی کو خوشبودار بناتی  
 ہے)۔ منکر نکیر (ایسے شخص پر سختی کرنے سے) شرمندگی محسوس کرتے ہیں۔ اور قبر میں اسکے ذریعے بھارت ملے گی۔



❦ يَاعَلِيَّ لَوْ خَيْرٌ فِي الْقَوْلِ إِلَّا مَعَ الْفِعْلِ، وَلَا مَنِ الْمَنْظَرِ إِلَّا مَعَ الْمَخْبَرِ، وَلَا فِي السَّالِ  
 إِلَّا مَعَ الْجُودِ، وَلَا فِي الصَّدَقِ إِلَّا مَعَ الْوَفَاءِ، وَلَا فِي الْفَقْهِ إِلَّا مَعَ الْوُزْجِ، وَلَا فِي الصَّدَقَةِ  
 إِلَّا مَعَ الْبَيْتَةِ، وَلَا فِي الْحَيَاةِ إِلَّا مَعَ الصِّحَّةِ، وَلَا فِي الْوُطَنِ إِلَّا مَعَ الْأَمْنِ وَالسُّكُونِ۔

اے علیؑ — بات میں اسی وقت خوبی ہے جب اس کے ساتھ عمل بھی ہو۔ ظاہر اسی وقت  
 (قابلِ ستائش) ہے جب باطن بھی (اچھا ہو)۔ مال وہی اچھا ہے جس کے ساتھ سخاوت ہو۔ بچائی وہی  
 اچھی ہے جس کے ساتھ وفا ہو۔ فقہ (کی تعلیم) وہی اچھی ہے جس کے ساتھ پربہیز گاہی ہو۔  
 صدقہ وہی اچھا ہے جس میں خلوص نیت ہو۔ زندگی وہی اچھی ہے جو تندرستی کے ساتھ ہو اور  
 وطن وہی اچھا ہے جس میں امن اور خوشی ہو۔



❦ يَاعَلِيَّ حَرَّمَ اللَّهُ مِنَ الشَّاتَةِ سَبْعَةَ أُمُيَّاءَ، الدَّمُ، وَالْمَذَاجِيرُ، وَالْمَنَاتُ، وَالنَّحْلُ،  
 وَالْعُذْرُ وَالسُّطْحَالُ، وَالْمَرَارَةُ۔

اے علیؑ — بھری کی سات چیزیں حرام ہیں:

خون، عضو تناسل، مشانہ، حرام مغز، غدود، پتہ، تلی۔



﴿يَا عَلِيُّ لَا تَمَّاكُسْ فِي أَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ: فِي شِرَاءِ الْأُضْجِيَةِ، وَالْكَفَنِ، وَالسَّنَةِ،  
وَالْفِرَاءِ إِلَى مَكَّةَ﴾

اے علی — چٹار چیزوں میں مول تول نہ کرنا:  
قربانی کے جانور کفن (کے حصول) و غلام کی خریداری اور مکہ کے کرایہ میں۔



﴿يَا عَلِيُّ أَلَا أَخْبَرْتُكُمْ بِأَشْبَهِكُمْ فِي خُلُقًا؟  
قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ -

قَالَ: أَحْسَنَكُمْ خُلُقًا، وَأَعْظَمَكُمْ جَلْمًا، وَأَبْرَكَكُمْ بِسَرَابَتِهِ، وَأَشَدَّكُمْ مِنْ نَفْسِهِ  
الْصَّافِ﴾

اے علی — کیا میں نہ بتاؤں کہ مجھ سے اخلاق میں کون زیادہ مشابہ ہوگا۔؟

کہا: یا رسول اللہ! (ہم بیان فرمائیے)۔

فرمایا: جو زیادہ خوش اخلاق ہو، ستم و بُرد باری میں بڑھا ہوا ہو، قرابتداروں  
کے ساتھ زیادہ محسن سلوک کرنے والا ہو اور اپنی ذات کے ساتھ انصاف  
میں زیادہ سخت ہو۔



## کچھ خاص خاص دعائیں

﴿يَا عَلِيُّ أَمَانٌ لِمَنْ مَتَى مِنَ الْفَرَقِ إِذَا رَكِبُوا هُمْ السَّفْنَ، فَتَرَأَوْا: لِبِسِ اللَّهُ الرَّحْلَيْنِ  
الرَّحِيمِ وَمَا قَدَّرُوا اللَّهُ حَقَّ قَدَرِهِ وَالْأَرْضَ جَمِيعًا بِقَبْضَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَوَاتِ مَطْوِيَّاتٍ



بِإِيمَانِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ،

(بِسْمِ اللَّهِ مُجْبِرِيهَا وَمُرْسِيهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ)

يَا عَلِيُّ أَمَانٌ لَكَ مَتَى مِنَ السَّرِقَةِ: (قُلْ ادْعُوا اللَّهَ أَدْعُوا وَالرَّحْمَنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ  
الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى وَلَا تَجْمَعُوا بَصَلَةً بَيْنَ وَلَا تُخَافُوا بِهَا وَاشْعَبَيْنِ ذَلِكَ سَبِيلًا وَقُلْ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَنَسِمَ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِّنَ  
الدِّينِ وَكَثِيرُهُ تَكِينًا)

يَا عَلِيُّ أَمَانٌ لَكَ مَتَى مِنَ الْهَدْمِ: (إِنَّ اللَّهَ يُنْسِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا  
وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ إِنَّهُ كَانَ جَلِيلًا غَفُورًا)

يَا عَلِيُّ أَمَانٌ لَكَ مَتَى مِنَ الْهَمِّ: لَا قَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا مَلْجَأَ وَلَا مُجَاوِزَ إِلَّا إِلَهُهُ -

يَا عَلِيُّ أَمَانٌ لَكَ مَتَى مِنَ الْحَرْقِ: (إِنَّ وَلِيَّ اللَّهِ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى  
الصَّالِحِينَ)

(وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)

وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ،

يَا عَلِيُّ مَنْ خَافَ السَّبَاحَ فَلْيَقْرَأْ: (لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ  
مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ  
إِلَّا إِلَهُهُ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ)

يَا عَلِيُّ مَنْ اسْتَضَعَتْ عَلَيْهِ وَقَاتِلَتْهُ فَلْيَقْرَأْ فِي أَذُنَيْهَا الْيُسْنَى: (وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ  
فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ)

يَا عَلِيُّ مَنْ كَانَ فِي بَطْنِهِ مَاءٌ أَصْفَرُ فَلْيَكْتُبْ عَلَى بَطْنِهِ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَلْيُشْرِطْهُ  
فَإِنَّهُ يَبْرَأُ بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

يَا عَلِيُّ مَنْ خَافَ سَاحِلَ أَوْ شَيْطَانًا فَلْيَقْرَأْ: (إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضُ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلُ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ غُشْيُهَا  
الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنَّجُومُ مَسْخَرَاتٌ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ  
رَبُّ الْعَالَمِينَ۔

اے علی — اگر کشتی پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں تو ڈوبنے سے محفوظ رہیں گے:  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَمَا قَدَّرُ اللَّهُ قَدْرَهُ وَاللَّهُ قَدْرُهُ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ۔ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ۔

(سورہ الزمر آیت ۶۷)

(شروع خدا کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ ان لوگوں نے جیسی اللہ  
خداوند عالم کی کرنی چاہیے تھی نہیں کی۔ ساری زمین قیامت کے دن اُس کے قبضہ میں ہوگی اور  
تمام آسمان لپٹے ہوئے ہوں گے وہ پاک و بے نیاز ہے ہر اُس چیز سے جسے لوگ اس کا شریک  
بنائیں)

بِسْمِ اللَّهِ مَجْرِبُهَُا وَمِنْ سَاهَا اِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ۔ (سورہ صود آیت ۷۰)  
(اللہ کے نام سے ہی اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے، بیشک میرا پروردگار بہت معاف کرنے والا  
بڑا مہربان ہے۔

اے علی۔ چوری سے امان کیلئے (یہ دعا پڑھیں):

قُلْ اِذْعُوا لِلّٰهِ۔ اَوْ اِذْعُوا لِلرَّحْمٰنِ اَيُّمَا مَا تَدْعُوْنَ فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى وَلَا تَجْعَلُوْا  
بِصَلَوٰتِكُمْ وَلَا تَخَافَتْ بِهَا وَابْتِغَ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا  
وَلَمْ یَكُنْ لَهُ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَهُ وَلَوْ مِنَ الدَّٰلِ وَکَثْرَةُ تَحْسِبًا۔

(سورہ نجاہ اسرائیل آیت ۱۰۹، ۱۱۰)

کہہ دیجئے کہ: اللہ کہہ کر پکارو یا رحمان (کے نام سے) پکارو جس نام سے بھی پکارو، تمام اچھے نام  
اسی کے ہیں، تم اپنی نمانہ تو بہت بلند آواز سے پڑھو اور نہ (بالکل) پوشیدہ، بلکہ ان کے درمیان کا

راستہ تلاش کرو۔

اور کہہ دیجئے کہ تمام تعریف اللہ ہی کیلئے بنے جو نہ اولاد رکھتا ہے نہ اس کی سلطنت میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ وہ کمزور ہے کہ اس کا کوئی حمایتی ہو۔ اور تم اس کی بڑائی پوری طرح بیان کرتے رہو)

اے علی — عمارت منہدم ہونے سے بچانے کے لئے (یہ دعا پڑھیں)۔  
 اِنَّ اللّٰهَ يُنْصِتُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ اَنْ تَذُوْلَا وَلَیْنِ نَّالِا اِنَّ اَمْسٰكُهُمَا مِنْ  
 اَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ اِنَّكَ كَانْ حَلِیْمًا غَفُوْرًا (سورہ فاطر آیت ۴۷)  
 (یقینی بات ہے کہ خداوند عالم آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ ان کو زوال نہ آجائے۔  
 اور اگر انھیں زوال آجائے تو خداوند عالم کے علاوہ کوئی انھیں سنبھال بھی نہیں سکتا۔ بیشک وہ  
 بہت بردبار، بڑا معاف کرنے والا ہے)

اے علی — پریشانی سے بچنے کے لئے، میری اُمت کے لوگ (یہ دعا پڑھیں):  
 لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، لَا مَلْجَا وَلَا مَعْجَا مِنْ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ  
 ہر قوت و طاقت اللہ کی طرف سے ہے، دہر پناہ گاہ اور جائے نجات بھی اسی کی طرف ہے)  
 اے علی — میری اُمت کے لوگ، جلنے سے بچنے کے لئے (یہ دعا پڑھیں):  
 اِنَّ وَلِیَّ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَلَ الْكِتَابَ وَهُوَ یَتَوَلّٰی الصّٰلِحِیْنَ۔  
 (سورہ اعراف آیت ۱۹۶)

(بیشک میرا سرپرست خدا ہے جس نے کتاب نازل کی اور وہی نیکوکاروں کی سرپرستی کرتا ہے)  
 وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ، وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا بَقِیَّتُهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ  
 مَطْوِیٰتٌ بِّیَمِیْنِهِ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ

(سورہ الزمر آیت ۶۷)

اے علی — جسے درندوں کا خوف ہو، وہ پڑھے :

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزَمَ عَلَيْهٖ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ  
رَؤُفٌ رَّحِيمٌ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَعَلَّ حَبِيبُ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ  
(سورہ توبہ آخری آیتیں)

بیشک تمہارے پاس تم میں سے ایک رسول تشریف لائے ہیں، جن کو تمہاری سختیاں بہت  
گراں گذرتی ہیں، جو تمہاری منفعت کے بہت زیادہ خواہشمند ہیں، ایمان والوں کے ساتھ بہت  
شفیق و مہربان ہیں۔

سچہ اگر وہ لوگ روگردانی کریں تو کچھ دیکھئے کہ میرے لئے اللہ کافی ہے، اسکے علاوہ کوئی  
معبود نہیں اسی پر میرا بھروسہ ہے اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے)

اے علی — جس کی سواری کا سبب نورِ کرشی کر رہا ہو وہ اس کے دلہنے کان میں یہ پڑھے۔

وَلَهُ اسْمَاءٌ مِّنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طُوعًا وَكَوْهًا يُحِبُّونَ

(آل عمران آیت ۷۷)

(اور جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اسی کے فرماں بردار ہیں، خوشی سے یا ناخوشی سے۔ اور  
سب کی بازگشت اسی کی طرف ہے)

اے علی — جس کے جسم میں صفر کی زیادتی ہو وہ پیٹ پر آیت الکرسی لکھے اور اسے پتے تو باذن اللہ  
شفاء پائے گا۔

اے علی — جس کو جادو گر یا شیطان کا خوف ہو، وہ یہ پڑھے :

إِن تَبْكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ  
عَلَى الْعَرْشِ يُغْشَى اللَّيْلُ النُّجُومَ يُطْلَبُهُ حَيْثُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مُسْتَخَرَاتُ بَأْمَرِهِ  
لَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ  
(سورہ اعراف آیت ۷۷)

بیشک تمہارا پروردگار، اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر

عرش پر اُس کا اقتدار قائم ہوا، وہ رات سے دن کو (اس طرح) پھپھادیتا ہے کہ وہ تیزی سے اُسے لیتی ہے۔ اور آفتاب و ماہتاب اور ستارے اُسی کے حکم کے تابع ہیں۔ یاد رکھو پیدا کرنا اور حکم دینا اُسی کے اختیار میں ہے پاک اور بے نیاز ہے اللہ جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔



❦ يٰ اَعْلٰى حَقُّ الْوَلَدِ عَلَى الْوَالِدِ اَنْ يُحْسِنَ اسْمَهُ وَ اَدَبَهُ، وَ يُضَعَّ مَوْضِعًا مَّالِحًا وَ حَقُّ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ اَنْ لَا يُسَمِّيَنَّ بِاسْمِهِ، وَلَا يَتَشَبَّهَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا يَجْلِسَ مَامَةً وَلَا يَدْخُلَ مَعَهُ الْحَمَامَ.

اے علی — اولاد کا اپنے باپ پر یہ حق ہے کہ:  
اُس کا اچھا نام رکھے، اچھا ادب کھاتے، اس کے لئے عمدہ جگہ کا انتخاب کرے اور باپ کا اولاد پر یہ حق ہے کہ (بیٹا اپنے باپ کو نام لے کر نہ پکارے اُس کے آگے نہ چلے اس کے سامنے نہ بیٹھے، اس کے ساتھ تمام نہ جائے۔



❦ يٰ اَعْلٰى ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَسْوَاسِ: اَكْلُ الطَّيْنِ وَ تَقْلِيمُ الْوُفْلِ بِالْاَسْنَانِ وَ اَكْلُ اللَّحْيَةِ.

اے علی — تین باتیں وسوسہ دہندہ ہیں:  
(۱)۔ مٹی کھانا۔ (۲)۔ دانتوں سے ناخن کاٹنا۔ (۳)۔ داڑھی کے بال جھاننا،



❦ يٰ اَعْلٰى، لَعَنَ اللّٰهُ وَالِدَيْنِ حَمَلًا وَلَدَهُمَا عَلَى عَقُوبِهِمَا۔  
يٰ اَعْلٰى يُلْزِمُ السَّوَالِدَيْنِ مِنْ عَقُوقٍ وَلَدَهُمَا مَا يُلْزِمُ الْوَلَدُ لَهُمَا مِنْ عَقُوقِهِمَا۔  
يٰ اَعْلٰى رَجِمَ اللّٰهُ وَالِدَيْنِ حَمَلًا وَلَدَهُمَا عَلَى بَرِّهِمَا۔  
يٰ اَعْلٰى مَنْ اَخْزَنَ وَالِدَيْهِ فَقَدْ عَقَبَهُمَا۔  
اے علی — خدا کے نزدیک وہ ماں باپ لائق نفرین ہیں جو اپنی اولاد کو نافرمانی پر مجبور کریں۔

ولاد کو نافرمانی کی جیسی سزا ملے گی اسی جیسی سزا اُن والدین کی ہے جو اولاد (کو) نافرمان (بنائیں)۔  
 اے علیؑ — خدا رحم کرے اُن ماں باپ پر جو اولاد کو نیکی کی ترغیب دیں۔  
 اے علیؑ — جو شخص اپنے ماں باپ کو درج پہنچائے، وہ عاق ہونے کی راہ پر گامزن ہے۔



﴿يَا عَلِيُّ مَنْ أُغْيِيَتْ عِنْدَهُ أُخُوهُ الْمُسْلِمُ فَاسْتَطَاعَ لِنُصْرِهِ فَأَمَّ يَنْصُرُهُ خَذَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ﴾

اے علیؑ — جس کے سامنے کسی برادرِ مؤمن کی غیبت کی جائے، وہ اگر اس کی طرف سے دفاع پر قیام نہ کرنے کے باوجود اُس کا دفاع نہ کرے تو خداوندِ عالم دنیا و آخرت میں اُسے سزا دے گا۔  
 ﴿يَا عَلِيُّ مَنْ كَفَى يَتِيمًا فِي تَفَقُّبِهِ بِمَالِهِ حَتَّى يَسْتَعْنِي وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ الْبَتَّةُ﴾  
 يَا عَلِيُّ مَنْ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِ يَتِيمٍ تَرَحُّمًا لَهُ، أَعْطَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

اے علیؑ — جو شخص اپنے مال سے کسی یتیم کے انحرافات اُس وقت تک برداشت کرے کہ وہ یتیم کو کفیل ہو جائے تو اس کے لئے جنت یقینی ہے۔  
 اے علیؑ — جو شخص کسی یتیم کے سر پر دستِ شفقت پھیرے اسے خداوندِ عالم (اس یتیم کے سر کے) ہر بال کے عوض، قیامت کے دن ایک نور عطا کرے گا۔



﴿يَا عَلِيُّ لَا فَتْرَ أَشَدَّ مِنَ الْجَهْلِ، وَلَا مَالٍ أَغْوَدَ مِنَ الْعَقْلِ، وَلَا وَحْدَةَ أَوْحَشَ مِنَ الْعُجْبِ، وَلَا عَقْلَ كَالْتَدْبِيرِ، وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ عَنِ مَحَارِمِ اللَّهِ، وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ، وَلَا عِبَادَةَ مِثْلُ التَّفَكُّرِ﴾

اے علیؑ — جہالت سے سخت کوئی محتاجی نہیں — عقل سے زیادہ فائدہ مند کوئی مال

: هذا ما فهمناه من العبارة، فان كان المقصود غير هذا فاستغفر الله على قصور فهمنا - (ترجمہ)



نہیں — خود پسندی سے زیادہ سخت کوئی تنہائی نہیں — تدبیر جیسی کوئی ہوشیاری نہیں  
خدا کی حرام کردہ چیزوں سے اجتناب جیسی کوئی پرہیز گاری نہیں — خوش اخلاقی جیسا کوئی حسب  
(خاندانی شرف) نہیں — اور غور و فکر جیسی عبادت نہیں۔



❁ يَاعَلِيَّ آفَةُ الْحَدِيثِ الْكَذِبُ، وَآفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ، وَآفَةُ الْعِبَادَةِ الْفُتْرَةُ، وَآفَةُ  
الْجَمَالِ الْخِيَلَاءُ، وَآفَةُ الْعِلْمِ الْحَسَدُ۔  
اے علیؑ — گفتگو کے لئے جھوٹ آفت ہے، علم کے لئے نسیان آفت ہے، عبادت کے لئے  
ناغہ کرنا آفت ہے، حُسن و جمال کے لئے غرور آفت ہے، دانشوری کے لئے خُدا آفت ہے۔



❁ يَاعَلِيَّ اَزَلَمَتْ يَدُ هَبْنِ ضِيَاعًا الْوَكُلَ عَلَى الشَّبَعِ، وَالسَّيَّاحُ فِي الْقَمْرِ وَالرَّزُّ فِي  
السَّبْعَةِ، وَالصَّبِيحَةُ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهَا۔  
اے علیؑ — چار چیزیں رائیگاں جاسیں گی۔  
سیر ہونے کے بعد پھر کھا لیا۔ چاندنی میں چراغ جلانا۔ شور زمین میں زراعت کرنا۔ اور نااہل  
کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔



❁ يَاعَلِيَّ مَنْ تَسَمَّى الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَقَدْ أَخْطَأَ طَرِيقَ الْجَنَّةِ۔  
اے علیؑ — جو شخص مجھ پر درود بھیجنا بھول جائے، اُس نے جنت کا راستہ گم کر دیا۔



❁ يَاعَلِيَّ اِنَّكَ وَلَقَرَّةُ الْغُرَابِ وَفِرْلِسِيَّةُ الْاَسَدِ۔  
اے علیؑ تُوے کے چو بیخ مارنے اور شیر کے حملہ آور ہونے سے ہوشیار رہو۔



﴿يَا عَلِيُّ لَوْ أَنَّ أَدْخَلَ يَدِي فِي نَمِ الثَّنِينَ إِلَى الْمَرَاتِنِ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَسْأَلَ مَنْ لَمْ يَكُنْ شَمَّكَانَ﴾

اے علی — کسی (خطرناک) اژدھہ کے منہ میں اپنا ہاتھ کہینوں تک ڈال دینا میرے لئے زیادہ بہتر ہے، نسبت کسی ایسے شخص سے سوال کرنے کے جو ابھی نیا نیا دولت مند بنا ہو۔



﴿يَا عَلِيُّ تَخْتَمُ بِالْيَمِينِ فَأَمَّا فَصِيلَةٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ لِلْمَقَرَّبِينَ﴾  
 قَالَ: بِمَا أَتَخْتَمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: بِالْعَقِيقِ الْأَخْضَرِ، فَإِنَّهُ أَوَّلُ جَبَلٍ أَقْرَبَهُ  
 تِلْكَ بِالنَّبِيِّ، وَلِيَّ النَّبُوَّةِ، وَلَكَ بِالْوَصِيَّةِ وَلَوْلَاكَ بِالْإِمَامَةِ، وَلَشَيْئِكَ بِالْجَنَّةِ  
 وَلِأَعْدَائِكَ بِالْعَذَابِ

اے علی — داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنو، کیونکہ یہ خداوندِ عالم کی طرف سے مقربانگاہ لوگوں کے لئے فضیلت ہے۔

پوچھا: ”اے خدا کے رسول! کس چیز کی انگوٹھی پہنوں؟“

فرمایا: ”عقیق سرخ کی — کیونکہ یہ سب سے پہلا پتھر ہے جس نے خداوندِ عالم کی ربوبیت، میری نبوت تمہاری (دلائل اور) وحی ہونے، تمہاری اولاد کی امامت، تمہارے شیعوں کے لئے جنت اور تمہارے دشمنوں کے لئے عذابِ جہنم کی گواہی دی۔“



جنابِ سلمان فارسیؓ سے حضورِ اکرمؐ کا خطاب  
 جنابِ سلمان فارسیؓ ہمارے تھے تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی عیادت کے لئے  
 تشریف لے گئے اور فرمایا:

﴿يَا سَلْمَانَ، إِنَّ لَكَ فِي عِلَّتِكَ إِذَا انْعَمَلْتَ ثَلَاثَ خِصَالٍ: أَنتَ مِنَ اللَّهِ تَبَارَكَ  
وَتَعَالَى بِذِكْرٍ وَعَاوُكَ فِيمَا مُسْتَجَابٌ، وَلَا تَتَّعِ الْعِلَّةَ عَلَيْكَ ذَنْبًا إِلَّا حَطَّتْهُ  
مَنَّكَ اللَّهُ بِالْعَافِيَةِ إِلَى الْفَضَاءِ أَجَلَكَ﴾

اے سلمان۔ تمہاری اس بیماری میں، جس میں تم مبتلا ہوئے تین باتیں ہیں:

(۱)۔ تم (ان دلوں) خداوندِ عالم کے ذکر میں (زیادہ) مشغول ہو۔

(۲)۔ اس دوران تمہاری دُمائیں مستجاب ہیں۔

(۳)۔ بیماری ختم ہونے تک تمہارے ذمہ کوئی گناہ باقی نہ رہے گا، بلکہ یہ مرض تمہارا

سائے گناہوں کو صاف کر کے رحمت ہو گا۔

خداوندِ عالم، تمہیں مدتِ العمر، عافیت عطا کرے۔



﴿ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ كَلَّا فِي رَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ

يَا أَبَا ذَرٍّ أَيَّاكَ وَالسُّؤَالَ، فَإِنَّهُ ذُلٌّ حَاضِرٌ وَفُتْرٌ مُتَعَجِّلٌ وَفِيهِ حِسَابٌ طَوِيلٌ

لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ. يَا أَبَا ذَرٍّ لَعِيشٌ وَخَدَكٌ وَسُنُوتٌ وَخَدَكٌ، وَتَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَخَدَكٌ

لِيَسْعُدَ بِكَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ يَتَوَلَّوْنَ غُسْلَكَ وَتُجْهِيْزَكَ وَدَفْنَكَ.

يَا أَبَا ذَرٍّ لَا تَسْأَلْ بِكَفِّكَ وَإِنْ أَتَاكَ شَيْءٌ، فَأَقْبَلْهُ.

جسٹاب ابوذر غفاری سے فرمایا۔

اے ابوذر۔ خبردار کسی سے کچھ مت مانگنا، کیونکہ یہ سراسر ذلت ہے اور فوری محتاجی

کا سبب ہے اور قیامت میں اس کا طو لانی حساب (دیتا) ہو گا۔

اے ابوذر۔ تم تنہا زندگی گزارو گے، تنہائی میں تمہیں موت آئے گی اور جنت میں بھی اکھیلے

جاؤ گے۔

عراق کے لوگوں میں سے وہ بہت خوش قسمت لوگ ہونگے جو تمہیں غسل دیں گے، تمہاری

جہیز تو کھین کر سینگے (تمہاری نماز جنازہ پڑھیں گے) اور تمہیں دفن کرینگے۔  
 ابوذرؓ - دیکھو کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلاتا۔ ہاں اگر کوئی چیز پیش کی جائے تو قبول کر لینا)

## اپنے اصحاب کی تنبیہ

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ أَرْكَسَمٍ؟

قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ-

قَالَ: الْمَشَاوِدُ بِالتَّيَمُّمَةِ، الْمَفْرُتُونَ بِإِنِّ الْقَحْبَةِ، الْبَاعُونَ لِلْبَرَاءِ الْعَيْبِ-

کیا میں تم لوگوں کو یہ بات نہ بتاؤں کہ تم میں بُرے لوگ کون ہیں؟

سب نے کہا: ہاں! اے خدا کے رسول! ارشاد فرمائیے:

فرمایا: - وہ لوگ جو:

(۱) بیعت غوری کرتے پھرتے ہیں۔

(۲)۔ دوستوں کے درمیان جدائی ڈال دیتے ہیں۔

(۳)۔ جو پاک و امن لوگوں کو داغدار بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

## حضور اکرمؐ کے مختصر حکمانہ ارشادات

جن کے بارے میں شیخ صدوقؒ نے فرمایا ہے کہ: آپؐ قبل ان ارشادات کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔

(۲) أَلَيْدُ الْعُلَيَّا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى.

(۳) مَا قُلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَالْهَى.

(۴) خَيْرُ النَّاسِ إِذَا تَقَوَّى.

(۵) رَأْسُ الْعَلَمِ مَخَافَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(۶) خَيْرُ مَا أُلْقِيَ فِي الْقَلْبِ الْيَقِينُ.

- (٧) الْإِزْيَابُ مِنَ الْكُفْرِ.
- (٨) الْبَيَاحَةُ مِنَ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ.
- (٩) السُّكْرُ حَبْرُ النَّارِ.
- (١٠) الشَّعْرُ مِنَ الْبَلَدِ.
- (١١) الْخُمْرُ جِمَاعُ الْأَقَامِ.
- (١٢) الْبَيْتُ حَبَابِلُ الْبَلَدِ.
- (١٣) الشَّبَابُ شَعْبَةٌ مِنَ الْجُنُونِ.
- (١٤) شَرُّ الْمَكَاسِبِ كَسْبُ الرِّبَا.
- (١٥) شَرُّ النَّاسِ كُلِّ أَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْمًا.
- (١٦) السَّعِيدُ مَنْ وَعِظَ بَعِيرُهُ.
- (١٧) الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ، وَالسَّعِيدُ مَنْ سَعِدَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ.
- (١٨) مَصِيرُكُمْ إِلَى أَرْبَعَةِ أَوْرِيعَ.
- (١٩) أَرْبَى الرِّبَا الْكَذِبُ.
- (٢٠) سَبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ وَقِتَالُ الْمُؤْمِنِ كُفْرٌ أَكْلُ لَحْمِهِ مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ تَعَالَى، وَحُرْمَةُ مَالِهِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ.
- (٢١) مَنْ يَكْظُمُ الْغَيْظَ يَأْخُذْهُ اللَّهُ.
- (٢٢) مَنْ لِيَصْبِرْ عَلَى التَّرَبُّصِ لِيَعُوْضَهُ اللَّهُ.
- (٢٣) أَنْ لَانَ حِمِي الْوُطَيْئِ.
- (٢٤) لَا يَلْسَعُ الْمُؤْمِنُ مِنْ حَجَرٍ مَرَّتَيْنِ.
- (٢٥) لَا يَجْبِي عَلَى السَّرِّ إِلَّا يَدُهُ.
- (٢٦) الشَّدِيدُ مَنْ غَلَبَ لَفْسُهُ.

- (۲۷) لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ -
- (۲۸) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا يَوْمَ سَنِيَّتِهَا وَخَيْسِهَا -
- (۲۹) اَلنَّجَاسُ بِالْاَمَانَةِ -
- (۳۰) سَيِّدُ الْقَوْمِ خَارِ مُنْهُمْ -
- (۳۱) تَرْغِيْ جَبَلًا عَلٰى جَبَلٍ لِّجَعْلِهِ اللّٰهُ ذَكَاءً -
- (۳۲) اَبَدًا اَبَدًا تَقُوْلُ -
- (۳۳) اَلْحَرْبُ خُدَاعَةٌ -
- (۳۴) اَلْمُسْلِمُ مِرَاةٌ لِاَخِيهِ -
- (۳۵) مَاتَ حَتَفَ اَلْفِيهِ -
- (۳۶) اَلْبَلَاءُ مَوَكَّلٌ بِالنَّاطِقِ -
- (۳۷) النَّاسُ كَأَنَّاتِ الشُّبُطِ سَوَاءٌ -
- (۳۸) اَمَىْ رَاىْ اَدُوْءٍ مِّنَ الْبُخْلِ -
- (۳۹) اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلَّهُ -
- (۴۰) اَلْيَمِيْنُ الْفَاجِقُ تَذَرُ الدِّيَارَ مِنْ اَهْلِهَا يَلَاقِعُ -
- (۴۱) اَعْحَبُ الشَّرِّ عُقُوْبَةُ الْبَغْيِ -
- (۴۲) اَسْرَعُ الْخَيْرِ ثَوَابُ الْاِبْرَةِ -
- (۴۳) اَلْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شَرِّ طَرَفِهِمْ -
- (۴۴) اِنَّ مِّنَ الشَّيْءِ لِحَاكِمَةً وَاِنَّ مِّنَ الْبَيِّنَاتِ لَشَيْخَرًا -
- (۴۵) اِرْحَمْ مَنَ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمَكَ مَنَ فِي السَّمَاءِ -
- (۴۶) مَن قَتَلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ -
- (۴۷) اَلْعَائِدُ فِيْ هَبَّتِهِ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْتِهِ -



- (٤٨) لَا يَجِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فَوْقَ ثَلَاثٍ.
- (٤٩) مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمُ.
- (٥٠) التَّدْمُ تَوْبَةٌ
- (٥١) الْوَلَدُ لِلْفَرْاشِ وَالْعَاهِرُ الْحَجَرِ.
- (٥٢) الدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ
- (٥٣) حُبُّكَ لِلشَّيْءِ لِعَمَلِهِ وَلِصَمِّهِ.
- (٥٤) لَا يَشْكُرُ اللَّهُ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ.
- (٥٥) لَا يُؤَدِّي الصَّلَاةَ إِلَّا الصَّالِ
- (٥٦) اتَّقُوا الْمَاءَ وَلَوْ بَشِقَ تَرَةً.
- (٥٧) الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا امْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ.
- (٥٨) مَطْلُ الثَّغْيِ ظُلْمٌ.
- (٥٩) السَّقَرُ قِطْعَةٌ مِنَ السَّقَرِ.
- (٦٠) النَّاسُ مَعَادُونَ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ.
- (٦١) صَاحِبُ الْمَجْلِسِ أَحَقُّ بِصَدْرِ مَجْلِسِهِ.
- (٦٢) اجْتَنُوا فِي رُضْوَاهِ الْمَدَاحِينَ التَّرَابِ.
- (٦٣) اسْتَنْزِلُوا الرِّزْقَ بِالصَّدَقَةِ.
- (٦٤) اذْفَعُوا الْبَلَاءَ بِالذُّعَاءِ.
- (٦٥) يُجِيلَتِ الْقُلُوبُ عَلَى حُبِّ مَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهَا وَبُغْضِ مَنْ أَسَاءَ إِلَيْهَا.
- (٦٦) مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ.
- (٦٧) لَا صَدَقَةٌ وَذَوْ رَحِمٍ مُنْتَخِرٌ.
- (٦٨) الْقِرْعَةُ وَالْفَرَاغُ نِعْمَتَانِ مُلْفُوتَانِ

- (۶۹) عَفْوُ الْمَلِكِ الْبَقَى لِلْمَلِكِ -  
 (۷۰) هَذِيحَةُ الرَّحِيلِ لِمَنْ وَجِبَتْ تَرْفِيزٌ فِي عَفْوَتِهَا -  
 (۷۱) لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ -



اب ہم ذیل میں اُن ارشادات کا ترجمہ پیش کرتے ہیں۔ لیکن یہ واضح ہے کہ ترجمہ میں وہ فصاحت و بلاغت کہاں سے آسکتی ہے، جو آپ کے ارشادات میں پائی جاتی ہے۔

- (۲)۔ اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے افضل ہے۔  
 (۳)۔ وہ کم جو کافی ہے، اُس زیادہ سے بہتر ہے جو غافل کر دے۔  
 (۴)۔ بہترین زادِ راہ پر ہمیشہ گاری ہے۔  
 (۵)۔ خداوندِ عالم کا خوف ہی حلم و بردباری کا سید و سرور ہے۔  
 (۶)۔ جو چیزیں دل میں ڈالی جائیں اُن میں سب سے بہتر یقین ہے۔  
 (۷)۔ مشکوک و شبہات، کفر کا دبیبا حیر ہیں۔  
 (۸)۔ (بیجا) نالہ و شیون، زمانہ جاہلیت کا عمل ہے۔  
 (۹)۔ نشہ (و حقیقت) جہنم کا ایک شعلہ ہے۔  
 (۱۰)۔ (نازیبا) شاعری، شیطانی عمل ہے۔  
 (۱۱)۔ شراب گناہوں کا مجموعہ ہے۔  
 (۱۲)۔ بُری عورتیں شیطان کا بچھڑا ہیں۔  
 (۱۳)۔ جوانی دیوانگی کا شعبہ ہے۔  
 (۱۴)۔ سب سے بُری کمائی، سود کی کمائی ہے۔  
 (۱۵)۔ سب سے بُری غذا، ظلم کر کے یتیم کا مال کھالینا ہے۔

- (۱۶)۔ خوش قسمت ہے وہ شخص جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے۔
- (۱۷)۔ شقی شکم ماوریں (بھی شقی اور سعید ماں کے شکم میں (بھی) سعید ہوتا ہے۔
- (۱۸)۔ تم سب کی بازگشت دو گز (قبر کی طرف ہے۔
- (۱۹)۔ جھوٹ سب بڑی سود خوری ہے۔
- (۲۰)۔ مومن کو گالی دینا فتنہ، اُس سے جنگ کرنا کفر، اُس کا گوشت کھانا (اور اسکی غیبت کرنا) اللہ کی نافرمانی ہے، اور اُس کے خون کی طرح اُس کا مال بھی محترم ہے۔
- (۲۱)۔ جو مختصر کو بی جائے اُسے خدا کے نزدیک اجر ملے گا۔
- (۲۲)۔ جو مصیبت پر صبر کرے، خدا اسے عوض عطا کرے گا۔
- (۲۳)۔ اب جنگ کے شعلے بھڑک اُٹھے۔
- (۲۴)۔ مومن کسی سوراخ سے دو بار ڈسا نہیں جاسکتا۔
- (۲۵)۔ ہر شخص کے ساتھ اس کے ہاتھ ہی چنایت کرتے ہیں۔
- (۲۶)۔ بہادر وہ ہے جو اپنے نفس پر قابو رکھے۔
- (۲۷)۔ آنکھوں دیکھی، جیسی کوئی (اور) خبر نہیں ہو سکتی۔
- (۲۸)۔ خداوند امیری آنت کیلئے شنبہ اور خچر شنبہ کی صبح (خاص طور سے) بابرکت قرار دے۔
- (۲۹)۔ نشست گاہوں (کو) امانت (دار ہونا چاہیئے)
- (۳۰)۔ قوم کا سردار وہ ہے جو ان کا خدمت گار ہو۔
- (۳۱)۔ اگر ایک پہاڑ، دوسرے کے خلاف بغاوت کرے تو خدا اسے زمین بوس کرے گا۔
- (۳۲)۔ جو تمہارے واجب النفقہ ہیں ان سے ابتدا کرو۔
- (۳۳)۔ جنگ (مغنی) تدبیروں (سے وابستہ ہے)۔
- (۳۴)۔ مردِ مسلمان، اپنے بھائی کے لئے آئینہ (کی حیثیت رکھتا) ہے۔
- (۳۵)۔ اچانک موت سے ہم آغوش ہو گیا۔

- (۳۶)۔ گفتار کے ساتھ آزمائش ہے۔
- (۳۷)۔ تمام لوگ، کنگھی کے دندانوں کی طرح برابر ہیں۔
- (۳۸)۔ کججوسی سے زیادہ سخت کون سا مرض ہے؟
- (۳۹)۔ حیا، مکمل طور سے عیباتی ہے۔
- (۴۰)۔ جھوٹی قسم گھسروں کو دیرانہ بنا دیتی ہے۔
- (۴۱)۔ جس بڑی کا بُرا انجام سب سے زیادہ تیز رفتار ہے وہ بغاوت ہے۔
- (۴۲)۔ ثواب کے لحاظ سے سب سے تیز رفتار نیکی (لوگوں کے ساتھ) حُسنِ مَلوک ہے۔
- (۴۳)۔ مسلمانوں کو اپنے عہد و پیمان کا پابند رہنا چاہیے۔
- (۴۴)۔ شعر میں حکمت (بھی) ہوتی ہے اور بعض بیان، جساد (جیسا اثر) رکھتے ہیں۔
- (۴۵)۔ تم زمین والوں پر مہربانی کرو، آسمان والا تم پر مہربانی کرے گا۔
- (۴۶)۔ جو اپنے ساز و سامان کی حفاظت میں مارا جائے، شہید کا درجہ پائے گا۔
- (۴۷)۔ تحفہ (دے کر) واپس مانگنے والا (ایسا ہے) جیسے تے کر کے (اسکی داسپی کا طلب گار)
- (۴۸)۔ کسی مومن کے لئے رونا نہیں ہے کہ اپنے برادر مومن سے تین دن سے زیادہ قطعِ تعلق رکھے۔
- (۴۹)۔ جو خود رحم نہیں کرتا، اُس پر رحم کیا بھی نہیں جاتا۔
- (۵۰)۔ ندامت توبہ ہے۔
- (۵۱)۔ بچہ شوہر کا ہے، بدکار کے لئے پتھر ہے۔
- (۵۲)۔ نیکی کی طرف ہٹائی کرنے والا اُسے انجام دینے والا جیسا ہے۔
- (۵۳)۔ تم کبھی چیز پر فریفتہ ہو جاؤ تو وہ تمہیں اندھا اور بہرا بنا دے گی۔
- (۵۴)۔ جو شخص لوگوں کا شکر نہیں ادا کرتا۔ وہ خدا کا بھی شکر نہیں ادا کرتا۔
- (۵۵)۔ گمراہ آدمی ہی گمراہی کی باتیں پہنچاتا ہے۔

- (۵۶)۔ خود کو آتش بہیم سے بچاؤ، اگرچہ تھوڑی سی کھجور (صدقہ دے کر) ہی سہی۔
- (۵۷)۔ روحوں کے بھی صف بصف لشکر ہیں، تو جو ایک دوسرے کو پہچانیں وہ دوست بن جاتی ہیں اور جو ایک دوسرے کو نہ پہچانیں وہ الگ تھلگ ہو جاتی ہیں۔
- (۵۸)۔ صاحب ثروت کا مال مٹول کر نا ظلم ہے۔
- (۵۹)۔ سفر کی سختیاں۔ گویا بہیم کا ایک حصہ ہیں۔
- (۶۰)۔ سونے اور چاندی کی طرح لوگ بھی گویا معدن ہیں (اُن کی بھی گونا گوں قسمیں ہیں)
- (۶۱)۔ جس نے کسی نشست کا اہتمام کیا ہو وہ اس کی مسند نشینی کا زیادہ حقدار ہے۔
- (۶۲)۔ (جیسا) تعریف کرنے والوں کے منہ پر خاک ڈالو۔
- (۶۳)۔ صدقہ دے کر رزق میں کُشا دگی طلب کرو۔
- (۶۴)۔ دُعا کے ذریعے سے بلا کو دور کرو۔
- (۶۵)۔ دلوں میں یہ بات راسخ ہے کہ جو احسان کرے گا اُس سے محبت، اور جو بدسلوکی کرے گا اُس سے عداوت رکھیں۔
- (۶۶)۔ صدقہ دینے سے کبھی بال کم نہیں ہوا۔
- (۶۷)۔ جب قرابت دار حاجت مند ہو (تو دوسروں کو) صدقہ نہیں دیا جائے گا (بلکہ قرابت دار کی حاجت پوری کی جائے گی)
- (۶۸)۔ صحت اور فارغ البالی، دو منفرد نعمتیں ہیں جن کی نالقدری کی جاتی ہے۔
- (۶۹)۔ بادشاہ عفو و درگزر سے کام لے تو سلطنت کو زیادہ بقا ملتی ہے۔
- (۷۰)۔ شوہر کا اپنی بیوی سے (بادشاہ) اور پُر شکوہ روتیہ رکھنا، اُس کی عفت میں اضافہ کا سبب بنتا ہے۔
- (۷۱)۔ جس کام میں خدا کی نافرمانی ہو اُس میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں کی جاسکتی۔



# ایک شامی کو جناب امیر علیہ السلام کی نصیحتیں

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ الْمُرَادِيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ  
عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:  
بَنِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسِينَ مَعَ أَصْحَابِهِ يُعَيِّنُهُمُ لِلْحَرْبِ  
إِذَا تَأَنَّى شَيْخٌ عَلَيْهِ شَجَّةُ السَّفَرِ فَقَالَ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ؟  
فَقِيلَ: هُوَ ذَا.

فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنِّي أُنَتِّكَ مِنْ فَاحِشَةِ الشَّامِ  
وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ قَدْ سَمِعْتُ مِنْكَ مِنَ الْفَضْلِ مَا لَا أُحْصِي، وَإِنِّي أُظَنُّكَ  
سَتُعْتَالُ، فَعَلَّيْنِي مِمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ.

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَعَنَ يَا شَيْخُ، مَنْ اِعْتَدَلَ لِيَوْمِ الْفِتْرِ مَغْبُورٌ، وَمَنْ  
كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ اشْتَدَّتْ حَسْرَتُهُ عَلَى فِرَاقِهَا، وَمَنْ كَانَ عَدُوَّهُ شَرُّ لِيَوْمِيهِ  
فَهُوَ مَحْرُومٌ، وَمَنْ لَمْ يَبَالِ بِمَارِئِي مِنْ آخِرَتِهِ إِذَا سَأَلَتْ لَهُ دُنْيَاهُ  
فَهُوَ هَالِكٌ، وَمَنْ لَمْ يَتَعَاهَدِ النِّقْصَ مِنْ نَفْسِهِ غَلَبَ عَلَيْهِ الْهَوَى، وَمَنْ كَانَ  
فِي نَقْصٍ فَالْتَمَسْتُ أَهْوَنَ لَهُ.

يَا شَيْخُ، إِنَّ الدُّنْيَا خَصِيْقٌ حُلُوٌّ وَلَهَا أَهْلٌ وَإِنَّ الْآخِرَةَ لَهَا أَهْلٌ ظَلَفَتْ نَفْسُهُمْ  
عَنْ مَفَاحِرِ أَهْلِ الدُّنْيَا، لَا يَتَأَنَّفُسُونَ فِي الدُّنْيَا، وَلَا يَفْرَحُونَ بِغَضَارَتِهَا، وَلَا  
يَحْزَنُونَ لِبُؤْسِهَا.

يَا شَيْخُ، مَنْ خَافَ مِنَ الْبَيَاتِ قَلَّ نَوْمُهُ، مَا أَسْرَعَ اللَّيْلُ إِلَى الْوَلَايَاتِ فِي غَيْرِ



الْعَبْدُ، فَاخْرُجْ سَانَكَ، وَعُدْ كَلَامَكَ إِلَّا بِخَيْرٍ.  
يَا شَيْخُ، اِرْضَ لِلنَّاسِ مَا تَرْضَى لِنَفْسِكَ، وَأَنْتَ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ  
أَنْ يُؤْتِيَ إِلَيْكَ.  
ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، أَمَا تَرَوْنَ أَنَّ أَهْلَ الدُّنْيَا  
نَمُسُونَ وَيُصْبِحُونَ عَلَى أَحْوَالِ شَتَّى؟  
فَبَيْنَ مَرِيحٍ يَتَلَوْنِ، وَبَيْنَ عَائِدٍ وَمُعَوِّدٍ، وَآخِرُ بِنَفْسِهِ يَجُودُ وَآخِرُهَا  
يُوجِي، وَآخِرُ مَسْجِدِي وَطَالِبُ الدُّنْيَا وَالْمَمُوتِ يَطْلُبُهُ، وَغَافِلٌ وَلَيْسَ  
بِمَغْفُولٍ عَنْهُ، وَعَلَى أَثَرِ الْمَاضِي لَيُصِيرُ الْبَاقِي.  
فَقَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ مَرْحَانَ الْعَبْدِيُّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَيُّ سُلْطَانٍ غَلِبَ  
وَأَقْرَى؟

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْمَمُوتُ.  
قَالَ: فَأَيُّ ذُلٍّ أَوَّلُ؟  
قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْحَرَصُ عَلَى الدُّنْيَا.  
قَالَ: فَأَيُّ فَضْرٍ أَشَدُّ؟  
قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْكُفْرُ بَعْدَ الْإِيمَانِ.  
قَالَ: فَأَيُّ دَعْوَةٍ أَضَلُّ؟  
قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الدَّاعِي بِمَا لَا يَكُونُ.  
قَالَ: فَأَيُّ عَمَلٍ أَفْضَلُ؟  
قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: السَّقْوَى.  
قَالَ: فَأَيُّ عَمَلٍ أُنْجَحُ؟  
قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: طَلَبُ مَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

قَالَ : فَأَيُّ صَاحِبٍ لَكَ شَيْءٌ ؟  
 قَالَ : عَلَيْهِ السَّلَامُ ، الْمَرْبِئِينَ لَكَ مَعْصِيَةَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ .  
 قَالَ : فَأَيُّ الْخَلْقِ أَشَقَى ؟  
 قَالَ : عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ بَاعَ دِينَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ .  
 قَالَ : فَأَيُّ الْخَلْقِ أَقْوَى ؟  
 قَالَ : عَلَيْهِ السَّلَامُ الْحَلِيمُ .  
 قَالَ : فَأَيُّ الْخَلْقِ أَشَجَّ ؟  
 قَالَ : عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ أَخَذَ الْمَالَ مِنْ غَيْرِ حِلِّهِ فَبَجَلَهُ فِي غَيْرِ حَقِّهِ .  
 قَالَ : فَأَيُّ النَّاسِ أَكْبَسُ ؟  
 قَالَ : عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ أَبْصَرَ رُشْدَهُ مِنْ غَيْرِهِ فَمَالَ إِلَى رُشْدِهِ .  
 قَالَ : فَمَنْ أَحْلَمُ النَّاسِ ؟  
 قَالَ : عَلَيْهِ السَّلَامُ : الَّذِي لَا يَغْضَبُ .  
 قَالَ : فَأَيُّ النَّاسِ أَكْبَرُ رَأْيًا ؟  
 قَالَ : عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ لَمْ تَغْرِهُ النَّفْسُ مِنْ نَفْسِهِ وَلَمْ تَغْرِهُ الدُّنْيَا بِشَوْقِهَا .  
 قَالَ : فَأَيُّ النَّاسِ أَخْمَقُ ؟  
 قَالَ : عَلَيْهِ السَّلَامُ : الْمَغْتَرُّ بِالدُّنْيَا وَهُوَ يَرَى مَا بَيْهَا مِنْ قُلُوبِ أَهْوَالِهَا .  
 قَالَ : فَأَيُّ النَّاسِ أَشَدَّ حَسْرَةً ؟  
 قَالَ : عَلَيْهِ السَّلَامُ : الَّذِي حُرِمَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذَلِكَ هُوَ الْخُسْرَى الْغَلِيظَةُ .  
 قَالَ : فَأَيُّ الْخَلْقِ أَغْنَى ؟  
 قَالَ : عَلَيْهِ السَّلَامُ : الَّذِي عَمِلَ لِغَيْرِ اللَّهِ يُطْلَبُ بِعَمَلِهِ الثَّوَابُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ .

قَالَ: فَأَيُّ الْقُنُوعِ أَفْضَلُ؟  
 قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْقَانِعُ بِمَا أَعْطَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.  
 قَالَ فَأَيُّ الْمَصَائِبِ أَشَدُّ؟  
 قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْمُصِيبَةُ بِالْدِّينِ.  
 قَالَ فَأَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟  
 قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنْتَظِرَ الْفَرَجَ.  
 قَالَ فَأَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟  
 قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَخْوَفُهُمْ لِلَّهِ وَأَعْمَلُهُمْ بِالشَّقَى، وَأَزْهَدُهُمْ فِي الدُّنْيَا.  
 قَالَ: فَأَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟  
 قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كَثْرَةُ ذِكْرِهِ، وَالتَّخَرُّعُ إِلَيْهِ بِاللُّدْعَاءِ.  
 قَالَ: فَأَيُّ الْقَوْلِ أَصْدَقُ؟  
 قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.  
 قَالَ فَأَيُّ الْأَعْمَالِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ؟  
 قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: السَّلَامُ وَالْوَرَعُ.  
 قَالَ: فَأَيُّ النَّاسِ أَصْدَقُ؟  
 قَالَ: مَنْ صَدَقَ فِي السَّوَابِغِ.  
 ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الشَّيْخِ فَقَالَ: يَا شَيْخُ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ  
 ضَيْقَ الدُّنْيَا عَلَيْهِمْ، نَظَرَ إِلَيْهِمْ، فَرَزَّهُمْ فِيهَا وَفِي حُطَايَاهَا.  
 فَرَغِبُوا فِي دَارِ السَّلَامِ الَّتِي دَعَاهُمْ إِلَيْهَا، وَصَبَرُوا عَلَى ضَيْقِ السَّعْيَةِ، وَصَبَرُوا عَلَى  
 الْمَكْرُوهِ، وَاسْتَأْتَمَرُوا إِلَى مَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْكَرَامَةِ. فَبَدَلُوا أَنْفُسَهُمْ إِنْجَاءً  
 رِضْوَانِ اللَّهِ، وَكَانَتْ خَاتِمَتُهُ أَعْمَالَهُمْ الشَّهَادَةُ، فَلَقُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ.

وَعَلِمُوا أَنَّ السُّورَتِ سَبِيلُ مَنْ مَضَى وَسَبِيلُ مَنْ لَبِقِيَ، فَتَزَوَّدُوا لِإِخْرَاجِهِمْ غَيْرَ  
الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَبَسُوا الْخَشَنَ، وَصَبَرُوا عَلَى الطُّولِ وَخَدَعُوا الْفُضْلَ، وَأَحْبَتُوا فِي اللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ وَأَبْغَضُوا فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، أُولَئِكَ الْمَصَابِيحُ وَأَهْلُ النَّعِيمِ فِي الْآخِرَةِ وَالسَّلَامُ  
قَالَ الشَّيْخُ: وَأَيْنَ أَدْعُ الْجَنَّةَ وَأَنَا أَرَاهَا وَأَرَى أَهْلَهَا مَعَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟  
جَبَرُونِي بِقُوَّةِ أَقْوَمِي بِعَا عَلَى عَدُوِّكَ-

فَأَعْطَاهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سِلَاحًا، وَصَلَّاهُ عَلَى الْخَيْلِ.  
وَكَانَ فِي الْحَرْبِ بَيْنَ يَدَيِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيَضْرِبَ قَدْ مَأْ،  
وَأَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيَنْجِبَ مِمَّا لِيَضْعُ. فَلَمَّا اشْتَدَّتِ الْحَرْبُ أَقْبَلَ  
بِضَرَسِهِ حَتَّى قَتَلَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ، وَأَتْبَعَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَجَدَهُ صَرْنِيَا، وَوَجَدَ دَابَّتَهُ وَوَجَدَ سَيْفَهُ فِي ذِرَاعِهِ.  
فَلَمَّا انْقَضَتِ الْحَرْبُ أَتَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَدُ ابْنِهِ وَسِلَاحَهُ وَ  
صَلَّى عَلَيْهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ: هَذَا وَاللَّهِ السَّعِيدُ حَقًّا فَتَرَحُّمُوا  
عَلَى أَخِيكُمْ-



منقول ہے کہ:

ایک روز حضرت امیر المومنین علیہ السلام اپنے ساتھیوں کے پاس بیٹھے ہوئے انھیں  
جنگ کے نشیب و فراز سمجھا رہے تھے کہ وہاں ایک سن رسیدہ آدمی آیا جس کے (علیہ سے) آثار سفر  
نمایاں تھے، اور کہنے لگا کہ:

۱۰ امیر المومنین علیہ السلام کہاں ہیں؟

اسے بتایا گیا کہ یہیں بیٹھے ہوئے ہیں۔

اُس نے آپ کو سلام کیا اور کہنے لگا:

”اے امیر المومنین! میں شام سے آیا ہوں، بہت سنا سیدہ ہوں، میں نے آپ کے اس قدر فضائل سنے ہیں جنہیں شما نہیں کر سکتا، اور مجھے اندیشہ ہے کہ آپ پر حمل کیا جائے گا جس میں آپ شہید ہو جائیں گے، تو اللہ نے آپ کو جو علم عطا کیا ہے اس میں سے کچھ مجھے بھی سکھائیے۔

یہ سن کر آپ نے فرمایا:

ہاں۔ اے بزرگ! تم نے سچ کہا۔

(یاد رکھو)۔ جس شخص کے دودن یکساں ہوں، وہ خائے میں ہے۔

اور جس کی بھرپور توجہ دنیا کی طرف ہوگی، اُس کے لئے یہاں سے جدائی شدید حسرت کا باعث ہوگی۔ جس شخص کا اگلا دن پچھلے دن سے بدتر ہو وہ محروم ہے۔

جس شخص کو اس بات کی باطل پرواہ نہ ہو کہ اُس کی دنیا اچھی رہنے کی صورت میں اس کی آخرت میں کیا کمی ہو رہی ہے تو وہ ہلاک ہونے والوں میں سے ہے۔

جو شخص اپنی ذات کے نقص کا احساس نہ کرے اُس پر خواہشات غالب ہیں۔

اور جو نقص کی طرف گامزن ہے اس کے لئے موت آسان ہے۔

اے بزرگ!

دنیا سرسبز ہے اور اس کے کچھ اھمل ہیں اور کچھ اہلِ آخرت ہیں، جن کے نفوس اس بات پر آمادہ نہیں ہیں کہ وہ اہل دنیا کے ساتھ فخر و مباہلات کریں، نہ وہ دنیا کی خاطر ہنگڑتے ہیں، نہ اس کی رونق پر خوش ہوتے نہ اس کی غمیوں پر غمزدہ ہوتے ہیں۔

اے بزرگوار۔

جس شخص کو خوفِ لاسق ہو، اس کی نیند کم ہو جاتی ہے۔

بندے کی زندگی پر روز و شب کتنی تیز رفتاری سے اثر انداز ہو رہے ہیں، لہذا اپنی زبان پر قابو رکھو اور نیک بات کے سوا کچھ نہ کہو۔

اے بزرگوار۔

لوگوں کے لئے دہی پسند کرو، جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور لوگوں کو وہ چیز دو جو تمہیں دی جائے تو پسند کرو۔

اس کے بعد اپنے اپنے ساتھیوں کی طرف رخ کر کے فرمایا:

”اے لوگو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اہل دنیا مختلف اطوار سے صبح شام کرتے ہیں۔

کوئی زخمی ہے، جو بلبلارہا ہے، کوئی (کسی کی) عیادت کر رہا ہے، کوئی (مرض) ہے، جس کی عیادت کی جا رہی ہے، کوئی آخری سانس لے رہا ہے، کوئی ایسا ہے جس کے بارے میں اب کوئی امید باقی نہیں رہی اور کوئی سٹایا جا چکا ہے۔

لوگ دنیا کے طلبکار ہیں، جب کہ موت اُن کی طلب گار ہے۔

کچھ غافل ہیں، لیکن اُن کی طرف سے غفلت نہیں کی جائے گی، اور گزشتگان کے نشان راہ پر باقی لوگ بھی گامزن (ہونگے)

۶

اس موقع پر آپ کے ایک صحابی (زید بن صوحان) عہدی نے عرض کی:

اے امیر المومنین۔ کون سا سلطان سب سے زیادہ غالب اور طاقت ور ہے۔ ؟

فرمایا :- موت۔

پوچھا :- سب بُری ذلت کیا ہے۔ ؟

فرمایا :- دنیا کی حرص۔

پوچھا :- سب سے سخت محتاجی کیا ہے ؟

فرمایا :- ایمان کے بعد کفر (اختیار کر لینا)

پوچھا :- کس بات کی طرف دعوت دینا سب سے زیادہ لغو ہے ؟

فرمایا :- ایسی بات کی طرف جو جو نے والی ہی نہ ہو۔



پوچھا:- کون سا عمل سب سے زیادہ کامیاب ہے؟  
 فرمایا:- خداوندِ عالم کے خزانہ (رحمت) سے طلب کرنا۔

پوچھا:- سب سے بُرا ساقی کون ہے؟  
 فرمایا:- وہ جو خدا کی نافرمانی کو تمہاری نگاہوں میں آراستہ کر دے۔

پوچھا:- سب سے زیادہ بد قسمت کون ہے؟  
 فرمایا:- جو اپنے دین کو کسی اور کی دنیا (سنوارنے) کے لئے بیچ دے۔

پوچھا:- لوگوں میں سب سے زیادہ قوی کون ہے؟  
 فرمایا:- سلیم و بُردبار۔

پوچھا:- سب سے زیادہ کنجوس کون ہے؟  
 فرمایا:- جو غیر حلال طریقے سے مال حاصل کرے اور جس کا حق نہیں ہے اُسے دے۔

پوچھا:- لوگوں میں سب سے زیادہ ہوشیار کون ہے؟  
 فرمایا:- جو گمراہی سے (نکل کر) ہدایت کو پہچان لے اور پھر اُسی ہدایت کی طرف رُخ کر لے۔

پوچھا:- لوگوں میں سب سے زیادہ بُردبار کون ہے؟  
 فرمایا:- جو غصہ نہ کرے۔

پوچھا:- کس شخص کی رائے زیادہ مستحکم ہے؟  
 فرمایا:- جسے لوگ اس کے نفس کے بائے میں زیادہ دھوکہ نہ دے سکیں اور نہ دنیا اپنی ترغیبات سے اُسے فریفتہ کر سکے۔

پوچھا:- لوگوں میں بے عقل کون ہے؟  
 فرمایا:- وہ جو دنیا کے برائے حالات دیکھنے کے باوجود دنیا کے فریب میں آجائے۔

پوچھا:- کون شخص سب سے زیادہ حسرت و اندوہ میں ہوگا؟  
 فرمایا:- جو دنیا و آخرت (دونوں) سے محروم ہے کہ یہ بہت ہی واضح خسارہ ہے۔

پوچھا: کون شخص (آنکھ رکھتے ہوئے بھی) اندھا ہے ؟  
فرمایا: جو کسی عمل کو انجھام تو دوسروں کو دکھانے کے لئے دے۔ اور اُس کا ثواب خداوندِ عالم سے طلب کرے۔

پوچھا: کون سی قناعت افضل ہے ؟  
فرمایا: خداوندِ عالم کی عطا پر قانع رہنا۔  
پوچھا: کون سے مصائب زیادہ سخت ہیں ؟  
فرمایا: وہ مصیبت جو دین پر آئے۔  
پوچھا: خدا کے نزدیک نہایت پسندیدہ عمل ؟  
فرمایا: اُس کی طرف سے (بہتری اور) کشادگی کا انتظار۔  
پوچھا: خدا کے نزدیک کون لوگ اچھے ہیں ؟  
فرمایا: خدا سے خوب ڈرنے والے، تقویٰ کے مطابق زیادہ عمل کرنے والے دنیا میں زیادہ زاہدانہ زندگی گزارنے والے۔

پوچھا: خدا کے نزدیک کون سا کلام افضل ہے ؟  
فرمایا: کثرت سے ذکرِ خدا، اور گڑ گڑا کر اُس سے دُعا کرنا۔  
پوچھا: سچ کے لحاظ سے کون سی بات سب پر مقدم ہے ؟  
فرمایا: خدا کی وحدانیت کی گواہی۔  
پوچھا: اعمال میں خدا کے نزدیک زیادہ باعظمت ؟  
فرمایا: حکمِ خدا کے آگے تسلیمِ خمر رکھنا۔ اور پرہیزگاری (اختیار کرنا)  
پوچھا: لوگوں میں زیادہ راست گفتار ؟  
فرمایا: وہ جو میدانِ کارِ زار میں (اپنے عہد و پیمان کو) سچ کر دکھائے۔

اس کے بعد جناب امیر نے اُس بزرگ (شامی) کی طرف رخ کر کے فرمایا:  
اے بزرگوار۔

خدا نے کچھ ایسے لوگوں کو (بھی) پیدا کیا ہے، جن کیلئے دنیا کو تنگ کر دیا ہے اُس نے اُن کو دکھایا  
تو (خدا نے) اُن لوگوں کو دنیا اور اُس کے ساز و سامان سے بے نیاز کر دیا۔  
یہ لوگ (آخرت کی) سلامتی کے گھر جس کی طرف خدا نے اُن کو دعوت دی ہے، راغب ہو گئے  
دور درگاہ کی تنگی اور مشکلات اور سختی پر صبر کرتے اور خداوندِ عالم کی بارگاہ میں اُن کے لئے جو مراتب ہیں،  
ان کے مشتاق رہتے ہیں، انہوں نے خوشنودیِ خدا کی طلب میں اپنی جان کی بازی لگا دی، اور ان کا خاتمہ  
شہادت پر ہوا۔

(جب یہ لوگ خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو وہ اُن سے راضی تھا۔  
یہ لوگ جانتے تھے کہ موت ہی اُن لوگوں کی بھی گزرگاہ ہے، جو دنیا سے جا چکے ہیں اور ان لوگوں کی بھی  
گزرگاہ ہے، جو ابھی باقی ہیں۔

ان لوگوں نے سونے اور چاندی کے بجائے آخرت کے لئے توشہ راہ جمع کیا، گھر دراباس پہنا۔۔۔  
خدا کی خاطر ہی (کسی سے) محبت کی اور اُس کی (خوشنودی کی) خاطر ہی (کسی سے) ہمدردی ہوئے۔  
یہ لوگ (در حقیقت) شاہراہِ حیات کے پیراں، اور آخرت کی نعمتوں کے حقدار ہیں۔۔۔ (والسلام)  
اُس بزرگ نے پوچھا:

یا امیر المؤمنین! اب میں جنت کو چھوڑ کر کہاں جا سکتا ہوں؟ (گویا میری نگاہیں) بہشت کو دیکھ رہی  
ہیں، اور میں یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ اہل جنت سب آپ کے ساتھ ہیں۔

اب آپ مجھے وہ ہتھیار فراہم کیجئے جس کے ذریعہ آپ کے دشمنوں سے مقابلہ کر سکوں۔  
امیر المؤمنین نے اُسے اسلحہ بھی دیا اور گھوڑے پر سوار بھی کیا۔

(جب دشمن سے جنگ چھڑی تو اُس بزرگ نے) امیر المؤمنین کی نگاہوں کے سامنے، دشمن پر پوری  
طاقت سے حملہ کیا، آپ کمالِ مسرت سے اُس کے شبنِ عمل کا مشاہدہ کر رہے تھے۔

پھر جب جنگ نے شدت اختیار کی تو وہ بزرگ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر آگے ہی بڑھتا گیا۔  
یہاں تک کہ شہادت پائی۔

امیر المؤمنین کے ایک صحابی اُس کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ تو شہید ہو چکا ہے، لیکن اب بھی تلوار  
اسکے ہاتھ میں تھی اور اس کا گھوڑا بھی اس کے پاس تھا۔

جب جنگ رُکی تو اُسے گھوڑے اور تلوار سمیت جنابِ امیر کے پاس لایا گیا۔

آپؐ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھی اور فرمایا:

’خدا کی قسم۔ یہ بہت خوش قسمت انسان تھا۔ اپنے اس برادرِ (مومن) کے لئے اللہ سے رحمت  
کی درخواست کرو۔‘



## محمد بن حنفیہ کو جنابِ امیرؑ کی نصیحت

(۷۳) وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي وَصِيَّتِهِ لِابْنِهِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ:

يَا بُنَيَّ، يَا أَيْتُكَ وَالْإِتِّكَالُ عَلَى الْأَمَانِي، فَإِنَّهَا بَضَائِعُ النَّوْكَى تَسْبِيْطُ عَنْ الْأَخْبَرِ  
وَمِنْ خَيْرِ حِظِّ الْمَرْءِ قَرِينٌ صَالِحٌ. جَالِسُ أَهْلِ الْخَيْرِ تَكُنْ مِنْهُمْ، جَانِسُ  
أَهْلِ الشَّرِّ وَمَنْ يَصْدُكَ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ، وَذِكْرِ الْوَيْدِ بِالْأَوْبَاءِ طَيْلٍ  
الْمُزْخَرَفَةِ، وَالْأَرَاخِيفِ الْمَلْفَقَةِ تَكُنْ مِنْهُمْ، وَلَا يَغْلِبَنَّ عَلَيْكَ سُوءُ الظَّنِّ  
بِاللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فَإِنَّهُ، لَوْ يَدَّعَى بَيْنَكَ وَبَيْنَ خَلِيلِكَ ضَلْحًا

ذَلِكَ بِالْأَدَبِ قَلْبُكَ كَمَا يَذْكُرُ الشَّارُ بِالْحَطْبِ، فَنِعْمَ الْعَوْنُ الْأَدَبُ  
لِلْخَيْرَةِ التَّجَارِبُ لِدَوَى اللَّبِّ، أَضْمُمْ آراءَ الرِّجَالِ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ  
اخْتَرُ أَقْرَبَهَا إِلَى السَّوَابِ وَأَبْعَدَهَا مِنَ الْإِزْتِيَابِ.

يَا بُنَيَّ، لَا تَمُوتْ أَعْلَى مِنَ الْإِسْلَامِ وَلَا كَرَمِ الْأَعْنَى مِنَ الْقَوَى وَلَا مَعْقِلِ  
أُخْرَزُ مِنَ الْوَرَعِ وَلَا شَفِيعِ الْبَحْجِ مِنَ السَّوْبَةِ وَلَا لِبَاسِ أَجْمَلٍ مِنَ الْعَافِيَةِ

وَلَا قَايَةَ أَمْنٍ مِنَ السَّلَامَةِ وَلَا كُنْزَ اقْتَعٍ مِنَ الْقُنُوعِ وَلَا مَالَ أَدْهَبَ لِلْفَاقَةِ مِنَ  
الرِّضَا بِالقُوَّةِ وَمَنْ اقْتَصَرَ عَلَى بُلْغَةِ الْكِفَافِ فَقَدْ انْتَضَمَ الرَّاحَةُ وَتَبَوَّأَ خَفَضَ  
الدَّعَةِ. الْحِرْصُ دَاخِلٌ إِلَى التَّقَحُّمِ فِي الذُّنُوبِ، أَلْقِ عَنْكَ وَارِدَاتِ الْفُجُورِ بِعِزَائِهِمُ الصَّبْرِ  
عَوْدَ نَفْسِكَ الصَّبْرَ فَنِعْمَ الْخُلُقُ الصَّبْرُ وَاجْلِبْهَا عَلَى مَا أَصَابَكَ مِنْ أَهْوَالِ الدُّنْيَا  
وَهُمُومِهَا. فَارْزُقْ الْمَازُونَ وَعَجَاذِ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ الْحُسْنَى، فَإِنَّهُ جَنَّةٌ  
مِنَ الْفَاقَةِ وَالْحِجَى نَفْسِكَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا إِلَى اللَّهِ الْوَاحِدِ الْمَعَارِ فَإِنَّكَ تَلْجِئُهَا إِلَى  
كَمْفٍ حَمِيمٍ وَحِزْزٍ حَرِيصٍ وَمَا نَحْزِزُ غَيْرُهَا وَاخْلُصِ الْمَسْأَلَةَ لِوَلَدِكَ فَارْتِ  
بِيَدِهِ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ وَالْإِعْطَاءَ وَالنَّعْ وَالصَّلَاةَ وَالْحِرْمَانَ.

### • وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي هَذِهِ الْوَصِيَّةِ

يَا بَنِيَّ، الرِّزْقُ رِزْقَانِ؛ رِزْقٌ تَطْلُبُهُ وَرِزْقٌ يُطْلَبُكَ فَإِنْ لَمْ تَأْتِهِ أَتَاكَ فَلَا تَحْمِلْ  
هَمَّ سَنَتِكَ عَلَى هَمِّ يَوْمِكَ وَكُنْ أَلَا كُلَّ يَوْمٍ مَا هُوَ فِيهِ.  
فَإِنْ تَكُنِ السَّنَةُ مِنْ عَمَلِكَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سَيَأْتِيكَ فِي كُلِّ غَدٍ بِجِدِّ يَدِهِ  
مَا اسْتَمَرَ لَكَ. فَإِنْ لَمْ تَكُنِ السَّنَةُ مِنْ عَمَلِكَ فَمَا تَصْنَعُ بِنِعْمٍ وَهَمٍّ مَا لَيْسَ لَكَ.  
وَأَعْلَمْ أَنَّكَ لَمْ يَسْبِقْكَ إِلَى رِزْقِكَ طَالِبٌ، وَلَنْ يَغْلِبَكَ عَلَيْهِ غَالِبٌ، وَلَنْ يَحْتَجِبَ  
عَنْكَ مَا قَدَّرَ لَكَ، فَكُنْ رَامِتٌ مِنْ طَالِبٍ مُتَعَبٍ نَفْسَهُ مُقْتَرِفٌ عَلَيْهِ رِزْقَهُ وَمُقْتَصِدٌ  
فِي الطَّلَبِ قَدْ سَاعَدَتْهُ السَّقَادِيرُ وَكُلُّ مُقَرَّرُونَ بِهِ الْفَتَاءُ. الْيَوْمَ لَكَ وَأَنْتَ  
مِنْ بُلُوغِ غَدٍ عَلَى غَيْرِ لَيْقَيْنِ، وَلَرُبَّ مُتَقَبِّلٍ لِيَوْمٍ مَا لَيْسَ بِمُسْتَدِيرٍ وَمَغْبُوطٍ فِي أَوَّلِ  
لَيْلَةٍ قَامَ فِي آخِرِهَا الْوَاحِدِ.

فَلَا تَعْرِزْكَ مِنَ اللَّهِ طُولُ حُلُولِ النِّعَمِ، وَإِطَاءُ مَوَارِدِ النِّقَمِ فَإِنَّهُ لَوْ تَحْشَى الْقُوَّةَ  
عَاجِلٌ بِالْعُقُوبَةِ قَبِيلَ السُّمُوتِ  
يَا بَنِيَّ، أَقْبِلْ مِنَ الْحُكَمَاءِ مَوَاعِظَهُمْ وَتَدَبَّرْ أَحْكَامَهُمْ. وَكُنْ آخِذًا بِالسَّائِسِ

بِئَاتَا مُرَبِّهِ، وَأَكْفَ النَّاسَ عَمَّا تَقْنَى عَنْهُ، وَأَمُرَ بِالْمَعْرُوفِ تَكُنْ مِنْ أَهْلِهِ.  
فَارْتَّ اسْتِثْمَامَ الْأُمُورِ عِنْدَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالتَّقْنَى عَنِ الْمُنْكَرِ  
وَلَفَقَّةً فِي الدِّينِ فَارْتَّ الْعُلَمَاءُ وَرِثَةُ الْأَنْبِيَاءِ-

إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُولَدُوا مِنْ أَرْوَاحٍ هَامٍ وَلَا ذُرْهَامٍ وَلَا حَبٍّ وَلَا نَمِيمٍ وَرَثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَ مِنْهُ  
أَخَذَ بِحَبْطِ وَافِرٍ

وَأَعْلَمَ أَنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى الطَّيْرُ فِي  
بُيُوتِ السَّمَاءِ وَالْخُفُوتِ فِي الْبَحْرِ، وَإِنَّ السَّلَاطِيكَ لَتَضَعُ أُنْجُنَحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ حَتَّى يَبْه  
وَفِيهِ شَرَفُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ بِالْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا تَنْفَقُهَا هُمْ الدُّمَاهُ إِلَى الْبُخْبَانِ  
وَالْأَوْلَادِ عَلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَحْسَنَ إِلَى بَمِيعِ النَّاسِ خُلُقَكَ حَتَّى إِذَا غِبْتَ عَنْهُمْ  
حَسَنُوا إِلَيْكَ، وَإِذَا مِتَ بَكَوْا عَلَيْكَ وَقَالُوا: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، وَلَا تَكُنْ  
مِنَ الَّذِينَ يُقَالُ عَنْهُمْ مَوْتُهُ: الْحَسَنُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ-

وَأَعْلَمَ أَنَّ رَأْسَ الْعَقْلِ بَعْدَ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَدَارَةُ النَّاسِ، وَالْأَخِيرُ  
فَيَنْبَغُ لَهُ يُعَاشِرُ بِالْمَعْرُوفِ مَنْ لَا يَدُ مِنْ مَعَاشِرَتِهِ حَتَّى يَجْعَلَ اللَّهُ إِلَى الْخَلَائِفِ  
مِنْهُ سَبِيلًا، فَإِنِّي وَجَدْتُ جَمِيعَ مَا يَتَعَاشَرُ بِهِ النَّاسُ وَبِهِ يَتَعَاشَرُونَ مِلًّا  
مَكِيلًا، ثَلَاثَةٌ اسْتَبَحَّصَانِ وَثَلَاثَةٌ تَغَافَلُوا، وَمَا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ  
الْكَلَامِ وَلَا أَفْخَحَ مِنْهُ. بِالْكَلَامِ ابْيَضَّتِ الْوُجُوهُ، وَبِالْكَلَامِ اسْوَدَّتِ الْوُجُوهُ-

وَأَعْلَمَ أَنَّ الْكَلَامَ فِي وَثَاقِكَ مَا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهِ فَإِذَا تَكَلَّمْتَ بِهِ صِرْتَ فِي وَثَاقِهِ.  
فَاخْزَنْ سَلَنَكَ كَمَا تَخْزَنْ ذَهَبَكَ وَوَرَقَكَ فَإِنَّ اللِّسَانَ كُلُّهُ عَقُورٌ فَإِنْ أَتَيْتَ  
خَلِيئَةً عَقَرَ، وَرَبَّ كَلِمَةٍ سَلَبْتَ نِعْمَةً-

مَنْ سَيَّبَ عَذَارًا قَادَهُ إِلَى كُلِّ كَرَفِيَةٍ وَفَضِيحَةٍ، ثُمَّ لَمْ يَخْلُصْ مِنْ دَهْدِهِ  
إِلَّا عَلَى مَقْتٍ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَزَمَّ مِنَ النَّاسِ، قَدْ خَاطَرَ بِنَفْسِهِ مَنْ اسْتَغْنَى



بِرَأْيِهِ، وَمَنْ اسْتَقْبَلَ وَجْهَهُ الْإِزَارِ عَرَفَ مَوَاقِعَ الْخَطِيئَةِ مَنْ تَوَرَّطَ فِي الْأُمُورِ غَيْرَ  
نَاطِرٍ فِي الْعَوَاقِبِ قَدْ تَعَرَّضَ مِنْ مَقْطَعَاتِ النُّوَابِيبِ، وَالتَّذَرُّبِ قَبْلَ الْعَوَامِلِ يَوْمُكَ  
مِنَ السَّيِّئِ.

وَالْعَاقِلُ مَنْ وَعَظَهُ التَّجَارِبُ وَفِي التَّجَارِبِ عِلْمٌ مُسْتَأْنَفٌ، وَفِي تَقْلُبِ الْأَحْوَالِ  
عُرْفٌ بِوَاهِي الرِّجَالِ، الْأَيَّامُ تَمُتُكَ لَكَ عَنِ السَّرَائِرِ الْكَامِنَةِ. فَافْهَمْ وَصِيَّتِي  
هَذِهِ وَلَا تَذْهَبَنَّ عَنْكَ صَفْحًا، فَإِنَّ خَيْرَ الْقَوْلِ مَا نَفَعَ.

إِعْلَمْ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ لَا بَدَّ لَكَ مِنْ حُصْنِ الْإِزِيدِ، وَبَلَاغِكَ مِنَ الزَّوَارِ مَسْحَ خِفَّةِ  
النَّظْمِ فَلَا تَحْمِلْ عَلَى ظَهْرِكَ فَوْقَ طَائِفَتِكَ فَيَكُونَ عَلَيْكَ ثَقِيلًا فِي حَضْرِكَ  
وَلَشَرِّكَ فِي الْقِيَامَةِ، فَيُسْرِ السَّارِدُ إِلَى السَّعَادِ الْعُدْوَانُ عَلَى الْعِبَادِ، وَاعْلَمْ أَنَّ  
أَمَامَكَ مَهَالِكٌ وَمَهَادِي وَجُحُودٌ وَعَقَبَةٌ كَوُودٌ لَا مُحَالَةَ وَأَنْتَ هَابِطُهَا  
وَأَنْتَ مَهْبِطُهَا إِمَّا عَلَى جَنَّةٍ أَوْ عَلَى نَارٍ. فَارْتَدِّ لِنَفْسِكَ قَبْلَ تَزْوُلِكَ إِيَّاهَا، فَإِذَا  
وَجَدْتَ مِنْ أَهْلِ الْفَاقَةِ، مَنْ يَحْمِلُ زَادَكَ إِلَى الْقِيَامَةِ فَيُؤَدِّيكَ فِيهِ عَدَا  
حَيْثُ تَخْتَاجُ إِلَيْهِ فَاعْتِمِدْ وَحْبَلُهُ وَكَثِّرْ مِنْ تَزْوُدِهِ وَأَنْتَ قَادِرٌ عَلَيْهِ فَلَوْلَاكَ  
تَطْلُبُهُ فَلَا تَحْجِدُهُ.

وَأَيَّاكَ أَنْ تَبْتَلِيَ لَتَحْمِلَ زَادَكَ مِنْ لَا رَجْعَ لَهُ وَلَا أَمَانَةَ فَيَكُونَ مِثْلَكَ مِثْلُ  
ظُلَمَانٍ أَتَى سِرَابًا حَتَّى إِذَا جَاهَلَهُمْ يَحْجِدُهُ شَيْئًا فَيَبْتَلِي فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ مُنْقَطِعًا بِكَ  
وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي هَذِهِ الْوَصِيَّةِ:

يَا بُنَيَّ الْبُغْيُ سَابِقُ الْحَبِينِ لَنْ يَهْلِكَ أَمْرٌ وَعَرَفَ قَدْرَهُ. مَنْ خَطَرَ شَهْوَتَهُ  
صَانَ قَدْرَهُ، قِيمَةُ كُلِّ أَمْرٍ مَا يُحْمِلُهُ، الْأَعْيَارُ يُفِيدُكَ الرِّشَادَ وَأَشْرَفُ الْعَمَلِ  
تَرْكُ أَمْنِي، الْحَرَمُ قَفَرٌ حَاضِرُ التَّوَدُّعِ قَرَابَةُ مُسْتَفَادَةٍ، صَدِّيقُكَ أَعْوَاكَ  
لَا بَيْتَكَ وَأَمَّاكَ، وَلَيْسَ كُلُّ أَمٍّ لَكَ لَا بَيْتَكَ وَأَمَّاكَ صَدِّيقُكَ، لَا تَتَّخِذْ

عَدُوٌّ مَدَّ يَدَيْكَ صَدِيقًا فَتَعَادَى صَدِيقُكَ -

كَمْ مِنْ بَعِيدٍ أَشْرَبَ مِنْكَ مِنْ قَرِيبٍ، وَمُؤَلٍّ مُعْدِمٌ خَيْرٌ مِنْ مُثْرٍ جَائٍ -  
النَّوْعِظَةُ كَهَفٌ لِمَنْ دَعَاَهَا، مَنْ مَنْ يَسْعُرُ وَيُفْ أفسدَهُ. مَنْ أَسَاءَ خُلُقَهُ عَذَبَ  
نَفْسَهُ وَكَانَتْ الْبَغْضَةُ أَوْلَى بِهِ، لَيْسَ مِنَ الْعَدْلِ الْقَضَاءُ بِالظَّنِّ عَلَى الْبَقَّةِ -

مَا أَصْبَحَ إِلَّا شَرٌّ عِنْدَ الْبَطْرِ وَالْكَاسَةِ عِنْدَ النَّائِبَةِ الْمُخْلِطَةِ وَالْقِسْوَةِ عَلَى  
الْجَاهِ، وَالْخِلَافُ عَلَى الصَّاحِبِ، وَالْحُثُّ مِنْ ذِي الْمُرُوَّةِ، وَالْعَذْرُ مِنَ السُّلْطَانِ  
كَفَرِ الْبَنَةِ مُوقٍ، وَمَجَالِسَةُ الْأَخْمَقِ مُؤْمٌ - اعْرِفِ الْحَقَّ لِمَنْ عَرَضَهُ لَكَ  
شَيْئًا كَانَ أَوْ ضَمِنًا. مَنْ تَرَكَ الْقَصْدَ جَلًّا، مَنْ تَعَدَّى الْحَقَّ ضَاقَ مَذْهَبُهُ  
كَمْ مِنْ دَلِيبٍ قَدْ نَجَا، وَمَجِيحٍ قَدْ هَوَى - قَدْ يَكُونُ الْيَأْسُ إِذْرَاكَ وَالطَّمَعُ  
هَلَاكَ اسْتَيْسَبَ مِنْ عَثَرَتِ عَتَابِهِ، لَا يَشِينُ مِنْ أَمْرِ عَلَى عَذْرِ الْعَذْرَاءِ لِيَأْسِ  
الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ، مَنْ عَذَرَ مَا أَخْلَقَ أَنْ لَا يُؤْفَى لَهُ -

الضَّادُّ يُبْزِلُ الْكَثِيرَ وَالْإِدْمَانُ يُنْمِي السَّيْرَ - مِنَ الْكِرَامِ الْوَقَارُ بِالرَّجَمِ، مَنْ  
كَوَّمُ سَارٍ وَمَنْ تَقَمَّمَ ارْزَادٌ، إِمْحَضُ أَخَاكَ الْبَيْضُ حَتَّى سَاعِدُهُ عَلَى كُلِّ  
حَالٍ مَا لَمْ يَجْهَلْكَ عَلَى مَعْصِيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، زُلْ مَعَهُ حَيْثُ زَالَ -

لَا تَقْرُمُ أَخَاكَ عَلَى إِيْيَابٍ وَلَا تَقْطَعُهُ دُونَ اسْتِغْنَابٍ لَعَلَّ لَهُ عَذْرًا وَأَنْتَ  
تَلُومُ. إِقْبَلْ مِنْ مُسْتَقْبَلِ عَذْرٍ وَكَفْنَا لَكَ الشَّفَاعَةَ -

وَالْكَرَمُ الَّذِينَ يَمْنُ تَمْنُونَ، وَارْزُدُوا لَهُمْ عَلَى طُولِ الصَّحَةِ بَرًّا وَإِكْرَامًا وَتَجْنِيدَ  
وَلَعَطِيمًا فَلَيْسَ حِزَاءٌ مِنْ عَظَمِ شَأْنِكَ أَنْ تُصَيِّعَ مِنْ تَذْرِهِ، وَلَا يَجْزَأُ مِنْ سَرَكَ  
أَنْ تَسُوءَهُ. أَكْثَرُ الْبَرِّ مَا اسْتَطَعْتَ بِجَلِيشِكَ فَإِنَّكَ إِذَا شِئْتَ رَأَيْتَ رُسْدَهُ، مَنْ  
كَسَاءَ الْحَيَاءِ لَوْ بَدَأَ احْتَقَى عَنِ الْعُيُونِ عَيْنُهُ -

مَنْ تَحَرَّى الْقَصْدَ خَفَّتْ عَلَيْهِ الْمُنُونُ، مَنْ لَمْ يُعَيِّرْ نَفْسَهُ شَهْوَاهَا أَصَابَ

رُسْدَهُ، مَعَ كُلِّ شِدَّةٍ رَحَاءً، وَمَعَ كُلِّ أَكْلَةٍ عَصَصٍ. لَا تَمَالُ نِعْمَةً إِلَّا بَعْدَ أَدَى.  
 لَنْ لِمَنْ غَاظَكَ تَطْفُرَ بِطَلَبِكَ، سَاعَاتُ الْفُؤُومِ سَاعَاتُ الْكَفَارَاتِ وَالسَّاعَاتُ  
 تَنْفِذُ عَمَلِكَ وَلَا خَيْرَ فِي لَذَّةٍ مِنْ بَعْدِ هَا التَّارُ وَمَا خَيْرٌ بِجَيْرِ بَعْدِ هَا التَّارُ  
 وَمَا شَرٌّ لِشَرِّ بَعْدَهُ الْجَنَّةُ، كُلُّ لَيْعِمٍ دُونَ الْجَنَّةِ مُحَقَّقٌ وَكُلُّ بِلَاءٍ دُونَ التَّارِ  
 عَاقِبَةٌ. لَا تُضَيِّعَنَّ حَقَّ أَخِيكَ إِلَّا عَلَى مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكَ بِأَجٍ مَنْ  
 أَخْضَعْتَ حَقَّهُ لَا يَكُونَنَّ أَخْرَكَ عَلَى قَطِيعَتِكَ أَقْوَى مِنْكَ عَلَى صَلِيَةٍ، وَلَا عَلَى إِسَاءَةٍ  
 إِلَيْكَ أَقْوَى مِنْكَ عَلَى الْإِحْسَانِ إِلَيْهِ.

يَا بُنَيَّ، إِذَا أَقْوَمْتَ فَأَقِمْ عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا ضَعُفْتَ فَاضْعُفْ عَنْ مَعْصِيَةِ  
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تَمْلِكَ الْمَرْءُ مِنْ أَمْرِهَا مَا جَاوَزَ لِنَفْسِهَا فَا فَعَلْ  
 فَإِنَّهُ أَذْوَمُ لِحَمَالِهَا، وَأَرْخَى لِأَلْبَاسِهَا، وَأَحْسَنُ لِخَالِهَا. فَإِنَّ الْمَرْءَ رَحِيحَانَةٌ وَلَيْسَتْ  
 بِقَهْرٍ مَانَةٍ فَدَارَهَا عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَأَحْسَنُ الصُّحْبَةِ لَهَا فَيَمْنَعُوا عَيْشَكَ.  
 وَاحْتَمِلِ الْقَضَاءَ بِالرِّمَاءِ، وَإِنْ أَجْنَبْتَ أَنْ تَجْمَعَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَاقْطَعْ  
 طَمَعَكَ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.



اے نورِ نظر۔ خیرِ داءِ آرزوؤں پر بھروسہ نہ کرنا، کیونکہ یہ بے وقوف لوگوں کا ساز و  
 سامان ہے اور آخرت کو بوجھل کر دیتا ہے۔

کسی انسان کے نصیب کی خوبی ہے کہ اسے نیک ساتھی مل جائے۔  
 نیک لوگوں کے ساتھ بیٹھو، اُن ہی میں سے ہو جاؤ گے۔

بُرے لوگوں اور جو تمہیں ذکرِ خدا سے غافل اور اپنی لغو دلائلیاتی باتوں اور بے چینی و پھڑی  
 داستانوں (میں الجھا کر) موت کی یاد۔ سے دور کر دیں، اُن سے الگ رہو۔  
 دیکھو (کسی صورت میں) خداوندِ عالم کے بارے میں بدگمانی تم پر مسلط نہ ہونے پائے،

کیونکہ ایسا کرنے سے

جس طرح نکڑی سے آگ روشن کی جاتی ہے، ادب کے ذریعہ اپنے قلب کو روشن کرو، کیونکہ صاحبان عقل و دانش کے لئے، عمدہ تجربات کی راہ میں ادب بہترین معاون ہے۔

لوگوں کی آراء اور تجاویز کو پیش نظر رکھ کر ان میں سے جو ثواب کے زیادہ قریب ہو اور شکوک و شبہات سے سب دور ہو اسے اپناؤ۔

اے نورِ نظر — اسلام سے بلند کوئی شرف نہیں، اور تقویٰ سے زیادہ فائدہ مند کوئی فعل و کرم نہیں، پرہیز گاری سے زیادہ محفوظ کوئی پناہ گاہ نہیں، توبہ سے زیادہ مفید کوئی سفارش نہیں، عافیت زیادہ خوبصورت کوئی لباس نہیں، سلامتی سے بہتر کوئی تحفظ نہیں، قناعت سے بڑا کوئی خزانہ نہیں، قوتِ لایمت پر راضی رہنے سے بڑھ کر حاجت کو دور کرنے والا کوئی مال نہیں۔

جو شخص، بقدر کفایتِ رزق پر راضی رہے اس نے اپنی راحت کا سامان کر لیا۔ اور کون کی وادی میں جگہ بنالی۔

حرص و طمع گناہ (کی دادی میں) پھلانگ لگانے کیلئے مہمیز کرتی ہے۔

مستحکم صبر و شکیبائی کے ذریعہ سے افکار و کلام کی واردات کو دور کر دو۔

اپنے آپ کو صبر کا غور کرنا، کیونکہ صبر بہت اچھی عادت ہے، دنیا کی ہولناکیوں اور پریشانیوں میں جو بھی بات پیش آئے اس پر صبر کے شہوار کو بٹھا دو۔

فائز المرام کا میاں ہو گئے اور نجات پائی جن کیلئے اللہ کی طرف سے سچی سند تھی، کیونکہ یہ تنگدستی کے مقابلے میں سپر ہے۔

اپنے نفس کو تمام معاملات میں خداوندِ وحدہ لاشریک کی پناہ میں دے دو۔ کیونکہ وہی محفوظ قلعہ مضبوط پناہ گاہ اور صاحبِ قوت محافظ ہے۔

اپنے پروردگار سے خلوص کے ساتھ مانگو کیونکہ ہر تنیک و بد، دینا نہ دینا، عطا کرنا یا محروم رکھنا سب اس کے اختیار میں ہے۔

## اسی وصیت کا ایک حصہ

اے نورِ نظر — رزقِ دو قسم کے ہیں ایک وہ ہے جس کی تمہیں تلاش ہے دوسرا وہ تمہیں تلاش کر رہا ہے، اگر تم اُس تک نہ پہنچ سکو تو وہ تمہارے پاس آجائے گا، لہٰذا سال بھر کا غم آج کے دن پر مسلط نہ کرو، ہر دن کیلئے اُسی کی فکر کافی ہے — اب اگر تمہاری زندگی کا سال باقی ہے تو خداوندِ عالم ہر آنے والے دن اُس کا جدید رزق تمہیں عطا کرے گا۔ اور اگر تمہاری زندگی میں ایک سال باقی ہی نہیں بچا ہے تو اُس مدت کے بارے میں فکر مند ہونے کی کیا ضرورت جو آنے والی ہی نہیں ہے!

یاد رکھو، تمہارے رزق تک، تم سے پہلے کوئی اور نہیں پہنچے گا، اور نہ اس میں کوئی تم پر غائب آئے گا، اور جو کچھ تمہارے لئے مقرر ہو چکا ہے وہ تم سے مخفی نہیں رہے گا۔

تم نے بہت سے لوگوں کو دیکھا ہوگا جو طلبِ رزق میں خود کو بہت زیادہ تھکاتے ہیں مگر انھیں مختصر رزق ملتا ہے اور درمیانِ طریقے سے محنت کر کے والے کا قسمت (اس طرح) ساتھ دیتی ہے کہ رزق کی فراوانی نظر آنے لگتی ہے)

(لیکن یاد رکھو) سب کچھ فنا ہو جانے والا ہے۔

آج کا دن تمہارا اپنا ہے، لیکن کل تمہاری رسائی ہوگی یا نہیں، اُس کا تمہیں کوئی یقین نہیں ہے۔ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو دن کا استقبال تو کرتے ہیں، احتیام نہیں دیکھ پاتے۔

کچھ ایسے ہیں جو رات کے ابتدائی حصے میں قابلِ رشک مسرتوں میں ہوتے ہیں، لیکن رات کے آخری حصے میں لوگ ان کی جلدائی پر رورہہ ہوتے ہیں۔

کسی پر تا دیر اگر نعمتوں کی فراوانی ہو رہی ہو، اور اُس کی گرفت میں تاخیر ہو رہی ہو تو اس کے کسی دھوکے میں نہ پڑنا، کیونکہ جو مالکِ حقیقی ہے (اگر اُسے اندیشہ ہو تا کہ یہ (محرم میرے ہاتھ سے) نکل جائے گا تو وہ موت سے قبل ہی سزا دینے میں جلدی کرتا۔

اے نورِ نظر — صاحبانِ حکمت و دانش سے اُن کی نصیحتیں اور احکام کا تدبیر حاصل کر لو۔

جن باتوں کا لوگوں کو حکم دو، اُن پر سب سے زیادہ، تم خود عمل پیرا نظر آؤ۔  
 جن باتوں سے لوگوں کو منع کرو، اُن سے سب سے زیادہ تم خود اجتناب کرو۔  
 نیکی کا حکم دیتے رہو، تم بھی اُس کے اہل بن جاؤ گے؛ کیونکہ خداوندِ عالم کے نزدیک معاملات کی تکمیل  
 کا راستہ، امر بالمعروف نہی عن المنکر اور دین میں فہم و فراست سے وابستہ ہے۔  
 علماء انبیاء کے وارث ہیں، لیکن یہ (وراثت درہم و دینار کی نہیں ہے) بلکہ یہ اُن کے علم کے وارث  
 ہیں، تو جس نے اُن سے لیا، اس نے وافر حصہ پایا۔  
 یاد رکھو۔!

طائبِ علم کیلئے زمین و آسمان میں رہنے والے مغفرت کی دعا کرتے ہیں، یہاں تک کہ پریشمے آسمان  
 کی فضاؤں میں اور پھیلیاں سمندر میں۔  
 فرشتے طائبِ علم کے لئے خوشی سے اپنے پر بچھاتے ہیں۔  
 (علم کے حصول) میں دنیا کا شرف اور قیامت کے دن جنت میں جانے کی کامیابی نصیب ہوگی،  
 کیونکہ فقہاء جنت کی طرف دعوت دینے والے اور خداوندِ عالم کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں۔  
 تمام لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ جیسا کہ تم چاہتے ہو کہ تمہارے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے۔  
 جو کچھ اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی (دوسرے) لوگوں کے لئے پسند کرو، اور جو چیز دوسروں کے لئے  
 ناپسند کرتے ہو وہ اپنے لئے بھی ناپسند کرو۔  
 سب لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آؤ تاکہ جب تم سامنے موجود رہو تو وہ تمہارے  
 مشاق رہیں، اور جب دنیا سے گذر جاؤ تو تم پر دین، اور ان کی زبان پر یہ جملہ ہو۔  
 اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ  
 اُن لوگوں میں سے نہ ہونا جن کی موت کی خبر سن کر لوگ خدا کا شکر ادا کریں۔

۶

یاد رکھو۔ خداوندِ عالم پر ایمان کے بعد، عقل و دانش کی ارفع منزل یہ ہے کہ لوگوں کے ساتھ



حسن سلوک کیا جائے۔

جن لوگوں کے ساتھ زندگی گزارنا گزیر ہے، اُن کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرنے میں کوئی بھلائی نہیں۔ یہاں تک کہ خداوندِ عالم گلو خلاصی کی کوئی سبیل نکالے، کیونکہ میرا مشاہدہ ہے کہ لوگ یا ہی طور پر جو ایک دوسرے کے ساتھ معاشرتی زندگی گزارتے ہیں، وہ گویا بھرا ہوا ایک پیما ہے جس کا دو تہائی حصہ حسن سلوک اور ایک تہائی لوگوں کی کوتاہیوں سے چشم پوشی کرنا ہے۔

۵

خداوندِ عالم کی پیدا کردہ چیزوں میں سب عمدہ کبھی کلام ہے سب قبیح بھی کلام ہے۔

(کچھ ایسے کلام ہیں جن سے چہرے نورانی ہو جاتے ہیں اور کچھ ایسے کلام ہیں جن سے چہرے سیاہ ہو جاتے ہیں۔)

یاد رکھو۔ بات تمہارے اختیار میں ہے، جب تک زبان سے نہ نکالو۔ لیکن جب بول دو گے تو پھر تم اس کے قبضے میں چپلے جاؤ گے، تو جس طرح اپنے سونے چاندنی کی حفاظت کرتے ہو، اسی طرح اپنی زبان پر قابو رکھو۔

(بعض لوگوں کی) زبان ایک کٹھنہ کتے کے مانند (ہوتی) ہے کہ اگر اُسے آزاد چھوڑ دو تو کاٹ لے اور بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں جو آئے دلی نعمت کو سلب کر لیتے ہیں۔ جو اپنی زبان کو بالکل آزاد چھوڑ دے، وہ اُسے ہر پریشانی اور رسوائی تک پہنچا دے گی، پھر وہ اس کھائی سے بس اس طرح نکلے گا کہ خداوندِ عالم کی ناراضگی اور بندوں کی مذمت اس کے شامل حال ہوگی۔

۶

جو شخص اپنی رائے پر ہی اکتفا کرنے لگے وہ اپنے آپ کو خطرات میں ڈالتا ہے، اور جو لوگوں کے مشوروں کو سامنے رکھتا ہے، وہ غلطی کے امکانات کو پہچان لیتا ہے۔ جو شخص اپنے انجام پر نظر رکھے بغیر معاملات میں کود پڑے اُسے گونا گوں مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

کام کو انجام دینے سے پہلے تدبیر کر لینا شرمندگی سے بچا لیتا ہے۔

و

عقلمند وہ ہے جو تجربات سے نصیحت حاصل کرے، کیونکہ تجربات میں نت نئی معلومات (پوشیدہ ہیں)

حالات کے الٹ پھیر سے لوگوں پہچانے جاتے ہیں۔

زمانہ، تمہارے لئے بہت سے پوشیدہ رازوں کو آشکار کر دے گا۔

میری اس نصیحت کو سمجھو اس کی طرف سے غفلت نہ کرنا، کیونکہ سب سے بہتر بات وہ ہے جو فائدہ پہنچائے۔

و

نورِ نظر — یاد رکھو.....

تم اپنی بیٹھ پر طاقت سے زیادہ بوجھت اٹھانا، ورنہ (ہوسکتا ہے کہ) وہ قیامت کے دن جشر کے موقع پر تمہارے لئے سنگین ثابت ہو۔

روزِ قیامت کے لئے بدترین زادِ راہ: بندوں پر ظلم و ستم کرنا ہے۔

یاد رکھو — تمہارے سامنے ہولناک وادیاں، گھاٹیاں، پُل اور گہری کھائیاں ہیں جن سے تمہیں لازماً گزرنا ہے اُس کے بعد یا تو جنت میں اُترو گے یا جہنم میں؛ لہذا اُترنے (کا وقت آنے) سے پہلے اپنے آپ کو تیار کر لو۔

پھر اگر تمہیں کوئی حاجت مند نظر آئے (جس کی مدد تمہارے لئے قیامت تک کے لئے زادِ راہ بن جائے، اور وہ کل (روزِ قیامت) جب تمہیں اُس کی ضرورت ہوگی، یہ توشہ راہ تمہارے سپرد کر دے، تو اسے غنیمت سمجھو، اس کے کاندھوں پر یہ بوجھ رکھ دو، اور اپنی قدرت و اختیار کے زمانہ میں بہت زیادہ توشہ راہ اُس کے سپرد کر دو۔ کیونکہ ہوسکتا ہے کہ بعد میں تم (ایسا شخص) تلاش کرو اور تمہیں نہ ملے؛

و

خبردار اپنے توشنہ راہ کا بوجھ اٹھانے کیلئے ایسے شخص پر اعتبار نہ کرنا جو صاحبِ ورع و امانت نہ ہو، ورنہ تمہاری مثال اُس پیاسے جیسی ہو جائے گی جو پانی کی تلاش میں سراب کی طرف گیا، لیکن جب وہاں تک پہنچا تو اسے کچھ نہ ملا۔  
ایسی صورت میں تم روز قیامت، خالی ہاتھ رہ جاؤ گے۔

### ❖ اسی وصیت نامہ کا ایک حصہ

اے نورِ نظر — ....

- جو شخص اپنی قدر و منزلت کو پہچان لے، وہ ہلاک نہیں ہوگا۔
- جو شخص اپنی خواہشاتِ نفسانی پر قابو رکھے گا اس کی قدر و منزلت محفوظ رہے گی۔
- ہر انسان کی قیمتِ حیات وہ نیکیاں ہیں جنہیں وہ انعام دیتا ہے۔
- اعتبار تمہیں رہنمائی کا فائدہ دے گا۔
- سب سے بہتر تو نگرانیِ آرزوؤں کے آگے بند باندھنا ہے۔
- لالچ واضح محتاجی ہے۔
- مودتِ حاصل کی ہوئی قرابت ہے۔
- تمہارا سچا دوست (گویا تمہارا حقیقی بھائی ہے) جو کہ ہر سگ بھائی دوست نہیں ہوتا۔
- اپنے دوست کے دشمن سے دوستی نہ کرو، ورنہ تمہارا (وہ) دوست تمہارے خلاف ہو جائے گا۔
- کتنے ہی ایسے دُور والے ہیں — جو ”قریبی“ سے زیادہ نزدیک ہو جاتے ہیں۔
- وہ نگہداشت جو تم سے میل ملاپ رکھے، اُس ثروتِ مند سے بہتر ہے جو دوری اختیار کرے۔
- نصیحت، اس شخص کے لئے پناہ گاہ ہے جو اُسے محفوظ رکھے۔
- جو شخص نیکی کر کے احسان جتائے اس نے (اپنی نیکی کو) برباد کر دیا۔
- جو بد اخلاقی کرتا ہے وہ اپنے آپ کو عذاب میں ڈالتا ہے اور اس بات کا حقدار ہے کہ لوگ

اس سے عداوت کریں۔

●۔ انصاف یہ نہیں ہے کہ کسی معتبر شخص کے گمان پر فیصلہ کر دیا جائے۔

۶

کھتا برا ہے... اپنے ساتھی سے وعدہ خلافی کرنا، صاحبانِ مروت سے جھوٹی قسم کھانا  
حکمران سے غداری کرنا۔

کفرانِ نعمت حماقت ہے۔

امتی کی ہم نشینی (باعثِ نحوست ہے۔

جو بھی تم سے ملے چاہے صاحبِ شرف ہو یا غلے درجے کا (بہر صورت) اُس کا حق پہچانو۔

جس نے میانہ روی کو چھوڑا، اس نے ظلم کیا۔

جو حق سے تجاوز کرے گا، اس کی راہ تنگ ہو جائے گی۔

کتنے ہی بیمار اچھے ہو جاتے ہیں، اور کتنے ہی تندرست فنا سے ہمکنار ہو جاتے ہیں۔

بعض اوقات ناامیدی میں یافتہ اور لالچ میں ہلاکت ہوتی ہے...

۷

فقداری کسی مردِ مسلمان کا بہت ہی بُرا لباس ہے۔

جو شخص بے وفائی کرے وہ اس بات کا بہت زیادہ منہ دار ہے کہ اُس کے ساتھ وفانہ کی جائے۔

۸

غلط طریقِ کار سے زیادہ مال بھی برباد ہو جاتا ہے اور میانہ روی سے تھوڑے مال میں بھی

برکت نصیب ہوتی ہے۔

یہ کرمیانه بات ہے کہ انسان قربتِ داروں سے باوقار سلوک کرے۔

جو فیاضی سے کام لے گا وہ سرداری کرے گا۔

جو فہم و فراست استعمال کرے گا منہ پائے گا۔

اپنے بھائی کو پختہ صحت کرو، ہر حال میں اس کی مدد کرو، جب تک وہ تمہیں خدا کی نافرمانی پر آمادہ نہ کر دے جہاں تک چلے اس کے ساتھ جاؤ۔  
 شکوک و شبہات کی وجہ سے اپنے بھائی سے قطع تعلق نہ کرو اور جب تک (اپنے شکوک کے بارے میں) اُس سے باز پرس نہ کرو اس کا ساتھ مست پھوڑو، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اُسے کوئی عذر درپیش رہا ہو اور تم اسے خواہ مخواہ ملامت کر رہے ہو۔  
 عذر قبول کر لیا کرو، شفاعت نصیب ہوگی۔

و

جو لوگ تمہارے دست و بازو ہوں اُن کا احترام کرو، جب تک صحت مند رہو، اُن لوگوں کے ساتھ سبکی اکرام تنظیم اور اُن کی زلیلہ سے زیادہ عزت کرو کیونکہ سب لوگوں کی وجہ سے تمہاری شان میں اضافہ ہوا ہے اُن کا یہ صلہ نہیں ہے کہ اُن کی قدر و منزلت برباد کی جائے، اور نہ ہی جو لوگ تمہاری پردہ پوشی کرتے ہیں، اُن کی نیکی کا بدلہ یہ ہے کہ اُن کے ساتھ نامناسب سلوک کیا جائے۔  
 اپنے ہم نشینوں کے ساتھ جتنا ہو سکے اچھا سلوک کرو، تو اگر تم چاہو گے تو اس کا اچھا نتیجہ بھی دیکھو گے۔

و

جس شخص نے شرم و حیا کا لباس پہن رکھا ہو، نظروں سے اُس کے عیب چھپے رہتے ہیں۔  
 جو لوگ میانہ روی اختیار کرتے ہیں اُن کے کانڈھوں کا بوجھ ہلکا رہتا ہے۔  
 جو خود کو نفسانی خواہشات کے حوالے نہ کرے وہ صحیح راستے پر رہے گا۔  
 ہر سختی کے ساتھ آرام بھی ہے، جبکہ ہر کھانے کے ساتھ اُچھو ہونے کا اندیشہ بھی ہے۔  
 نعمت تو سختی (برداشت کرنے) کے بعد ہی ملتی ہے۔  
 جو تم پر غصہ کرے اُس سے بھی نرمی سے پیش آؤ تو مدعا حاصل کر لو گے۔  
 فکر و پریشانی کی گھڑیاں (درحقیقت گناہوں کے کفائے کی ساعیتیں ہیں۔  
 گھنٹے، تمہاری زندگی کو مستاتے جا رہے ہیں۔

اُس لذت میں کوئی بھلائی نہیں جس کے بعد آتشِ جہنم (کا سامنا) ہو، نہ اس نیکی کی کوئی حیثیت ہے جس کے بعد دوزخ میں جانا پڑے اور نہ وہ خرابی خرابی ہے جس کے بعد جنت ملنے والی ہو۔  
جنت کے مقابلے میں ہلکتی پست ہے اور جہنم کے مقابلے میں ہر بلا (بھی) عافیت ہے۔

۵

اے نورِ نظر — جب تمہارے اندر طاقت ہو تو خدا کی اطاعت میں تو انا نظر آؤ، اور جب کمزوری کا شکار ہو تو اللہ کی نافرمانی کرنے سے بے بس ہو جاؤ۔  
اگر تم سے یہ ہو سکے کہ عورتوں کو ان کے اپنے معاملات سے آگے (ذمہ داری و اختیار) نہ دو، تو ایسا ہی کرنا، کیونکہ ایسا کرنے سے اُن کا عُن و جمال دیر پا رہے گا، اُن کا ذہن صاف رہے گا، اور اُن کی حالت بہتر رہے گی۔  
کیونکہ عورت پھول ہے، خدمت گار نہیں ہے، ہر حالت میں اُس کا خیال رکھو، اے اچھے ہم نشینی دو تو زندگی صاف تھری رہے گی۔

۶

تضادِ قدر کے فیصلے کو خوشی سے برداشت کرو۔  
اور اگر یہ چاہتے ہو کہ دنیا و آخرت کی بھلائی جمع ہو جائے تو (اس کا راستہ یہ ہے کہ) لوگوں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس کی لاپ مت کرو۔ (جو کچھ خدا کے اختیار میں ہے وہ اُس سے طلب کرو۔)

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

۱۱

## حضورِ اکرمؐ اور ائمہ طاہرینؑ کی کچھ حکیمانہ نصیحتیں

وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَمِيرٍ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ وَهْشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ حَمْرَانَ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:

عَجِبْتُ لِمَنْ فَزَعَ مِنْ أَرْبَعٍ كَيْفَ لَا يَفْزَعُ إِلَى أَرْبَعٍ؛ عَجِبْتُ لِمَنْ خَافَ كَيْفَ لَا يَفْزَعُ إِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ) فَإِنْ



سَمِعْتُ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ بِعَقِبِهَا: (فَالْقَلْبُوا بِبِعَمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَسْمَعْهُمْ  
سَوَاءً).

وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَعْتَمَّ كَيْفَ لَا يَفْزَعُ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: (لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا أَنْتِ سُبْحَانَكَ  
إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ) فَإِنِّي سَمِعْتُ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ بِعَقِبِهَا: (فَأَسْجَنَّا لَهُ  
وَنَحْنُ نَأْتِيهِ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ).

وَعَجِبْتُ لِمَنْ مَكْرِبَهُ كَيْفَ لَا يَفْزَعُ إِلَى قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: (وَأَفْوَضْ أَمْرِى  
إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بِصِينِ الْعِبَادِ) فَإِنِّي سَمِعْتُ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ بِعَقِبِهَا: (فُوقَاهُ  
اللَّهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكْرُوهًا)

وَعَجِبْتُ لِمَنْ أَرَادَ الدُّنْيَا وَرَيْسَتَهَا كَيْفَ لَا يَفْزَعُ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: (مَا شَاءَ اللَّهُ  
لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)

فَإِنِّي سَمِعْتُ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ بِعَقِبِهَا:

(إِنْ تَرَنْ أَنَا أَقَلُّ مِنْكَ مَا لَا دَوْلَا فَصَبْرِي رَقِي أَنْ لِيُؤْتِيَنَّ خَيْرًا مِنْ جَنَاتِكَ  
وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِنَ السَّمَاءِ فَتُصْبِحُ صَعِيدًا زَلَقًا. أَوْ يُصْبِحُ مَاوُهَا غُورًا فَلَنْ  
تَسْتَطِيعَ لَهُ طَلَبًا) وَعَسَى مُوجِبَةٌ.



امام جعفر صادق سے منقول ہے:

تعجب ہے: چار قدم کے لوگ اپنی پریشانی میں چار چیزوں کی پناہ کیوں نہیں لیتے؟  
(۱)۔۔۔ جو شخص خوف زدہ ہے وہ قرآن مجید کی اس آیت کی پناہ کیوں نہیں لیتا جس میں  
قدرت نے فرمایا ہے: حسبنا الله ونعم الوكيل (ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور بہترین  
حمایت کرنے والا ہے)

اس کے آخر میں خداوندِ عالم نے فرمایا ہے کہ (جن لوگوں نے ایسا کہا، اُن کا اعجاب یہ تھا کہ):

فَاَقْلَبُوا بِنِعْمَةِ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ، لَمْ يَحْسَبْهُمْ سُوءًا

(وہ خدا کی نعمت اور فضل کے ساتھ پلٹے، بُرائی نے اُن کو چھوڑا تک نہیں)

(۲)۔ تعجب ہے جو شخص غمزدہ ہے وہ خدا کے اس فرمان کی پناہ کیوں نہیں لیتا کہ:  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ (اے پالنے والے تیرے سوا  
کوئی معبود نہیں، بیشک میں زیادتی کرنے والوں میں سے تھا،

جیکہ خداوندِ عالم نے اس کے آخر میں فرمایا ہے کہ:

فَاَسْتَجِبْنَا لَهُ وَبَعَثْنَا لَهُ مِنْ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نَجِي الْمُؤْمِنِينَ (ہم نے اُن کی دعا  
قبول کی، اُن کو غم سے نجات دی، اور اسی طرح ہم صاحبانِ ایمان کو نجات دیں گے)۔  
(۳) تعجب ہے: جس شخص کے خلاف تدبیریں کی جا رہی ہوں وہ خدا کے اس فرمان کی پناہ کیوں  
نہیں لیتا کہ:

وَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْحَنِيفِ (اللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ) (اور میں اپنا معاملہ خدا کے سپرد کرتا ہوں،  
بیشک خدا بندوں کو اچھی طرح دیکھنے والا ہے)

کیونکہ اس کے آخر میں خداوندِ عالم نے فرمایا ہے کہ:

فَوَقَاہُ اللَّهُ سَيِّئَاتٍ مَّا مَكُرُوا (جو بُری تدبیریں دشمنوں نے) کی تھیں، خدا نے اُن  
سے اُن لوگوں کو بچا لیا)۔

(۴)۔ تعجب ہے: جو شخص دنیا کی زیب و زینت چاہتا ہے، وہ اس فرمانِ الہی کی طرف تو توجہ کیوں  
نہیں کرتا کہ:

مَا سَأَلَ اللَّهُ لِقَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (جو خدا چاہے (وہی ہوگا) خدا کے سوا کوئی (سرچشمہ)  
قوت نہیں ہے)

جس کا نتیجہ خداوندِ عالم نے یہ بیان کیا ہے کہ:

إِنْ تَرَىٰ أَنَا أَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَوَلَدًا فَقُتِلَ إِنْ تَوَلَّوْا (اگر تم دیکھو کہ میں تم سے کم مال و اولاد کا ہوں، تو تم لوگ مارے جاؤ گے)

حُبَانًا مِنَ السَّمَاءِ فَتُصْبِحُ مَبِيدًا زَلَقًا، أَوْ تُصْبِحُ مَاءً غُورًا فَلَنْ تَسْتَطِيعَ لَهُ طَلَبًا.

(سورہ کہف آیت ۴۱، ۴۲)

اگر تم یہ دیکھ رہے ہو کہ میں مال و اولاد میں تم سے کم ہوں تو میرا پروردگار مجھے تمہارے اس باغ سے بہتر دے اور ہر کھلے اس پر کوئی آسمانی عذاب بھیج دے تو یہ چیل یا چکنا میدان بن جائے یا اس کا پانی نیچے اتر جائے اور تمہارے اختیار میں نہ رہے کہ تم اُسے ڈھونڈ لاؤ۔

## امام جعفر صادق کا فرمانِ گرامی

عَنْ أَبِي بَرْزَنْجٍ عَنْ عَبْدِ الصَّادِقِ: أَنتَ جَاءَ إِلَيَّ بِرَجُلٍ فَقَالَ لَهُ: يَا بَنِي أُمِّتٍ وَ أُمِّي يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيَّ مَوْعِظَةٌ:

فَقَالَ لَهُ: إِنْ كَانَ اللَّهُ سُبَّكَ وَتَخَالَى قَدْ تَكْفَلُ بِالرِّزْقِ، فَإِنَّهُمَا مَكْلَسَاؤُا؟  
وَإِنْ كَانَ الرِّزْقُ مَقْسُومًا، فَالْحَرُصُ لِمَاؤُا؟

وَإِنْ كَانَ الْحِسَابُ حَقًّا، فَالْفَرَحُ لِمَاؤُا؟

وَإِنْ كَانَ الْخُلُفَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَقًّا فَالْبُخْلُ لِمَاؤُا؟

وَإِنْ كَانَتِ الْعُقُوبَةُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ النَّارَ فَالْمَغْصِبَةُ لِمَاؤُا؟

وَإِنْ كَانَ السُّمُوتُ حَقًّا فَالْفَرَحُ لِمَاؤُا؟

وَإِنْ كَانَ الْعَرَضُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَقًّا، فَالْمَكْرُ لِمَاؤُا؟

وَإِنْ كَانَ الشَّيْطَانُ عَدُوًّا، فَالْغَفْلَةُ لِمَاؤُا؟

وَإِنْ كَانَ الْمَعْرُ عَلَى الصِّرَاطِ حَقًّا، فَالْعُجْبُ لِمَاؤُا؟

وَإِنْ كَانَ كُلُّ شَيْءٍ بِإِضَاءِ اللَّهِ وَقَدَرِهِ، فَالْخُرُونُ لِمَاؤُا؟

وَإِنْ كَانَتِ الدُّنْيَا فَانِيَةً، فَالطَّمَأِينَةُ لِمَاؤُا؟



(ابان بن عثمان سے منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت

میں حاضر ہو کر درخواست کی کہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیے، تو امام علیہ السلام نے فرمایا:

- جب خداوندِ عالم نے رزق کی کفالت لی ہے تو پھر پریشانی کس بات کی؟
- اور جب ہر ایک کو اُس کے جتنے کے مطابق ملنے والا ہے، تو لالچ کیسی؟
- اور جب (روزِ قیامت) حسابِ برحق ہے، تو (ساز و سامانِ دنیا پر) اترا نا کیسا؟
- اور جب (خرچ ہو جانے والے مال کا) عوض بھی خدا ہی دینے والا ہے تو پھر کجغوسی کیسی؟
- اور جب خداوندِ عالم کی طرف سے جہنم کی سزا مقرر ہے تو گناہ کیسا؟
- اور جب موت برحق ہے تو شادمانی کیسی؟
- اور جب خدا کی بارگاہ میں پیش ہونا برحق ہے تو ہیر پھیر کیسا؟
- اور جب شیطان (جیسا) دشمن (موجود) ہے تو غفلت کیسی؟
- اور جب پُلِ صراط سے گزرتا برحق ہے تو خود پسندی کیسی؟
- اور جب تمام معاملات خدا کے مقرر کردہ فیصلے کے مطابق ہیں تو بربخ کیسا؟
- اور جب دنیا فنا ہو جانے والی چیز ہے تو اس پر اطمینان کیسا؟



وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنِّي لَا رَحْمَ ثَلَاثَةٌ وَحَقُّ لَكُمْ أَنْ يَرْحَمُوا: عَزِيزٌ أَصَابَتْهُ  
مَذَلَّةٌ بَعْدَ الْعِزِّ، وَغَنِيٌّ أَصَابَتْهُ حَاجَةٌ بَعْدَ الْغِنَى، وَعَالِمٌ لَيْسَتْ خِفَتُهُ بِهِ أَهْلُهُ  
وَالْجَهْلَةُ.

امام علیہ السلام نے فرمایا: مجھے تین قسم کے لوگوں پر رحم آتا ہے، اور یہ لوگ واقعی  
قابلِ رحم ہیں:

(۱)۔ ایک معزز انسان، آبرو مندانہ زندگی گزار رہا ہو بدبھرا، اپنا تک ذلت میں پڑ جائے۔

- (۲)۔ ایک ثروت مند انسان، خوشحالی کے بعد تنگ دستی میں مبتلا ہو جائے۔  
 (۳)۔ وہ عالم جس کے اہل (خاندان) اور نادان لوگ اس کا مذاق اڑائیں (اُسے کمتر سمجھیں)۔



وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَغْمَسُ حُتَّ كَمَا أَقُولُ: لَيْسَ بِخَيْلٍ رَاحَةً، وَلَا لِحُسُوْدٍ  
 لَذَّةً وَلَا لِمَلَأَةٍ وَقَدْ نَزَلَ لِكِتَابٍ مُرَوِّعٌ وَلَا يَسِيرٌ سَفِينَةٌ  
 پانچ چیزیں ایسی ہی ہیں جیسی میں بیان کر رہا ہوں :  
 بخیل کیلئے راحت نہیں ہے۔ خسد کرنے والے کیلئے کوئی لذت نہیں ہے۔  
 غلام میں دفنا ناہید ہے۔ زیادہ بھوٹ بولنے والے کی مردت (باقی) نہیں رہتی۔  
 اور بے وقوف آدمی سیادت نہیں کر سکتا۔



### حُسنِ اخلاق کی اہمیت

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِنَّكُمْ لَن تَسْعُوا  
 النَّاسَ بِأَمْوَالِكُمْ، فَيَسْعُوهُمْ بِأَخْلَاقِكُمْ.  
 حضرت رسول خدا کا ارشاد ہے :  
 (تمام) لوگوں کو تم اپنے مال سے تو نہیں نواز سکتے، اپنے اخلاق سے تو نواز دو۔



## فَرَمَاتِ حُضُورِ اَكْرَمِ

❦ - اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ : اَعْبُدُ النَّاسَ مِنْ اِقَامِ الْفَرِيقِ ،  
وَأَسْخَى النَّاسَ مِنْ اَزَى زَكَاةِ مَالِهِ ، وَأَرْهَدُ النَّاسَ مِنْ اجْتِنَابِ الْحَرَامِ ،  
وَأَتَقَى النَّاسَ مِنْ قَالِ الْحَقِّ فِيمَالَهُ وَعَلَيْهِ ، وَأَعْدِلُ النَّاسَ مِنْ رِضْيِ لِلنَّاسِ  
مَا يَرْضَى لِنَفْسِهِ وَكَرِهَ لَهُ مَا يَكْرَهُ لِنَفْسِهِ ، وَ أَكْبَسُ النَّاسَ مَنْ كَانَ أَشَدَّ  
ذِكْرًا لِلْمَوْتِ ، وَأَغْبَطُ النَّاسَ مَنْ كَانَ تَحْتَ الشَّرَابِ قَدْ أَمِنَ الْعِقَابَ وَسَيَرُجُو  
الشَّوَابَ ، وَأَعْقِلُ النَّاسَ مَنْ لَمْ يَتَغَيَّرْ الدُّنْيَا مِنْ حَالٍ إِلَى حَالٍ .

وَأَعْظَمُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا خَطَرُ مَنْ لَمْ يَجْعَلْ لِلدُّنْيَا عِنْدَهُ خَطَرًا ، وَأَعْلَمُ  
النَّاسِ مَنْ جَمَعَ عِلْمَ النَّاسِ إِلَى جِلْبِهِ ، وَأَشْبَحَ النَّاسَ مَنْ غَلَبَ هَوَاهُ .  
وَأَكْثَرُ النَّاسِ قِيَمَةً أَكْثَرُهُمْ عِلْمًا ، وَأَقَلُّ النَّاسِ قِيَمَةً أَقَلُّهُمْ عِلْمًا ، وَأَقَلُّ  
النَّاسِ لَذَّةَ الْحُسُودِ ، وَأَقَلُّ النَّاسِ رَاحَةَ الْبَخِيلِ ، وَأَبْخَلُ النَّاسِ مَنْ يَجْعَلُ  
بِمَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ، وَأَوَّلَى النَّاسِ بِالْحَقِّ أَعْلَمُهُمْ بِهِ ، وَأَقَلُّ النَّاسِ  
حُرْمَةَ الْفَاسِقِ ، وَأَقَلُّ النَّاسِ وَفَاءَ الْمَلُوكِ ، وَأَقَلُّ النَّاسِ صِدْقَ الْمَلِكِ ،  
وَأَفْقَرُ النَّاسِ الطَّامِعُ ، وَأَغْنَى النَّاسِ مَنْ لَمْ يَكُنْ لِلْجُرْحِ أُسِيرًا . وَأَفْضَلُ  
النَّاسِ إِنَّمَا نَا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا ، وَأَكْرَمُ النَّاسِ أَشْأَهُمْ ، وَأَعْظَمُ النَّاسِ قَدْرًا مَنْ  
تَرَكَ مَا لَا يَنْبَغِيهِ .

وَأَوْرَعُ النَّاسِ مَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَلَنْ كَانَ مُحِقًا ، وَأَقَلُّ النَّاسِ مُرُوءَةً مَنْ  
كَانَ كَاذِبًا . وَأَشَقَى النَّاسِ الْمَمْلُوكُ ، وَأَمَقَّتْ النَّاسِ الْمُسْتَكْبِرُ وَأَشَدُّ النَّاسِ  
اجْتِمَاعًا مَنْ تَرَكَ الذُّنُوبَ ، وَأَحْكَمُ النَّاسِ مَنْ فَرَّ مِنْ جَهَالِ النَّاسِ وَأَسْعَدُ  
النَّاسِ مَنْ خَالَطَ حِكْرَامِ النَّاسِ وَأَعْقِلُ النَّاسِ أَشَدُّهُمْ مَدَاقِلَ لِلنَّاسِ وَأَوَّلَى  
النَّاسِ بِالتُّهْمَةِ مَنْ جَالَسَ أَهْلَ التُّهْمَةِ ، وَأَعْتَى النَّاسِ مَنْ قَتَلَ غَيْرَ قَاتِلِهِ



أَوْضَرَبَ غَيْرَ ضَارِبِهِ، وَأَوَّلَى النَّاسَ بِالْعَفْوِ أَقْدَرُهُمْ عَلَى الْعُقُوبَةِ وَأَقْنَى النَّاسِ  
بِالدَّثْبِ السَّفِيهِ الْمُنْعَابُ، وَأَذَلُّ النَّاسِ مِنْ أَهَانِ النَّاسِ وَأَخْزَمُ النَّاسِ  
أَكْفَلُهُمْ لِلْعِظِ، وَأَصْلَحُ النَّاسِ أَصْلَحُهُمْ لِلنَّاسِ وَخَيْرُ النَّاسِ  
مَنْ ائْتَمَعَ بِهِ النَّاسُ۔

جو شخص فرائض کو تکمیل تک پہنچائے وہ بہت (اچھا) عبادت گزار ہے۔  
جو اپنے مال کی زکوٰۃ دے وہ عمدہ سخی ہے۔

جو حرام چیزوں سے بچے وہ بہت زاہد ہے۔

زیادہ پرہیزگار وہ شخص ہے جو ہر حال میں حق بات کہے، چاہے اُس کے خلاف ہو یا موافق۔  
بہت انصاف پسند ہے وہ شخص جو لوگوں کیلئے دہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہو، اور  
لوگوں کیلئے اُس بات کو ناپسند کرے جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے۔  
سب سے ہوشیار وہ انسان ہے جو موت کو سب سے زیادہ یاد رکھے۔

وہ شخص سب سے زیادہ قابل رشک ہے جو زیر زمین جانے کے بعد عذاب سے محفوظ اور  
ثواب کا امیدوار ہو۔

اور وہ شخص انتہائی غافل ہے جو دنیا کی حالت کو بدلتے ہوئے دیکھنے کے باوجود نصیحت  
حاصل نہ کرے۔

اس دنیا میں اللہ کے بندوں میں سے 'بڑی شان والا' وہ ہے جو اس دنیا کو  
اہمیت نہ دے۔

لوگوں میں زیادہ علم والا وہ ہے جو لوگوں کے علوم کو اپنے علم کے ساتھ جمع کرے۔  
سب سے زیادہ بہادر وہ شخص ہے جو اپنی خواہشات پر قابو رکھے۔

جس کا علم زیادہ ہے اُسی کی قیمت حیات سب سے زیادہ ہے، اور جس کے پاس علم کم ہے

اس کی قیمت حیات کم ہے۔

حد کرنے والے کو (دنیا میں) سب سے کم لذت ملتی ہے، اور تجل کرنے والے کو سب سے کم راحت۔

لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو فرائض الہی (کی بجا آوری میں) بخل کرے۔

لوگوں میں سب سے مقدم حق اس کا ہے جو علم میں سب سے زیادہ ہو۔

لوگوں میں سب سے کم احترام کے لائق وہ ہے جو خدا کا نافرمان ہو۔

غلام سب سے کم دفا دار ہوتے ہیں۔

بادشاہوں کے دوست سب سے کم ہوتے ہیں۔

لوگوں میں سب سے کم مایہ، لالچی ہے۔

سب سے زیادہ بے نیاز آدمی وہ ہے جو حرص و طمع کا اسیر نہ ہو۔

سب سے افضل ایمان اُس کا ہے جو سب سے زیادہ خوش اخلاق ہو۔

لوگوں میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔

قدر و منزلت کے لحاظ سے سب سے بلند انسان وہ ہے جو لایعنی باتوں میں حصہ نہ لے۔

سب سے زیادہ پاکیزہ آدمی وہ ہے جو حق پر ہونے کے باوجود ہر قسم کی کٹ جوتی سے پرہیز کرے۔

جھوٹ بولنے والا، سب سے کم مروت رکھنے والا انسان ہے اور سب سے زیادہ عسدم

غلام ہیں۔

تجبر کرنے والوں سے سب سے زیادہ نفرت کی جاتی ہے۔

سب سے عمدہ کوشش اس کی ہے جو گناہوں سے کنارہ کشی کرے۔

لوگوں میں سب سے زیادہ سمجھ دار وہ ہے جو لوگوں کے ساتھ سب سے زیادہ قریب ہے۔

سب سے سرکش وہ ہے جو قاتل کے علاوہ کسی کو قتل کرے یا مارنے والے کے بجائے کسی

اور کو مارے۔

جو سزا دینے کا زیادہ اختیار رکھتا ہو، وہی معاف کرنے کا سب سے زیادہ قادر ہے۔  
 سب سے ذلیل آدمی وہ ہے جو دوسروں کی توہین کرے۔  
 سب سے زیادہ دُور اندیش وہ ہے جو غصہ کو سب سے زیادہ پیسنے والا ہو۔  
 لوگوں میں سب سے زیادہ صالح وہ ہے جو سب کے لئے صلاح (اور بہتری) چاہتا ہو۔  
 اور سب سے بہتر انسان وہ ہے جس سے لوگوں کو فائدہ پہونچے۔

## لغو باتوں سے اجتناب

وَمَرَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِرَجُلٍ يَتَكَلَّمُ بِفُجُورٍ الْكَلَامِ فَوَقَفَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: يَا هَذَا إِنَّكَ تُبْلِي عَلَى حَافِظِيكَ كِتَابًا إِلَى رَبِّكَ، فَتَكَلِّمُ بَمَا يَغْنِيكَ، وَدَعَّ مَالًا يَغْنِيكَ  
 وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا يَزَالُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ يَكْتُبُ مُحْسِنًا مَا دَامَ سَاكِتًا فَإِذَا تَكَلَّمَ كُتِبَ مُحْسِنًا أَوْ مُسِيئًا  
 وَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَلْقَمْتُ كَنْزًا فِي رُؤُوسِ رَجُلَيْنِ الْمُحْلِمِ وَبِئْسَ الْجَاهِلِ  
 وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كَلَامٌ فِي عَقِّ خَيْرٌ مِنْ سُكُوتٍ عَلَى بَاطِلٍ  
 امیر المؤمنین علیہ السلام کسی اسی جگہ سے گزرے جہاں ایک آدمی لغو باتیں کر رہا تھا تو امام علیہ السلام وہاں ٹھہر گئے، اور اس شخص سے فرمایا:  
 اے شخص!۔ (یہ بات سمجھ لے کہ تو جو باتیں کر رہا ہے تو) درحقیقت کراما کا تبیین  
 (اپنے دونوں فرشتوں) کے ذریعہ خداوندِ عالم کے پاس خط (بھیجوا رہا) ہے لہذا وہ  
 باتیں کہہ جو بامقصد ہوں، بے مقصد باتوں کو چھوڑ۔  
 نیز آپ نے فرمایا۔ مرد مسلمان جب تک خاموش رہے نیکو کاری لکھا جاتا ہے

جب بولے گا تو یا نیکو کار بکھا جائے گا یا سیاہ کار۔

امام جعفر صادقؑ کا ارشاد ہے :

”خاموشی بہت بڑا خزانہ ہے، بردبار انسان کے لئے زمینیت ہے، اور جاہل کھیلے پردہ پوشی کا (ذرعیہ)

نیز یہ بھی فرمایا :

”حق بات کہنا، باطل پر خاموش رہنے سے بہتر ہے۔“

### حسنِ تحریر

دُرُوعِی اسْمَاعِیلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ

أَبَانِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ :

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كَانَتْ الْفُقَهَاءُ وَالْحُكَمَاءُ إِذَا كَاتَبَ بَعْضُهُمْ  
بَعْضًا كَتَبُوا بِثَلَاثَ لَيِّنٍ مَعْنَى رَالِجَةٍ: مَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ هَمَّةً كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّةً  
مِنَ الدُّنْيَا، وَمَنْ أَصْلَحَ سَوْرَتُهُ أَصْلَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ، وَمَنْ أَصْلَحَ فِيمَا  
بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ أَصْلَحَ اللَّهُ فِيهِمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ۔



حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ :

فقہاء اور حکماء جب ایک دوسرے کے پاس تحریر بھیجتے تھے تو اس میں تین ہی باتیں  
ہوتی تھیں...

(۱)۔ جو شخص آخرت کی فکر میں لگا ہو، خداوندِ عالم اسے دنیا کی فکر سے آزاد کر دیتا ہے۔

(۲)۔ جو شخص اپنے باطن کو آراستہ کر لے، خداوندِ عالم اس کا ظاہر (بھی) خوشنما بنا دیتا ہے۔

(۳)۔ جو شخص اپنی ذات اور اپنے خدا کے درمیان معاملہ درست رکھے، خداوندِ عالم اُس کے

اور بندوں کے درمیان کے معاملات کی اصلاح کر دیتا ہے۔



## حُسنِ عمل

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: طُوبَى لِمَنْ طَالَ عَمَلُهُ  
وَحَسُنَ عَمَلُهُ، فَحَسُنَ مُنْقَلَبُهُ إِذْ رَضِيَ عَنْهُ رَبُّهُ. وَوَيْلٌ لِمَنْ طَالَ عَمَلُهُ وَسَاءَ  
عَمَلُهُ، فَسَاءَ مُنْقَلَبُهُ إِذَا سَخَطَ عَلَيْهِ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

خوشحالِ حال ایسے شخص کیلئے جس نے لمبی زندگی پائی، نیک عمل کیا تو اس کا انجام اچھا ہوا کیونکہ  
اس کا پورہ وگوارا اس سے راضی ہوا۔

اور افسوس ہے اُس شخص پر جس نے زندگی تو لمبی پائی مگر عمل بُرا کیا، جس کی وجہ سے اس کا انجام  
بھی بُرا ہوا کیونکہ اُس کا پورہ وگوارا اُس سے ناراض ہوا۔

وہ بندہ جس کا خدا نے شکر یہ ادا کیا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ قَالَ:  
أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي  
شَكَرْتُ لِعَجْفَرِ بْنِ أَطْلَبٍ أَرْبَعَ خِمَالٍ، فِدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: لَوْلَا أَنَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَخْبَرْتُكَ مَا أَخْبَرْتُكَ مَا شِئْتَ  
خَمَلٌ قَطْرٌ لَا شَيْءَ قَدْ عَلِمْتُ أَيْ إِن شَيْءًا زَالَ عَقْلِي، وَمَا عَدَبْتُ قَطْرًا  
لَا فِي عَلِمْتُ أَنَّ الْكَذِبَ يُنْقِصُ الْمُرُوءَةَ. وَمَا زَيْتٌ قَطْرٌ لَوْ فِي خِفْتُ إِذَا  
عَلِمْتُ خَلَّ بِي. وَمَا عَدَبْتُ صَنْمًا قَطْرٌ لَوْ فِي عَلِمْتُ أَنَّهُ لَا يُضَرُّ وَلَا يَنْفَعُ  
قَالَ: فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَاتِقِهِ وَقَالَ:  
حَقٌّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَجْعَلَ لَكَ جَنَاحَيْنِ تَطِيرُ بِهِمَا مَعَ الْمَلَائِكَةِ  
فِي الْجَنَّةِ.

(جابر جعفی کی روایت ہے: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ: خداوند عالم نے حضرت رسولیٰ اعلیٰ اللہ علیہ آکرم وسلم کے پاس وحی بھیجی کہ جعفر بن ابی طالب کی چار باتوں کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ تو آنحضرتؐ نے جناب جعفرؑ کو بلا کر یہ بات بتائی (اور ان کی زبان سے سنتا چا ہا کہ انہوں نے کون سے ایسے کام انجام دیئے ہیں جن پر خدا نے شکریہ ادا کیا ہے)

جناب جعفرؑ نے کہا کہ اگر خداوند عالم وحی کے ذریعہ سے آپ کو مطلع نہ کر چکا ہوتا تو میں آپ کے بیان نہ کرتا، کہ:

(۱) میں نے کبھی شراب نہیں پی، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اس کے پینے سے عقل زائل ہو جاتی ہے۔

(۲) میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، کیونکہ مجھے علم ہے کہ جھوٹ بولنے سے شخصیت منہ ہو جاتی ہے۔

(۳) میں نے کبھی بدکاری نہیں کی، کیونکہ میں اس کے بُرے انجام سے ڈرتا ہوں۔

(۴) میں نے کبھی کسی بُت کو سجدہ نہیں کیا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ نہ فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ نقصان۔

یہ باتیں سن کر حضور اکرمؐ نے اپنا دست مبارک ان کے شانے پر رکھا، اور فرمایا: ”خدا کے ذمہ (تمہارا) یہ حق ہے کہ وہ تمہیں ایسے دو پر عطا کرے جن کے ذریعہ سے تم جنت میں فرشتوں کے ساتھ پرواز کرو۔“

(اور حضور اکرمؐ کے اسی ارشاد کے مطابق آپ کو جعفر طیار کے نام سے یاد کیا جاتا ہے)





## محتاج وغنی

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:   
 قَالَ اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ: عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ، وَكُلُّكُمْ فَسَّارٌ   
 إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُهُ، وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَصَمْتُهُ.

حضور اکرمؐ کا فرمان ہے کہ پروردگار عالم کا ارشاد ہے:   
 ”میرے بندو! تم سب بے راہ رو ہو، سوا اُن کے جن کی ہم نے ہدایت کر دی، تم   
 سب محتاج ہو سوا اُن کے جنہیں ہم نے بے نیاز کر دیا، اور تم سب گناہ (کی راہ پر ہو) سوائے   
 اُن لوگوں کے جنہیں ہم نے بچا لیا۔“

## یومِ جدید

وَفِي رِوَايَةٍ السَّكُونِيُّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ:   
 مَا مِنْ يَوْمٍ نَهَرَ عَلَى ابْنِ آدَمَ إِلَّا قَالَ لَهُ ذَلِكَ الْيَوْمُ: أَنَا يَوْمٌ جَدِيدٌ وَأَنَا   
 عَلَيْكَ شَهِيدٌ، فَعَلْ فِي خَيْرٍ، وَاعْمَلْ فِي خَيْرٍ، أَشْهَدُكَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ قَاتِلَكَ لَنْ   
 تَرَانِي بَعْدَ هَذَا أَبَدًا.

سکونی کی روایت ہے حضرت امیر المومنین علیؑ سے منقول ہے کہ:   
 اولادِ آدمؑ پر جو دن بھی گذرتا ہے وہ اس کو بتاتا ہے کہ:   
 ”میں ایک نیا دن ہوں تمہارے لئے گواہ (بن کر آیا) ہوں، میری موجودگی میں ابھی بات   
 کرنا، نیک عمل انجام دینا۔ میں روزِ قیامت (خدا کی بارگاہ میں) تمہارے بارے   
 میں گواہی دوں گا۔“

اور یاد رکھو! آج کے بعد تم مجھے بھی دیکھ نہیں سکو گے۔



## مومن کی سات علامات

وَفِي رِوَايَةٍ مَسْعُودَةَ بْنِ مَسْعُودَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وآلِهِ:

لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سَبْعَةُ حَقُوقٍ وَاجِبَةٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ:  
الْإِخْلَافُ لَهُ فِي عَيْنَيْهِ، وَالْوَدْلُ فِي صَدْرِهِ، وَالْمُؤَاسَاةُ لَهُ فِي مَالِهِ، وَأَنْ  
يَحْجِرَ غَيْبَتَهُ، وَأَنْ يَصُودَ فِي مَوْصِهِ، وَأَنْ يُشْتَبِعَ فِي جَنَازَتِهِ وَأَنْ لَا يَقُولَ بَعْدَ  
مَوْتِهِ إِلَّا خَيْرًا.

مسعود بن مسعود کی روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:  
خداوند عالم کی طرف سے ایک مومن پر، دو سکر مومن کے سات حق واجب الادا ہیں:  
(۱)۔ اپنی نگاہوں میں اس کے لئے عزت اور (۲)۔ اپنے دل میں اس کی محبت رکھے۔  
(۳)۔ اپنے مال سے اسے مدد پہنچائے (۴)۔ اس کی غیبت کو حرام سمجھے (۵)۔ بیمار ہو تو اس کی  
عیادت کرے (۶)۔ مرجائے تو اس کی تشیخ جنازہ کرے اور (۷)۔ اس کے دُینا سے گزرنے  
کے بعد سوائے کلمہ خیر کے اس کے لئے کچھ نہ کہے۔

## دشمنانِ خدا

وَرَوَى ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي زَيْدٍ الْقَيْسِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ،  
عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: حَسِبَ الْمُؤْمِنُ مِنَ اللَّهِ  
لَصْرَهُ أَنْ يَرَى عَدُوَّهُ يَعْمَلُ بِمَعَاصِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.  
وَرَوَى ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مَعَاذِ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِصْبِرْ عَلَى أَعْدَاءِ النِّعَمِ، فَإِنَّكَ لَنْ تُكَافَى مِنْ عَصَى اللَّهِ  
فِيكَ بِأَفْضَلٍ مِنْ أَنْ تَطِيعَ اللَّهَ فِيهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ :  
مومن کے (دل کی تشنگی) کے لئے خداوندِ عالم کی ریسرت بھی کافی ہے کہ وہ اپنے دشمن  
کو خدا کی نافرمانی کرتے ہوئے دیکھے۔

نیز — یہ بھی فرمایا  
دشمنانِ نعمت (کی عداوت) پر صبر کرو، کیونکہ جو شخص تمہارے مسئلہ میں خدا کی نافرمانی کر رہا ہے، اس کا  
بہت اچھا بدلہ یہ ہے کہ تم اس کے بارے میں خدا کی اطاعت ہی کرتے رہو۔

### شہید کا درجہ

وَرَوَى السُّعْلَقِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصَرِيُّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ  
عَمْرِو بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُدْرِكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الصَّادِقِ  
جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَمَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
فِي صَعِيدِهِ وَاحِدًا وَوَضَعَتْ السَّمَوَاتُ فُتُوزًا وَهَاءَ الشُّهَدَاءِ مَعَ مَدَادِ الْعُلَمَاءِ  
فَيَرْجَحُ مَدَادُ الْعُلَمَاءِ عَلَى وَهَاءِ الشُّهَدَاءِ  
امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ :

”جب قیامت کا دن ہوگا، خداوندِ عالم سب لوگوں کو ایک جگہ جمع کرے گا، میزان  
رکھ دی جائے گی اور شہداء کے خون کا علماء (کے قلم کی) روشنائی سے موازنہ کیا جائے گا تو  
علماء کے قلم کی روشنائی شہداء کے خون سے وزنی ثابت ہوگی۔“

### خدا سے ابھی امید رکھو

وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ  
عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ :  
كُنْ لِمَا لَا تَرْجُو أَرْجَى مِنْكَ لِمَا تَرْجُو، فَإِنَّ مُوسَى بْنَ عِزْرَانَ خَرَجَ يَقْتَسِمُ

لَا أَهْلِيهِ نَارًا فَكَلَّمَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فَرَجَحَ نَبِيًّا.

وَخَرَجَتْ مَلَكَتُهُ سَبَاً فَأَسْلَمَتْ مَعَ سَلِيمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَخَرَجَ  
سَحَرَةً فِرْعَوْنَ يَطْلُبُونَ الْعِيقَ لَفِرْعَوْنَ فَرَجَحُوا الْمُؤْمِنِينَ.

حضرت امیر المومنین سے منقول ہے :

جس بات کے آرزو ہو اُس سے زیادہ اُس کی امید رکھو جس کی تم نے تمنا بھی نہیں کی۔  
دیکھو حضرت موسیٰ (علیہ السلام) آگ لینے (کوہ طور پر تشریف لے گئے تھے، جہاں خداوند تعالیٰ  
نے اُن سے بات کی، اور یمبری (عطا کر کے واپس بھیجا)۔ اور ملکہ سبا (بلقیس) گھر سے  
نکلے (کسی اور ارادہ سے) مگر خائب لیماں (کے پاس پہنچی تو) مسلمان ہوئی (اُن کے ساتھ زندگی  
گذاری)۔ اور فرعون کے بلائے ہوئے جادوگر (اپنے گھر سے تو) فرعون کی عزت بڑھانے  
کیلئے نکلے تھے، مگر وہیں سے صاحبانِ ایمان ہو کر پلٹے۔

## قرآن سے وابستگی

دُرُوفُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَنَّهُ قَالَ  
أَشْرَافُ أُمَّتِي حَمَلَةُ الْقُرْآنِ، وَأَصْحَابُ السَّيْلِ.

جناب ابن عباس سے منقول ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا:  
”میری امت کے اشرف لوگ وہ ہیں جو قرآن سے وابستہ اور راتوں کو (عبادت کرنے)  
والے ہیں۔“



## جبریلؑ کی زبانی

وَسُئِلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَقَالَ:

يَا جِبْرِيلُ عَظُمِي۔

قَالَ: يَا مُحَمَّدُ۔ أَوْ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ عِشْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ، وَاجْزِئْ مَنْ شِئْتَ فَإِنَّكَ مُفَارِقُهُ، وَاعْمَلْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مُلَاقِيهِ، شَوْفُ الْمُؤْمِنِ صَلَواتُهُ بِاللَّيْلِ، وَعِزَّةُ كَفِّ الْأَذَى عَنِ النَّاسِ۔

جبریل امین نے... حضور اکرمؐ سے کہا۔

”آپ جب تک چاہیں زندہ رہیں (آخر کار) دنیا سے جانا ہے۔

”جس سے چاہیں دوستی کریں (بہر حال) اس سے جدا ہونا ہے۔

”جو چاہیں عمل کریں (اس کا انجام) سامنے آنے والا ہے۔

”مومن کا شرف نماز شب اور اُس کی عزت یہ ہے کہ لوگوں کی تکلیف دور کرے (انہیں تکلیف نہ پہنچائے)



## دُعا کی اہمیت

وَرَوَى الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْخَشَّابُ، عَنْ عِيَاثِ بْنِ كَلُوبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ الصَّادِقِ، عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ: أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَقُولُ: مَا مِنْ أَحَدٍ ابْتَلَى وَإِنْ عَظُمَتْ بِلَواهُ أُخْتُ بِلَدْعَاءِ مِنَ السَّعَافِ الدَّخِي لَا يَوْمِنُ الْبَلَاءَ۔

اسحاق بن عمار کی روایت ہے... حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے:

کوئی شخص کتنی ہی بڑی آزمائش میں ہو، وہ اُس سے زیادہ دُعا کا حقدار نہیں جو (بظاہر) محفوظ ہو، لیکن اُس پر بلا نازل ہونے کا اندیشہ ہو۔



## تقویٰ — اور — توکل

دَرَوْنِ عَلِيِّ بْنِ مَهْزَارٍ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْحُرْثِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ  
النُّعْمَانِ الْأَخْوَلِ صَاحِبِ الطَّاقِ، عَنْ جَبْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ  
الصَّادِقِ، عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ:  
مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ أَكْرَمَ النَّاسِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ  
أَتَقَى النَّاسِ فَلْيَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ.

وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ أَغْنَى النَّاسِ فَلْيَكُنْ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْلَى  
مِنْهُمَا فِي يَدِهِ.

ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: أَلَا أُتَبِّحُكُمْ بِشَرِّ مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ.  
قَالَ: مَنْ أَبْغَضَ النَّاسَ وَأَبْغَضَهُ النَّاسُ.  
ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُتَبِّحُكُمْ بِشَرِّ مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ.

قَالَ: الَّذِي لَا يُقْبَلُ عَشْرَةً، وَلَا يُقْبَلُ مَعْدَرَةً، وَلَا يُغْفَرُ ذَنْبًا.  
ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُتَبِّحُكُمْ بِشَرِّ مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ.  
قَالَ: مَنْ لَا يُؤْمِنُ شَوْفًا وَلَا يُرْجِي خَيْرًا.

جبریل بن صالح کی روایت... حضور اکرم سے منقول ہے:

جو یہ چاہتا ہے کہ لوگوں میں سب سے زیادہ معزز ہو وہ تقویٰ اختیار کرے اور جو یہ چاہتا  
ہے کہ سب سے زیادہ متقی ہو وہ خدا پر کامل اعتماد رکھے اور جسے یہ پسند ہو کہ سب سے زیادہ بے نیاز  
ہو تو اسے چاہیے کہ جتنا اس کے ہاتھ میں ہے اس سے زیادہ اس پر اعتبار کرے جو خدا کے  
پاس ہے۔

پھر آپ نے فرمایا۔ ”کیا میں تم لوگوں کو بتا دوں کہ بہت بڑا شخص کون ہے؟“



لوگوں نے عرض کیا۔ ”اے خدا کے رسول! ارشاد فرمائیے۔  
 فرمایا کہ: وہ شخص جو لوگوں سے عداوت رکھے، اور لوگ اُس سے عداوت رکھیں۔  
 پھر دریافت کیا کہ: کیا اس سے بھی بُرے شخص کے بارے میں بتاؤں؟  
 لوگوں نے کہا: ہاں۔ ارشاد فرمائیے۔  
 فرمایا:۔ وہ جو لوگوں کی نفرت سے درگزر نہیں کرتا، عذر قبول نہیں کرتا۔ اُن کی غلطی کو معاف نہیں کرتا۔  
 پھر دریافت کیا کہ: کیا یہ نہ بتاؤں کہ اس سے بُرا کون ہے؟  
 لوگوں نے کہا:۔ ارشاد فرمائیے۔  
 فرمایا:۔ وہ شخص جس سے خیر کی کوئی امید نہ ہو، اور اُس کی طرف سے شر کا اندیشہ ہو۔

### حضرت عیسیٰؑ کی نصیحتیں

إِنَّ عِيسَىٰ بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّ فِي بَنِي إِسْرَءِيلَ فَقَالَ:  
 يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ! لَا تَحْدِثُوا بِالْحِكْمَةِ الْجَمَالَ فَتَظْلِمُواهَا، وَلَا تَمْنَعُوا أَهْلَهَا  
 فَتَظْلِمُواهُمْ، وَلَا تَعِيسُوا الظَّالِمَ عَلَى ظُلْمِهِ فَيَبْطُلَ فَضْلُكُمْ — أَلَا مَوْرُ مَثَلَةٌ:  
 أَمْرَيْنِ لَكَ رُشْدٌ فَاتَّبِعْهُ، وَأَمْرَيْنِ لَكَ غِيَةٌ فَاجْتَنِبْهُ، وَأَمْرٌ خُلْفٌ فِيهِ  
 فَرُدَّهُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت عیسیٰؑ بنی اسرائیل کے درمیان گزرے تو فرمایا۔  
 ”اے اولادِ یعقوب! نادانوں سے حکمت کی باتیں نہ کرو، ورنہ حکمت پر ظلم کرو گے، اور  
 جو اس کے اہل ہوں انھیں اس سے محروم نہ کرنا، ورنہ اُن لوگوں پر ظلم کرو گے۔ اور  
 کسی ظالم کے ظلم میں مدد نہ کرنا، ورنہ تمہارا فضل ختم ہو جائے گا۔  
 (یاد رکھو)۔ معاملات تین قسم کے ہوں گے:

(۱) جس کی اچھائی واضح ہو، اُسے اپناؤ۔

(۲) جس کی بُرائی نمایاں ہو، اس سے دامن بچاؤ۔

(۳) جس معاملے میں اختلاف ہو، اُسے خدا کے سپرد کر دو۔

## عزم عمل

وَرَوَى الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ، عَنِ الْفَضِيلِ بْنِ  
يَسَارٍ، قَالَ: قَالَ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهَا السَّلَامُ: مَا ضَعُفَ  
بَدَنُ عَمَّاقُوشَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ.

فضیل بن یسار کی روایت ہے: امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:  
”جس کام کا پختہ ارادہ کر لو، اس کے بارے میں جسم کمزوری نہیں دکھائے گا۔“

## نفس پر کنٹرول

وَرَوَى الْحَسَنُ بْنُ فَضَّالٍ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ شُعَيْبِ الْفَقَرِ قُوفِي،  
عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهَا السَّلَامُ قَالَ: مَنْ مَلَكَ لِنَفْسِهِ إِذَا رَغِبَ  
إِلَّا رَجِبَ، وَإِذَا اشتهى إِلَّا عَصَى، فَإِذَا رَغِبَ سَرَّامٌ، إِنَّهُ جَسَدُهُ عَلَى النَّارِ  
شُعَيْبِ عَمْرُقُونِي کی روایت ہے: امام جعفر صادق سے منقول ہے:

”جس شخص کو اپنے نفس پر (ہر حالت میں) قابو ہو، کسی چیز کی رغبت ہو تب بھی،  
کسی چیز کا ڈر ہو تب بھی، کوئی اشتها ہو تب بھی، غصہ ناک ہو تب بھی۔ (ایسا شخص  
خدا کے فیصلے پر، راضی رہے، تو خدا اُس پر آتش جہنم کو سرام کر دے گا۔“

## زہد کیا ہے

وَسُئِلَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الزَّهْدِ، فِي الدُّنْيَا قَالَ: الَّذِي يَسْتُرُ لُ

حَلَالٌ لَهَا مَخَافَةُ حِسَابِهِ يَثْرُكُ حُرَامُهَا مَخَافَةَ عَذَابِهِ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دنیا میں زہد اختیار کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ تو فرمایا:

”مالِ حلال ... کے بارے میں حساب کے ڈر سے اجتناب کرے، اور حرام کو خدا کے خوف سے ترک کرے۔

### حکمت آمیز باتیں

وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ يَسَنَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْكَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ أَحَقَّ النَّاسِ بِأَنْ يَتَمَتَّى لِلنَّاسِ الْغِنَى الْيَخْلُو، لَا تَنَ النَّاسُ إِذَا اسْتَغْنَوْا كَفُّوا عَنْ أَهْلِ الْبُيُوتِ۔

وَإِنَّ أَحَقَّ النَّاسِ بِأَنْ يَتَمَتَّى لِلنَّاسِ الصَّلَاحُ أَهْلُ الْبُيُوتِ، لَا تَنَ النَّاسُ إِذَا صَلَحُوا كَفُّوا عَنْ تَتَبِعِ غُيُوبَهُمْ، وَإِنَّ أَحَقَّ النَّاسِ بِأَنْ يَتَمَتَّى لِلنَّاسِ الْحِلْمُ أَهْلُ السَّفَةِ الَّذِينَ يَحْتَا جُرُونَ أَنْ يُغْفَى عَنْ سَفَهِهِمْ۔ فَاَصْبَحْ أَهْلُ الْبُخْلِ يَتَمَتُّونَ فَقَرًا لِلنَّاسِ وَأَصْبَحْ أَهْلُ الْغِنَى يَتَمَتُّونَ مَعَايِبَ النَّاسِ وَأَصْبَحْ أَهْلُ السَّفَةِ يَتَمَتُّونَ سَفَةَ النَّاسِ وَفِي الْفَقْرِ الْحَاجَةُ إِلَى الْبُخْلِ، وَفِي الْفُسَادِ طَلَبُ حُورَةِ أَهْلِ الْبُيُوتِ وَفِي السَّفَةِ الْمَكَافَاةُ بِالذُّلُوبِ

عبداللہ بن مسکان کی روایت ہے: امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

”حق یہ ہے کہ بخیلوں کو سب سے زیادہ یہ دعا کرنی چاہیئے کہ سب لوگ مالدار ہو جائیں، کیونکہ اگر لوگ مالدار ہوں گے تو اس بخیل کے مال کی طرف توجہ نہیں کریں گے۔

اور جن لوگوں میں کوئی عیب ہے انہیں سب سے زیادہ یہ دعا کرنی چاہیئے کہ لوگ اچھے بن جائیں

کیونکہ بولوگ اچھے ہونگے وہ اس کے عیب کی طرف توجہ نہیں دینگے۔  
اور نادانی کمر والے کو سب سے زیادہ یہ دعا کرنی چاہیے کہ لوگ حلیم بن جائیں، کیونکہ ان لوگوں کو ضرورت  
کرن کی نادانی سے درگزر کیا جائے۔

لیکن ہو یہ رہا ہے کہ :

جو بخیل ہیں وہ مستحق رہتے ہیں کہ بس ان ہی کے پاس مال ہے باقی سب لوگ تنگ دست ہو جائیں۔  
جو کسی عیب میں مبتلا ہیں وہ آرزو مند ہوتے ہیں کہ اس عیب میں سب مبتلا ہو جائیں۔

اور نادانی کمر والے چاہتے ہیں کہ سب ران ہی جیسے نادان ہو جائیں۔

جبکہ تنگ دست ران مالدار، بخیلوں اور مرے لوگ عیبی لوگوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔



### کمال شکر کون ادا کر سکتا ہے

ذَرَوِي عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: أَصَابَتْ بَنِي ضَنْقَةَ شَدِيدَةٌ  
فَعِيَتْ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ فَأَسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَأَذِنَ لِي، فَلَمَّا  
جَلَسْتُ قَالَ: يَا أَبَا هَاشِمٍ، أَمِّي نِعِمَّ اللَّهُ عَلَيْكَ تَرِيدُ أَنْ تُؤْذِيَ شُكْرَهَا؟  
قَالَ أَبُو هَاشِمٍ: فَوَجَّهْتُ فَأَمَرْتُ أَنْ يُقَالَ لَهَا:

فَأَبْتَدَأَنِي عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رَزَقَكَ الْإِيمَانَ فَحَرَمَ بِهِ  
بَذْلَكَ عَلَى النَّارِ وَرَزَقَكَ الْعَافِيَةَ فَأَعَانَكَ عَلَى الطَّاعَةِ، وَرَزَقَكَ الْقَنُوعَ فَصَانَكَ  
عَنِ الْبُذْلِ. يَا أَبَا هَاشِمٍ، إِنَّمَا ابْتَدَأْتُكَ بِهَذَا لِأَنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ تَرِيدُ  
أَنْ تُشْكُو لِي مَنْ فَعَلَ بِكَ هَذَا، قَدْ أَمَرْتُ لَكَ بِبَائِتَةٍ وَفِيهَا نَحْذُهَا.

ابو الہاشم جعفری کہتے ہیں کہ میں سخت تنگ دستی میں مبتلا ہوا تو حضرت امام علی نقی علیہ السلام  
کی ملاقات کے لئے گیا، اجازت لے کر اندر داخل ہوا، جب میں بیٹھا تو (قبل اس کے کہ میں  
کچھ عرض کرتا): امام علیہ السلام نے فرمایا: "اے ابو الہاشم، تم اللہ کی کس نعمت کا شکر

اُدا کر سکتے ہو۔

ابوالہاشم کہتے ہیں کہ: یہ سن کر گویا میری زبان پر تالہ لگ گیا، کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ کیا کہوں۔  
امام علیہ السلام نے خود ہی فرمایا:

بیشک خداوند عالم نے تمہیں ایمان کی دولت عطا فرمائی۔ جس کے ذریعہ تمہارے جسم پر  
آتش جہنم حرام کر دی۔ تمہیں عافیت سے نوازا کر اعاصبت (خداوندی) میں تمہاری مدد کی۔ تمہیں  
فطاعت کی صفت دی اور لوگوں کے سامنے خفیف ہونے سے محفوظ رکھا۔  
پھر فرمایا۔ اے ابوالہاشم۔ میں نے گفتگو میں ابتداء اس کی بجگہ مجھے اندازہ تھا کہ تم (زمانہ کی  
چیرہ دستیوں) کی بات کرنا چاہتے ہو۔ میں نے حکم دیا تھا کہ تمہارے لئے (سودینا) لائے جائیں  
یہ لے لو۔

### بصیرت کے بغیر عمل

ذَوِی مَحَمَّدَ بْنِ سَنَانٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الصَّادِقِ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: الْعَامِلُ عَلَى غَيْرِ لَمِيزَةٍ كَالسَّابِرِ عَلَى غَيْرِ الطَّرِيقِ فَلَا قُوْمِيْدُهُ  
سُوءَةُ السَّيْرِ مِنَ الطَّرِيقِ إِلَّا بُعْدًا۔  
طلحہ بن زید کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:  
بصیرت کے بغیر عمل کرنے والا ایسا ہے جیسے غلط راستے پر چلنے والا، کہ وہ جتنی تیز رفتاری  
سے چلے گا، راستے سے اتنا ہی دُور ہو جائے گا۔

### عقل کی راحت

وَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: التَّوَمُّ رَاحَةُ الْجَسَدِ، وَالنَّطْقُ رَاحَةُ لِلرَّوْحِ،  
وَالسَّكُوْتُ رَاحَةُ لِلْعَقْلِ۔

امام علیہ السلام سے یہ بھی منقول ہے کہ :

نمید بدن کی راحت ؛ گفتگو : روح کی راحت : اور خاموشی عقل کی راحت ہے ۔

## نصیحت و رہنمائی

وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَاعِظٌ مِنْ قَلْبِهِ وَزَاجِرٌ مِنْ نَفْسِهِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ قَرْنَيْنِ مُرَشِدَانِ اسْتَمَعْنَ عِدْوَةً مِنْ عُنُقِهِ.

مفضل بن عمر کی روایت ہے : امام جعفر صادق سے منقول ہے :

جس کا دل اسے نصیحت کرنے والا، جس کا باطن اسے روکنے والا، اور کوئی راستی رہنمائی کرنے والا نہ ہو، اس کا دشمن اس کی گردن پر مسلط ہو سکتا ہے۔

## اہل خاندان سے سلوک

وَرَوَى جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مَالِكٍ الْفَرَزَنْجِيُّ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُسْعَدَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: إِنَّ عِيَالَ الرَّجُلِ أَسْرَاؤُهُ فَمَنْ أَلْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً فَلْيُوسِعْ عَلَى أَسْرَائِهِ، فَإِنَّ لَمْ يَفْعَلْ أَوْ شَاكَ أَنْ تَقُولَ بِلَكَ النِّعْمَةُ.

مسعدہ کا بیان ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا :

”انسان کے اہل و عیال اس کی نگرانی میں ہیں، تو جسے خداوند عالم نعمت سے نوازے وہ اپنے زیر نگرانی افراد کے لئے فراخ دلی دکھائے، اور اگر ایسا نہ کرے تو اندیشہ ہے کہ وہ نعمت زائل ہو جائے۔“





## حضور اکرم کے چند اور رفیع پروا مشادات

وَرَوَى صَفْوَانُ بْنُ عَجِيٍّ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِلصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، أَخْبِرْنِي عَنْ هَذَا الْقَوْلِ قَوْلُ مَنْ هُوَ؟  
 "أَسْأَلُ اللَّهَ الْإِيمَانَ وَالتَّقْوَى، وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ عَاقِبَةِ الْأُمُورِ، إِنَّ أَشْرَفَ الْحَدِيثِ ذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى، وَرَأْسُ الْحِكْمَةِ طَاعَتُهُ، وَأَمْدَقُ الْقَوْلِ وَاطْلُعُ الْمَوْعِظَةِ وَأَحْسَنُ الْقَمَصِ كِتَابُ اللَّهِ. وَأَوَّلُ الْغُرَى الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَخَيْرُ السَّلَمِ مِلَّةُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَأَحْسَنُ السُّنَنِ سُنَّةُ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَحْسَنُ الصُّدَى هُدًى مُحَمَّدٍ، وَخَيْرُ الرِّثَا وَالْتِقَايِ وَخَيْرُ الْعَالَمِ مَا لَفَعَ، وَخَيْرُ الصُّدَى مَا اتَّبَعَ، وَخَيْرُ الْغَيْثِ غَيْثُ الْقِسْ وَخَيْرُ مَا لَفِيَ فِي الْقَلْبِ الْيَقِينُ، وَرَأْسُ الْحَدِيثِ الصَّدَقُ وَرِيشَةُ الْعِلْمِ الْإِيمَانُ، وَأَشْرَفُ الْمَوْتِ قَتْلُ الشَّهَادَةِ، وَخَيْرُ الْأُمُورِ خَيْرُهَا عَاقِبَةُ، وَمَا قُلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَالْبُغْيُ، وَشَقِيٌّ مَنْ شَقِيَ فِي مَبْطُنِ أُمَّةٍ.

وَالسَّعِيدُ مَنْ وَعِظَ لَعْنَتِهِ، وَأَكْبَسَ الْكَيْسَ السَّقِيُّ، وَأَحْمَقُ الْحَقِيقُ الْفُجُورُ، وَشَرُّ الرُّذِيَّا رُذِيَا الْكَذِبِ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا، وَشَرُّ الْعَمَلِ نَمَى الْقَلْبِ، وَشَرُّ اللَّذَّةِ سِدَاةُ نَمَةِ أَمَةِ سِدَاةُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَأَعْظَمُ الْبُخْطَيْنِ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِسَانُ الْكَذَّابِ، وَشَرُّ الْكَسْبِ الرِّبَا. وَشَرُّ مَا كُلُّ أَكُلِ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْمًا، وَأَحْسَنُ زِينَةِ الرَّجُلِ السَّكِينَةُ مَعَ الْإِيمَانِ، وَمَنْ تَتَبَعَ الْمَنَمَةَ لَشَمْعِ اللَّهِ بِهِ، وَمَنْ لَغِيَ رُبَّ السَّلَامِ يَعْصِرُ عَلَيْهِ، وَمَنْ لَا يَخْرِفُهُ يُنْكِرُهُ، وَالرَّيْبُ كَفَرٌ، وَمَنْ يَسْتَكْبِرُ لِيَضَعَهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَطْعُ الشَّيْطَانَ لِيَفِضَ اللَّهُ، وَمَنْ لِيَفِضَ اللَّهُ يُعَذِّبُهُ اللَّهُ، وَمَنْ لِيَشْكُرَهُ يَزِدَّهُ اللَّهُ.

وَمَنْ لِيَعْبُدَ عَلَى الرَّهْبِيَّةِ يُغْنِيهِ اللَّهُ، وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَحَسْبُهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ لِيُجِزَّهُ اللَّهُ، لَا تَسْخَطُوا اللَّهَ بِرِضَا أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ، وَلَا تَقْرَبُوا إِلَى أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ بِسَبِّ أَحَدٍ مِنَ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ شَيْءٌ فَيُعْطِيهِ بِهِ خَيْرًا أَوْ لِيُفِيْقُ بِهِ عَنْهُ سُوءَ الْإِلْبَاطَاعَةِ وَابْتِغَاءَ مَسْرُوعَاتِهِ

إِنَّ طَاعَةَ اللَّهِ تَبْلُغُكَ وَتَعَالَىٰ مَجَاحُ كُلِّ خَيْرٍ يَنْبَغِي وَنَجَاةٌ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَتَّقَىٰ. وَإِنَّ اللَّهَ  
عَزَّ وَجَلَّ يُعْصِمُ مَنْ أَطَاعَهُ. وَلَا يَجْتَمِعُ مِنْهُ مَنْ هَضَاهُ، وَلَا يَجِدُ السَّارِبُ مِنَ اللَّهِ  
مَغْرَبًا فَإِنَّ أَمْرَ اللَّهِ تَعَالَىٰ ذِكْرُهُ نَازِلٌ بِإِذْنِ اللَّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْخَالِفُونَ، وَكُلُّهَا هَوَايَ قَرِيبٌ.  
مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ، وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ.

تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِلْثَامِ وَالْعُدَاوَيْنِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ  
الْعِقَابِ ۖ فَقَالَ الصَّبَّاحُ جَعَفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: هَذَا قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَآلِهِ.

ابو الصباح کنانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق سے دریافت کیا کہ مندرجہ ذیل  
اقوال کس کے ہیں ؟ :-

میں خدا سے ایمان اور تقویٰ کی درخواست کرتا ہوں۔

کاموں کے بڑے انجام سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

سبے افضل گفتگو : ذکرِ خداوند عالم ہے۔

اللہ کی اطاعت، حکمت و دانی کی سزا ہے۔

سب سے سچی بات، سب سے بلیغ موعظہ اور سب سے خوبصورت داستان اللہ کی کتاب (قرآن مجید) ہے  
خدا پر ایمان، سب سے مضبوط ایمان (حیات) ہے۔

سب سے اچھی ملت : ملتِ ابراہیم ہے۔

سب سے بہتر طریقہ : انبیاء کا طریقہ ہے۔

سب سے عمدہ ہدایت : حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (عطا کردہ) ہدایت ہے۔

سب سے بہتر توشہ : تقویٰ ہے۔

سب سے بہتر دانش وہ ہے جو فیضِ رساں ہو۔

اور سب سے بہتر نہائی وہ ہے جس کی پیروی کی جائے۔

سب سے عمرہ تو نگرہی : نفس کی بے نیازی ہے ۔  
 دل میں جو چیزیں ڈالی جاتی ہیں ان میں سب سے عمرہ یقین ہے ۔  
 گفتگو کی زینت بستیجائی ہے ۔  
 علم کی زینت ( لوگوں کے ساتھ ) حسن سلوک ہے ۔  
 سب سے اشرف موت : شہادت ہے ۔  
 معاملات میں سب سے بہتر وہ ہے جس کا انجام اچھا ہو ۔  
 وہ کم جو کافی ہو جائے اُس زیادہ سے بہتر ہے جو نافع بنا دے ۔  
 شقی وہ ہے جو ماں کے شکم سے ہی شقی ہو ۔  
 خوش بخت وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے ۔  
 سب سے زیادہ ہوشیار وہ ہے ، جو پرہیزگار ہو ۔ اور بہت ہی احمق ہے وہ جو بدکار ہو ۔  
 مجھوٹے خواب : بہت ہی بُرے خواب ہیں ۔  
 بدعتیں ( ایجاد کرنا ) سب سے بُری بات ہے ۔  
 بدترین اندھا پن : عقل کا اندھا پن ہے ۔  
 اور خست ترین پشیمانی : روز قیامت ( پیش آنے والی ) ندامت و پشیمانی ہے ۔  
 خدا کے نزدیک مجھوٹے کی زبان سب سے بڑی خطا کار ہے ۔  
 بدترین کار و بار : سود کا کار و بار ہے ۔  
 بدترین غذا : کسی یتیم کا مال ، ظلم کر کے کھا لینا ہے ۔  
 مرد کی سب سے اچھی زینت اطمینان اور ایمان ہے ۔  
 .....  
 جو آزمائش کو پہچان لے وہ صبر کرتا ہے اور جو نہ پہچانے وہ پریشان ہوتا ہے ۔  
 شکوک و شبہات (نکار) تک لے جاتے ہیں ۔

جو تکبر کرے۔ خداوند عالم اُسے پست کر دیتا ہے۔

بوشیطان کی بات مانتا ہے، وہ خدا کی نافرمانی کرتا ہے، اور جو خدا کی نافرمانی کرے، خدا اُسے سزا دے گا۔

جو شکر ادا کرے خدا (اس کی نعمت میں) اضافہ کرے گا۔

جو مصیبت پر صبر کرے خدا اُسے بے نیاز کر دے گا۔

جو خدا پر بھروسہ کرے اس کیلئے خدا کافی ہے، اور جو خدا پر توکل کرے، خدا اُسے جزا دے گا۔

خلوقات میں سے کسی کی خوشی کیلئے خدا کو ناراض نہ کرو۔ اور نہ خدا سے دور ہو کر کسی کا تقرب حاصل کرو۔ کیونکہ خدا اور کسی بندے کے درمیان کوئی (رشتہ داری) نہیں ہے جس کی وجہ سے خدا اسے نوازے گا۔ یا اُس کی تکلیف دور کرے گا۔ (بہ باتیں) صرف اس کی اطاعت اور اس کی خوشنودی حاصل کر کے ہی پائی جاسکتی ہیں۔

خدا کی اطاعت میں ہر اس بھلائی کا حصول ہے جس کی آرزو ہو اور ہر اس پریشانی سے نجات ہے جس کا ڈر ہو۔

جو خدا کی اطاعت کرے گا، خدا اُسے محفوظ رکھے گا اور جو اُس کی نافرمانی کرے گا وہ بچ نہیں سکے گا۔ خدا سے بھاگنے والے کیلئے کوئی پناہ گاہ نہیں ہے، کیونکہ خدا کا فیصلہ نازل ہو کر رہے گا۔ چاہے لوگ اُسے پسند نہ کریں۔

ہر کرنے والا قریب ہی ہے۔ جو خدا نے چاہا، وہ ہوا۔ جو اُس نے نہیں چاہا، وہ نہیں ہوا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: ”یہ اقوال حضور اکرمؐ کے ہیں۔“

### نفس کے پیروں کو جانے والے

(۱۶۱) - (۱۰۸) وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ: أَيُّهَا عَبْدِي اطَّاعَنِي لَعَمْ أَكَلُهُ إِلَّا غَيْرِي، وَأَيُّهَا عَبْدِي عَصَاَنِي وَكَذَّبَنِي إِلَى نَفْسِهِ ثُمَّ لَمْ يَأْبِإِلْ فِي أَيِّ وَادٍ هَلَكَ.

حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ خداوندِ عالم نے فرمایا:

جو بندہ میری اطاعت کرے گا، میں اسے کسی کے سوائے نہیں کروں گا، بلکہ اس کو خود ہی اپنی نعمتوں سے نوازوں گا، لیکن جو بندہ میری معصیت کرے گا، اسے اُسکے نفس کے سپرد کروں گا، پھر کوئی پرواہ نہیں دے گی وہی میں ہلاک ہو جائے۔

### میزانِ عمل

وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُسَيْرٍ، عَنْ جَنَسٍ الْقَوَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ :  
سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ لِبِائِقٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ كَانَ  
ظَاهِرُهُ أَوْحَى مِنْ بَاطِنِهِ خَفَّ مِيزَانُهُ

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ:

میں کا، ظاہر اُس کے باطن سے زیادہ خوشنما ہو، اُس کے نامہ اعمال کی میزان ہلکی ہے۔

### نافرمانی کا نتیجہ

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ: إِذَا  
عَصَانِي مَنْ خَلَقْتَنِي مِنْ خَلْقِي مَنْ يَعْزِزُنِي سُلَّطْتُ عَلَيْهِ مِنْ خَلْقِي مَنْ لَا يَعْزِزُنِي -

حضور اکرمؐ فرماتے ہیں کہ

خداوندِ عالم کا ارشاد ہے :

جو بندہ میری معرفت رکھنے کے باوجود میری نافرمانی کرے اُس پر اپنی مخلوقات میں اُسے مسلط کروں گا جو مجھے مانتا ہی نہ ہو



## حُسن معاشرت

ذَرَوِ ابْنِ أَبِي نُحَيْرٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا إِسْحَاقُ صَانِعِ الْمَنَافِقِ بِلِسَانِكَ، وَاخْلُصْ وَدَكَ لِلْعَوْمَنِ، وَإِنْ جَاسَكَ يَمْضُورِي فَأَحْزِنْ مُجَالِسَتَهُ۔

اسحاق بن عمار کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: اے اسحاق۔ منافق کیلئے بھی اپنی زبان سے شائستہ بات ہی کرنا (البتہ) خالص محبت مومن سے کرنا، اور اگر کوئی یہودی بھی تمہاری ہم نشینی اختیار کرے تو اس کے ساتھ اچھی نشست رکھنا



## کیف اصبحت

ذَرَوِ الْمُفْضِلَ بْنَ عُمَرَ، عَنْ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قِيلَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ؟ قَالَ: أَصْبَحْتُ وَلِي رَبٌّ فَوْقِي وَالسَّاءُ أَمَامِي وَالسَّمُوتُ يَطْلُبُنِي وَالْحِسَابُ مُحِيطٌ بِي وَأَنَا مُؤْتَمِنٌ بِعَمَلِي۔

لا أَخْذُ مَا أَحَبْتُ وَلَا أَدْفَعُ مَا أَكْرَهُ، وَلَا أَمُورٌ مَبْدِعِي، فَإِنْ شَاءَ عَنَتْنِي وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنِّي، فَأَيُّ فِتْنَةٍ أَفْضَرُ مِنِّي۔

مفضل بن عمر کی روایت ہے... فرزند رسولؐ سے دریافت کیا گیا:

”اے فرزند رسولؐ! آپ صبح کا آغاز کس حالت میں کیا؟“

فرمایا:۔ میری صبح کا آغاز اس طرح ہوا ہے کہ: اوپر میرا پروردگار ہے۔ آتش جہنم میرے

سامنے ہے۔ موت مجھے بلارہی ہے، حساب (کتاب کا مرحلہ) مجھے غمور رہا ہے، اور میں

اپنے عمل کا گروہی ہوں۔



جو پسند ہے وہ لے نہیں سکتا، جو ناپسند ہے اسے دفع نہیں کر سکتا، تمام معاملات کسی اور کے اختیار میں ہیں، وہ چاہے تو مجھے سزا دے، اور چاہے تو معاف کر دے۔ پھر مجھ سے زیادہ بد حال کون سا فقیر ہوگا۔ ۹

## ✽ آغاز اور انجام

وَرَوَى الْمُفَضَّلُ عَنْ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: وَقَعَ بَيْنَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَرَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَبَيْنَ رَجُلٍ غُصُومَةٌ فَقَالَ الرَّجُلُ لِسَلْمَانَ: مَنْ أَنْتَ وَمَا أَنْتَ؟ فَقَالَ سَلْمَانُ: أَمَّا أَوَّلِي وَأُولَئِكَ فَنُطْفَةٌ قَذِرَةٌ، وَأَمَّا آخِرِي وَآخِرُكَ فَجَنِيْفَةٌ مُنْتَنَةٌ، فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلُصِبَتِ السَّوَارِمُ فَمَنْ لَقَلَّتْ مَوَازِينُهُ فَهُوَ الْكَرِيمُ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَهُوَ اللَّيِّيمُ۔

مفصل کی روایت ہے... حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ:  
جناب سلمان فارسی سے ایک شخص کی بحث و تکرار ہو گئی۔  
وہ کہنے لگا: تم کون ہو؟ کیا ہو؟

جناب سلمان نے کہا: میری اور تمہاری ابتدا گندہ لطف ہے، میری اور تمہاری انتہا ایک بدبودار مُردہ ہے۔ پھر جب قیامت کا دن ہوگا، میزان رکھی جائے گی، سب کے اعمال تو لے جائیں گے، تو جس کا پتہ بجاری ہوگا وہ کریم ہے اور جس کا پتہ ہلکا ہوگا وہ بد بخت ہے۔

## ✽ آزمائش

قَالَ الْمُفَضَّلُ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: بَلِيَّةُ النَّاسِ عَلَيْنَا عَظِيمَةٌ، إِنْ دَعَوْنَاهُمْ لَمْ يُجِيبُونَا، وَإِنْ تَرَكْنَاهُمْ لَمْ يَمْتَدُوا إِلَيْنَا۔  
مفصل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

لوگوں کی آزمائش ہمارے ساتھ بہت بڑی ہے، اگر ہم اُن کو دعوت دیں تو بیک نہیں کہتے اور اگر ہم انہیں چھوڑیں، تو ہمارے لغیر وہ ہدایت نہیں پاسکتے۔

## سکوت و کلام

وَقَالَ آمِنُوا الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَمِيعَ الْخَيْرِ كُلَّهُ فِي ثَلَاثِ فُصَالٍ :  
النَّظَرُ وَالسُّكُوتُ وَالْكَلَامُ - فُكِّلَ نَظَرُ لَيْسَ فِيهِ إِعْتِبَارٌ فَهُوَ السُّكُوتُ وَكُلُّ كَلَامٍ لَيْسَ  
فِيهِ وَكُزْ فَهُوَ لَهْوٌ وَكُلُّ سَكُوتٍ لَيْسَ فِيهِ فِكْرَةٌ فَهُوَ عَقْلٌ فَطَوْبَى لِمَنْ كَانَ  
نَظَرُهُ عَبْرًا وَسَكُوتُهُ فِكْرًا وَكَلَامُهُ ذِكْرًا وَكُنِيَ عَلَى خُطْبَتِهِ وَأَجَمَنَ النَّاسُ شَيْئًا -

جناب امیر سے منقول ہے :

خیر کا مجموعہ تین باتیں ہیں (۱) توجہ (۲) خاموشی (۳) گفتگو۔

• ہر وہ توجہ جس میں نصیحت حاصل نہ کی جائے وہ بھول ہے۔ ہر وہ گفتگو جس میں ذکرِ خدا

نہ ہو بے اساس ہے اور ہر وہ خاموشی جس کے ساتھ غور و فکر نہ ہو، غفلت ہے۔

• خوش قسمت ہے وہ شخص جس کی نگاہ عبرت، جس کی خاموشی غور و فکر اور جس کی گفتگو ذکرِ خدا

سے ہم آہنگ ہو، وہ اپنی خطاؤں پر گریہ کرے اور لوگ اُس کی طرف سے کسی بھی برائی سے محفوظ رہیں۔

## حضرت آدمؑ کے نام خُدا کا پیغام

وَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى آدَمَ: يَا آدَمُ إِنِّي أَجْعَلُ  
لَكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ فِي أَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَاحِدَةٌ فِي ذَوَّاجِدَةٍ لَكَ وَوَاحِدَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنِكَ  
وَوَاحِدَةٌ فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ النَّاسِ -

فَأَمَّا الَّتِي لِي: فَتَعْبُدُنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا، وَأَمَّا الَّتِي لَكَ: فَأُجَارِيكَ بِحَلَاكِ  
أَخَوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ - وَأَمَّا الَّتِي فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنِكَ: فَعَلِيكَ الدُّعَاءُ وَعَلَى الْعِجَابَةِ  
وَأَمَّا الَّتِي فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ النَّاسِ فَتَرْضَى النَّاسَ مَا تَرْضَى لِنَفْسِكَ -

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خداوندِ عالم نے حضرت آدمؑ کی طرف وحی کے ذریعہ یہ پیغام بھیجا کہ :

”اے آدمؑ۔ میں تمہارے لئے ہر بھلائی ۴۱ باتوں میں جمع کرتا ہوں۔ جن میں سے ایک میرے لئے ایک تمہارے لئے، ایک تمہارے اور میرے درمیان، اور ایک تمہارے اور دوسرے لوگوں کے درمیان ہوگی :

(۱)۔ جو میرے لئے ہے، وہ یہ ہے کہ (صرف) میری ہی عبادت کرنا، کسی کو میرا شریک نہ بنانا۔

(۲)۔ تمہارے لئے یہ ہے کہ میں تمہارے عمل کا عوض اُس وقت دوں گا، جب تمہیں اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہوگی۔

(۳)۔ میرے اور تمہارے درمیان یہ ہے کہ : تمہارا کام ہے دُعا کرنا اور میرا کام ہے قبول کرنا۔

(۴)۔ اور تمہارے اور دوسرے لوگوں کے درمیان۔ یہ ہے کہ : جو اپنے لئے پسند کر دے، دوسروں کے لئے پسند کرنا۔



## عَافِيَت

وَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الْعَافِيَةُ نِعْمَةٌ خَفِيَّةٌ إِذَا وَجَدْتَ نَفْسِيَّتَ وَإِذَا فَقَدْتَ ذِكْرِيَّ -

امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ :

”عافیت ایک چھپی ہوئی نعمت ہے، جب موجود ہو تو اُس سے غفلت برتنی جاتی ہے، جب مفقود ہو تو یاد کی جاتی ہے۔



## دو نصیحتیں

وَرَوَى الشَّكُونِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: كَلِمَتَانِ غَرِيبَتَانِ فَأَحْتَمِلُوهُمَا: كَلِمَةٌ حَكْمَةٌ مِنْ سِفِينِهِ فَأَتِيبُوهَا، وَكَلِمَةٌ سَفَهٌ مِنْ حِكْمِهِمْ فَأَغْرُوهَا.

حضور اکرم نے فرمایا:

دو باتیں نادر ہیں، لیکن انہیں مد نظر رکھنا۔

(۱) حکمت کی باتیں کسی بے وقوف کے بھی سنو تو قبول کر لینا۔

(۲) دانشمند انسان اگر کبھی حماقت کی بات کر جائے تو معاف کر دینا۔

و

## جناب امیر کا خطبہ

عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ سَلَامَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ فِي خُطْبَةٍ خَلَّهَا بَعْدَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ:

أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي كَلَامُ شَوْقٍ أَعْلَى مِنَ الْإِسْلَامِ، وَكَلَامٌ أَعْلَى مِنَ التَّقْوَى، وَلَا مَعْقِلَ أَحَرَّ مِنْ الْوَرَعِ، وَلَا شِفْعَ أَنْجَحَ مِنَ السَّوْبَةِ، وَلَا كُنْزَ أَنْفَعَ مِنَ الْعِلْمِ، وَلَا حَزْزَ أَرْفَعَ مِنَ الْحِمَامِ، وَلَا حَسْبَ أَفْلَحَ مِنَ الْأَدَبِ، وَلَا نَصَبَ أَوْضَعَ مِنَ الْغَضَبِ، وَلَا جَمَالَ أَزْيَنَ مِنَ الْقَسَمِ، وَلَا بِلَاسَ أَجْمَلَ مِنَ الْعَافِيَةِ، وَلَا غَلَبَ أَقْرَبَ مِنَ الْمَوْتِ. أَيُّهَا النَّاسُ، إِمَّةٌ مِنْ مَشْنَى عَلَى رَحْبَةِ الْأَرْضِ قَائِمَةٌ لِيُصِيرَ إِلَى بَطْنِهَا، وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ مُسْرِعَانِ فِي هَذِهِ الْأَعْمَارِ، وَبِكُلِّ ذِي رَمَقٍ قُوَّةٌ، وَبِكُلِّ حَبَّةٍ أَكْلٌ، وَأَنْتُمْ قُومُ السُّمُوتِ، وَإِنْ مِنْ عَرَفَ الْيَأْمَ لَنْ يَفْقَلَ عَنْ الْأَسْبَعِ إِذْ لَنْ يَنْجُو عَنْ السُّمُوتِ غَتًى بِمَالِهِ، وَلَا فَعِيلٌ إِلَّا قَلِيلُهُ.

أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ خَافَ رَبَّهُ كَفَتْ ظِلْمُهُ، وَمَنْ لَمْ يَرْضَ فِي كَلَامِهِ أَطْمَرَ هَجْؤُهُ، وَمَنْ  
لَمْ يَعْرِفِ الْخَيْرَ مِنَ الشَّرِّ فَقَدْ بَنَزَلَهُ الْبَغْيِمَ، مَا أَضْعَفُ الْمُصِيبَةُ مَعَ عَظَمِ الْفَاقَةِ عَدَا  
وَهَيْهَاتَ هَيْهَاتَ؛ وَمَا تَأْكُرْتُمْ إِلَّا لِمَا فِيكُمْ مِنَ الْعَاصِي وَالذَّئِبِ - فَمَا  
أَقْرَبَ الرَّاحَةَ مِنَ التَّعَبِ، وَالْبُؤْسَ مِنَ التَّعْنِيمِ -  
وَمَا شَيْءٌ يَسِيْرُ سَجْدَةَ الْجَنَّةِ، وَمَا خَيْرٌ بِخَيْرِ عَذَّةِ النَّارِ، وَكُلَّ نَعِيمٍ دُونَ الْجَنَّةِ  
مَحْقُورٌ، وَكُلَّ بَلَاءٍ دُونَ النَّارِ عَافِيَةٌ -



جا برجمعی کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ حضور اکرمؐ کی رحلت کے بعد جناب امیر نے  
ایک خطبہ دیا۔ اس میں فرمایا:

۱۔ اے لوگو! اسلام سے بڑھ کر کوئی شرف نہیں۔

۲۔ تقویٰ سے بڑھ کر کوئی اعزاز نہیں۔

۳۔ پرہیزگاری سے بڑھ کر کوئی پناہ گاہ نہیں۔

۴۔ توبہ سے زیادہ کامیاب کوئی سفارش نہیں۔

۵۔ علم سے زیادہ نفع بخش کوئی خزانہ نہیں۔

۶۔ حلم و بردباری سے بڑھ کر کوئی عزت نہیں۔

۷۔ ادب سے زیادہ بلیغ کوئی حساب نہیں۔

۸۔ غصہ سے زیادہ پست کوئی تمکادٹ نہیں۔

۹۔ عقل سے زیادہ خوش نما کوئی جمال نہیں۔

۱۰۔ بھڑٹ سے گندی کوئی بُرائی نہیں۔

۱۱۔ خاموشی سے زیادہ مغفوت کوئی ڈھال نہیں۔

۱۲۔ عافیت سے زیادہ حسین کوئی لباس نہیں۔

○ موت سے زیادہ قریب کوئی غائب نہیں۔

اے لوگو۔

○ - (زیادہ رکھو)۔ جو شخص بھی روئے زمین پر چلا ہے وہ اس کے شتم کے اندر جا کر رہے گا۔

○ دن و رات بڑی تیزی سے (لوگوں کی) عمریں گھٹا رہے ہیں

○ ہر جاندار کے لئے غذا ہے، ہر دانے کا کوئی کھانے والا ہے اور تم سب موت کی غذا ہو۔

○ جو زمانہ کو پہچانتا ہے، وہ تیاری کرنے میں غفلت نہیں کر سکتا۔

○ موت سے، نہ کوئی صاحب ثروت اپنے مال کے ذریعہ چھٹکارہ پاسکتا ہے نہ کوئی محتاج اپنی غربت

کے ذریعہ ہے!

اے لوگو۔

○ جو اپنے رب سے ڈرتا ہے ظلم و ستم سے گریز کرتا ہے۔

○ جو شخص بات کرتے وقت لحاظ رکھے اُس کی لغو کوئی آشکار ہو کر رہتی ہے۔

○ ہونیک و ہدی میں امتیاز نہ کر سکے وہ جالور کے مانند ہے۔

○ کل (روز قیامت) کی بڑی محنت اُجی کے مقابلے میں (دنیا کی) مصیبت کتنی چھوٹی ہے!

لیکن افسوس — افسوس !!

تم لوگ صرف اپنی نافرمانیوں اور گناہوں کی وجہ سے (آخرت کو) ناپسند کرتے ہو۔

و،

شکں کے بعد آرام بہت قریب ہے۔ اور سختی کے بعد نعمتیں !!

وہ سختی کوئی سختی نہیں جس کے بعد جنت (ملنے والی) ہو، اور وہ آرام کوئی آرام نہیں جس کے

بعد آتش جہنم (کا سامنا کرنا پڑے)

جنت کے مقابلے میں ہر نعمت معمولی ہے اور جہنم کے مقابلے میں ہر آزمائش بھی عافیت ہے۔





## اندیشہ

وفي رواية إسماعيل بن مسالم قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله :  
ثلاث أخافهن على أمتي من بعدى : الضلالة بعد الهدى ، ومضلات الفتن ،  
وشهوة البطن والفج .  
حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے :

”مجھے اپنی امت کے بارے میں تین باتوں کا اندیشہ ہے :  
(۱) ہدایت گنے کے بعد ضلالت (۲) فتنوں کی گمراہیاں (۳) شک پرری اور منہی خواہشات کی پرس

## زیادہ طاقت ور

ومر رسول الله صلى الله عليه وآله ليرم يتشائلون حبراً فقال :  
قال ، أفلا أوتكم على أشدكم وأقواكم ؟  
قالوا بلى يا رسول الله .

قال ، أشدكم وأقواكم الذي إذا رضي لم يدخله ضياء في إثم ولا باطل ،  
وإذا سخط لم يخرج به سخطه من قول الحق ، وإذا ملك لم يتعاط ماليس له  
وفي خبر آخر : إذا ملك ولم يتعاط ماليس له بحق .

حضور اکرمؐ ایک بگو سے گذرے جہاں کچھ لوگ ایک (بجاری) بھڑکورا اپنی کمر پر، اٹھانے کی کوشش  
کر رہے تھے۔ تو آپؐ نے دریافت کیا کہ تم لوگ یہ سب کس لئے کر رہے ہو۔ ؟  
کہنے لگے کہ ،۔ تاکہ تیر چلے ہم میں سے کون زیادہ طاقت اور تیز مند ہے۔

آپؐ نے فرمایا کہ : کیا میں (ہی) تمہیں یہ نہ بتا دوں کہ تم میں سے زیادہ طاقت اور قوی کون ہے؟  
کہنے لگے ،۔ ہاں خدا کے رسولؐ ارشاد فرمائیے۔

آپ نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے زیادہ قوی اور طاقت ور وہ ہے کہ جب خوش ہو تو اس کی خوشی اسے کسی گناہ اور غلط بات کی طرف نہ لجائے، ناراض ہو تو اس کا غصہ اس کی زبان سے ناحق بات نہ نکلوا دے، اور اگر صامب اختیار ہو تو جو چیز اس کی نہیں ہے اسے کسی کو دینے نہ لگے۔

## حَسَنُ سُلُوكٍ

روى الحسن بن محبوب، عن أبي ولادة الخثاط قال: سألت أبا عبد الله الصادق جعفر بن محمد عليهما السلام عن قول الله عز وجل: وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا مَا هَذَا الْإِحْسَانُ؟ فَقَالَ: الْإِحْسَانُ أَنْ تَحْسَنَ مَحَبَّتَهُمَا وَأَنْ يَكْفَاكَ أَنْ يَبْسُؤَا لَكَ عَنْ شَيْئٍ مِمَّا يَحْتَاجَانِ إِلَيْهِ إِنْ كَانَ مُسْتَغْنٍ، إِنْ كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ)۔ ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: (إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا وَالْقَوْلُ الْكَرِيمُ إِنْ تَقُولُ لَهُمَا غُفِرَ اللَّهُ لَكَ فَذَلِكَ مِنْكَ قَوْلٌ كَرِيمٌ وَانْقَضَ لَهَا جَنَاحُ الدَّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ، وَهَوَانٌ لَا تَعْلَمُ مِثْلَ ذَلِكَ مِنْ النَّظَرِ إِلَيْهِمَا۔ وَتَنْظُرُ إِلَيْهِمَا بِرَحْمَةٍ وَزَانِفَةٍ، وَأَنْ لَا تَرْفَحَ صَوْتُكَ إِنْ وَلَدَ تَقُولُ لَهُمَا: اف - إِنْ أَضْجَرَكَ - وَلَا تَنْفَسْ هُمَا - إِنْ فَضَرَاكَ -

۶۰

حسن بن محبوب سے منقول ہے... راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے قرآن مجید کی اس آیت کے بارے میں پوچھا کہ: وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا (ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو)۔ یہ حسن سلوک کیا ہے؟ امام نے فرمایا کہ: اُن کی اچھی طرح دیکھ بھال کرو، جن چیزوں کی انہیں ضرورت (ہوتی ہے) اُن کے بارے میں انہیں زبان سے نہ کہنا پڑے (بلکہ خود ہی سمجھ داری سے کام لے کر ان کی ضروریات پوری کر دو) چاہے وہ مستغنی کیوں نہ ہوں۔

خدا وقہ عالم کا ارشاد ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تَحِبُّونَ رَجَبِہ تم اپنی پسندیدہ چیز خرچ نہ کرو نیز گز سہائی نہیں پاسکتے  
بھیر فرمایا:

(ماں باپ کے حقوق کے سلسلے میں آیت میں آگے چل کر ارشاد قدرت ہے:

اَمَّا بِلِقَافِ عَذَابِ الْكَبِيرِ اِذَا هُمَا وَاوَكَلَا هُمَا فَلَا تَقْلُ لِهَآءِ وَلَا تَنْفَرُ هُمَا اَلَا اِنْ مِّنْ سَاعَةٍ اَوْ يَوْمٍ اِيَّاكَ يَوْمَئِذٍ فَتَقُولُ هَلْ يَنْصَرِفُ عَلَيْنَا عَنَّا اَوْ اِذَا هُمَا يَدُونُ فَيَقُولُ هَلْ نَحْمَدُكَ بِمَا تَعْبُدُوْنَ اَمْ اِنْ شَاءَ اَنْتَ اَنْتَ اَعْلَمُ  
سے کوئی ایک یا دونوں تمہارے پاس بڑھ جائے تک پہنچ جائیں تو ان سے کسی بات پر اف نہ کہنا  
اور نہ سختی سے بات نہ کرنا۔

آگے چل کر ارشاد قدرت ہے قُلْ لِيَهْمَا قَوْلَا كَرِيْمًا (ان سے شائستہ بات کرنا)

ارشاد قدرت ہے: وَانْخَفِضْ لِهَآءِ جَنَاحَ الذَّلٰلِ مِنَ الرَّحْمَةِ اِنْ كُنْتُمْ اَبَآءٌ اَوْ اَبْنَاؤُا اَوْ اَزْوَآءٌ فَذَلٰلٌ اِلٰی الْوَعْدِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ  
اطاعت کو رحمدلی کے ساتھ جھکائے رکھنا۔

(امام نے فرمایا):۔ انہیں آنکھیں پھاڑ کر مت دیکھنا بلکہ شفقت و محبت کی نگاہ سے دیکھنا۔ اپنی  
آواز کو ان کی آواز سے بلند نہ ہونے دینا کوئی کام انجام دیتے وقت اپنا ہاتھ بھی ان کے ہاتھ سے  
نیچے رکھنا اور (چلتے وقت) ان سے قدم آگے نہ بڑھانا۔

## خدا کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ

رَوَى الْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ عَابِدِ بْنِ الْأَحْمَسِيِّ عَنْ أَبِي  
حَمَزَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ:  
اَلَا اِنَّ اَحَبَّكُمْ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَحْسَنُكُمْ عَمَلًا وَاِنَّ اَعْظَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ خَطَا اَعْظَمَكُمْ  
فِيْمَا عِنْدَ اللّٰهِ رَعِيْدًا وَاِنَّ اَشْجَى النَّاسِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَشَدُّهُمْ لَللّٰهِ خَشِيْعَةً وَاِنَّ  
اَقْرَبَكُمْ اِلَى اللّٰهِ اَوْسَعُكُمْ خُلُقًا وَاِنَّ اَرْضَاكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَسْبَغُكُمْ عَلَى عِيَالِهِ وَاِنَّ  
اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَفْقَاكُمْ۔

ابو حمزہ ثمالی کی روایت ہے: حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے:

یاد رکھو — خداوندِ عالم کی بارگاہ میں، تم سب سے زیادہ پسندیدہ شخص وہ ہے جس کا عمل سب سے اچھا ہو۔

خدا کی بارگاہ میں، تم میں سے اس شخص کا سب سے بڑا حصہ ہے جس نے خدا سے سب سے زیادہ امید رکھی ہو۔

عذاب سے زیادہ چھٹکارہ اسے نصیب ہوگا، جو خوفِ خدا سے زیادہ رکھتا ہو۔

اللہ سے سب سے زیادہ قریب، تم میں سے وہ شخص ہوگا جس کا اخلاق سب سے وسیع ہو۔

اور تم میں سے، خداوندِ عالم سے زیادہ خوش اس سے ہوگا، جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ سب سے زیادہ فیاضی کرے۔

اور پیش پروردگار تم میں سے زیادہ معزز وہ ہے جس کا تقویٰ سب سے زیادہ ہو۔

## حق بندگی

رَوَى الْحَسَنُ بْنُ مَعْبُودٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلْفٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى  
 بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ لِبَعْضِ وَلَدِهِ: يَا بُنَيَّ، إِيَّاكَ أَنْ يَرَاكَ  
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي مَعْصِيَةٍ شَتَاكَ عَنَّا، وَإِيَّاكَ أَنْ يَقْضِيَكَ اللَّهُ تَعَالَى عِنْدَ  
 طَاعَةِ أَمْرِكَ بِهَا، وَعَلَيْكَ بِالْجِدِّ، وَلَا تُغْرِجَنَّ نَفْسَكَ عَنْ الْقَصْرِ مِنْ عِبَادَةِ  
 اللَّهِ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُعِيدُ حَقَّ عِبَادَتِهِ  
 وَإِيَّاكَ وَالْمَنَاحَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ بِنُورِ إِيْمَانِكَ وَيَسْتَجِفُّ بِمِنْوَتِكَ، وَإِيَّاكَ  
 وَالْكَسَلَ وَالضَّجِيرَ فَإِنَّهُمَا يَسْنَعَاكَ حَقْلَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

سعد بن ابی خلف کی روایت ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے مسمیٰ فرزند  
 کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

”اے نو نگر۔ کبھی ایسا نہ ہو کہ خداوندِ عالم تمہیں کسی ایسے گناہ کا مرتجب ہوتے ہوئے

دیکھے جس سے اس نے منع کیا ہے، اور کسی ایسی اطاعت سے غیر حاضر پائے جس کا اس نے حکم دیا ہے، پوری تنبیہ کی (سے اس بات پر غور کرو) اور ہمیشہ یہی سمجھو کہ اس کی عبادت میں کوتاہی ہوتی ہے، کیونکہ خداوند عالم کی عبادت کا (پورا) حق کہاں ادا ہو سکتا ہے۔

بیجا مذاق سے پرہیز کرنا کیونکہ اس سے ایمان کا نور رخصت ہو جاتا ہے اور انسان کی شخصیت میں ہلکا پن پیدا ہوتا ہے۔ اور دیکھو کہ تمہارے اندر سستی یا بڑبڑاپن پیدا نہ ہو، کیونکہ یہ چیزیں تمہیں دنیا و آخرت کے منافع سے روک دیں گی۔

### دنیا کی حالت

روى عَلَى بْنِ الْحَكَمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:  
الدُّنْيَا طَالِبَةٌ وَمَطْلُوبَةٌ، فَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا طَلَبَهُ الْمَوْتُ حَتَّى يَخْرِجَهُ مِنْهَا،  
وَمَنْ طَلَبَ الْآخِرَةَ طَلَبَتْهُ الدُّنْيَا، حَتَّى تُوفِّيَهُ رِزْقَهُ.

ہشام بن سالم کی روایت کی روایت ہے: امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ:  
”دنیا طالب بھی ہے، مطلوب بھی۔ تو جو شخص طلب دنیا میں پڑ جائے، موت اس کی طلبگار بن جاتی ہے، یہاں تک کہ اُسے دنیا سے نکال دیتی ہے۔ اور جو آخرت کا طلب گار ہو دنیا اُسے ڈھونڈتی ہوئی اس کے پاس پہنچ جاتی ہے، یہاں تک کہ اُسے اس کا پورا رزق مل جائے۔“

### مشورہ کے اصول

وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا  
عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، عَنْ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
لِعَلِيِّ: يَا عَلِيُّ لَا تَشَاوِرَنَّ جِبَانًا فَإِنَّهُ يَفْتِنُكَ، عَلَيْكَ الْمَخْرَجُ، وَلَا تَشَاوِرَنَّ خَيْلًا فَإِنَّهُ يَفْتِنُكَ  
عَنْ عَائِيكَ وَلَا تَشَاوِرَنَّ خُلِيصًا فَإِنَّهُ يُوَدِّنُكَ شَوْهَا. وَاعْلَمْ أَنَّ الْجَبْنَ وَالْبَخْلَ وَالْحِرْصَ  
غَرِيزَةٌ يَجْمَعُهَا سُوءُ الظَّنِّ.

حضور اکرمؐ نے جناب امیر سے فرمایا:

اے علیؓ۔ ہزدل سے مشورہ نہ کرنا در نہ وہ تمہارے لئے راستہ تنگ کر دے گا۔  
نجیل سے مشورہ نہ کرنا، ورنہ تمہیں مقصد تک پہنچنے سے روک دے گا،  
اور کسی لالچی سے مشورہ نہ کرنا، ورنہ بُرائی کو بھی آراستہ کمر کے پیش کر دے گا۔  
یاد رکھو کہ: ہزدلی، کجوسی اور لالچ ایسی صفات ہیں جن کو یہ گمانی بچا کرتی ہے۔



## پرہیز گاری کا شرف

رَوَى الْحَسَنُ بْنُ مَخْبُوبٍ، عَنِ الْفَيْثِمِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ، سَمِعْتُ الصَّادِقَ جَعْفَرَ  
بْنَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ:  
مَنْ أَخْرَجَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ دُولِ الْمَعَاصِي إِلَى عِزَّةِ السَّقْوَى أَغْنَاهُ اللَّهُ بِأَمْوَالٍ  
وَعَزَّةٍ بِلَا عَشِيرَةٍ، وَالسَّهْلَ بِلَا أَفْنِسٍ، وَمَنْ خَافَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَخَافَ اللَّهُ مِنْهُ  
كُلَّ شَيْءٍ، وَمَنْ لَمْ يَخَفِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَخَافَهُ اللَّهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ، وَمَنْ رَضِيَ  
مِنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالْيُسْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْيُسْرِ مِنَ الْعَمَلِ، وَمَنْ  
لَمْ يَسْتَسْجِمْ مِنْ طَلَبِ السَّعَاشِ خَفَّتْ مَوَافَقَتُهُ وَتَعَمَّ أَهْلُهُ، وَمَنْ زَهَّدَ فِي الدُّنْيَا  
أَثْبَتَ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فِي قَلْبِهِ، وَأَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهُ، وَبَصَّرَهُ عَيْنُوبُ الدُّنْيَا وَارَهَا  
وَدَوَّاهَا، وَأَخْرَجَهُ مِنَ الدُّنْيَا سَالِمًا إِلَى ذُرِّ السَّلَامِ.



جس شخص کو خداوند عالم نے گناہوں کی ذلت سے نکال کر پرہیز گاری کی عزت سے سرفراز  
کر دیا اُسے (در حقیقت) مال کے بغیر تو کج، خاندان کے بغیر معزوز، اور کسی بونس و غنوار کے  
بغیر انیس دھرد عطا کر دیا۔

جو شخص خدا سے ڈر رہا ہو، خداوند عالم ہر چیز کے اندر اُس کا خوف ڈال دیتا ہے اور جو



خدا سے نہ ڈرے، اسے خدا ہر ایک سے ڈرائے گا۔

جو شخص خداوند عالم کے عطا کردہ مختصر رزق پر راضی ہو، خدا اس کے تھوڑے سے عمل سے راضی ہوگا۔ جو شخص کسبِ معاش سے نہ ہچکچائے، اُس کا بوجھ آسان، اور اُس کے گھر والے خوشحال رہتے ہیں۔ اور جو دنیا میں زہرا اختیار کرے، خداوند عالم اُس کے قلب میں حکمت کو راسخ کر دیتا ہے۔ اُسکی زبان پر اُسے جاری کر دیتا ہے، دنیا کے عیوب، اُس کے مرض اور علاج سے باخبر کر دیتا ہے، اور اُسے دُنيا سے نکلنے کے بعد سلامتی کے ساتھ دارالسلام میں جگہ عطا فرماتا ہے۔

### صبر کی اہمیت

رَوَى أَبُو حَنِظَةَ الثَّمَالِيُّ قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا خَصَّوْتُ ابْنِي عَلَيْهِ السَّلَامُ  
أَوْفَاءَ ضَمَمَنِي إِلَى صَدْرِهِ ثُمَّ قَالَ: يَا بَنِي إِصْبِرْ عَلَى الْحَقِّ وَإِنْ كَانَ مَرًّا أَوْفًا  
إِلَيْكَ أَجْرُكَ بَعْدَ جَنَابٍ.

ابو حمزہ ثمالی کی روایت ہے کہ حضرت امام محمد باقر نے فرمایا:  
”جب میرے پر بزرگوار کی وفات کا وقت نزدیک آیا تو انہوں نے مجھے اپنے سینے سے لگا کر فرمایا:  
”بیٹے۔ حق کے معاملے میں صبر کرتے رہنا، اگرچہ تلخ ہو (کیونکہ اس سے) تمہیں بے حساب اجر عطا کیا جائے گا۔“



### نفس کی عداوت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْثُمٍ قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَنْ خَلَّ: اجْعَلْ قَلْبَكَ  
قَرِينًا تَرَاوُلُهُ وَاجْعَلْ عَمَلَكَ وَالِدًا تَتَّبِعُهُ وَاجْعَلْ نَفْسَكَ عَدُوًّا وَاجْهَدْهَا وَاجْعَلْ  
مَالَكَ كَنَارِيَّةً تَرَوُّهَا.

عبداللہ بن یعفور کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا:  
 ”اپنے قلب و دماغ کو اپنا ساتھی قرار دو۔ اور اُس کی طرف آمد و رفت رکھو۔ اپنے عمل کو  
 اپنا وال قرار دیکر اُس کا امتحان کرو۔ اپنے نفس کو اپنا دشمن سمجھ کر اس کے ساتھ بہادر کرو اور اپنے مال و عورت سمجھ کر اس کے خلاف جنگ چلا دو۔“

### حضور اکرمؐ کی بعض نصیحتیں

رَوَى الْحَسَنُ بْنُ زَائِدٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْبَغْلَانِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:  
 أَنِّي رَجُلٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَ: عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَيْئًا. فَقَالَ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: عَلَيْكَ يَا لِيَأْسُ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ فَإِنَّهُ الْغَنَى الْحَاضِرُ.  
 قَالَ: زِدْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ.

فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: يَا لَكَ وَالطَّمَعِ فَإِنَّهُ الْفَقْرُ الْحَاضِرُ.  
 قَالَ: زِدْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ.

فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: يَا وَاهِنَتِ بِأَمْرِ فَتَدْبِرُ غَائِبَتَهُ، فَإِنَّ يَكْ خَيْرًا  
 أَوْ مُشَدًّا أَتَّبَعْتَهُ، وَإِنْ يَكْ شَرًّا أَوْ غِيَا تَرَكْتَهُ.

### حضور اکرمؐ کے بعض نصائح

ابو حمزہ ثمالی کی روایت ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:-  
 ایک شخص نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ درخواست کی کہ مجھے کچھ تعلیم دیجئے۔  
 تو آنحضرتؐ نے فرمایا:

لوگوں کے اختیار میں جو کچھ ہے اُس کی تمنا دل سے نکال دو (تو سمجھو کہ تو نگری حاضر ہو گئی۔  
 اُس نے کہا ”خدا کے رسول کچھ افسر مایے۔“

فرمایا: کبھی لالچ نہ کرنا۔ کیونکہ یہ وہ محتاجی ہے (جو گویا) اس پر سوار ہے۔  
 اُس نے کہا ”خدا کے رسول“ مزید فرمائیے:

ارشاد ہوا:- جب کسی کام کا ارادہ تو اُسکے انجام کو سوچو۔ اگر اُس میں راستی و بھلائی

ہو تو اس کو غسل میں لانا اور اگر اس کا انجمام نہ ہو اور نامناسب ہو تو اسے ترک کر دینا۔

### عَفَّتْ وَيَاكَ دَامِي

رَوَى الْحُسَيْنُ بْنُ سَيِّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ غُرَابٍ قَالَ: قَالَ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ:

مَنْ خَلَا بِذَنْبٍ فَرَأَى اللَّهَ تَعَالَى ذَكَرَهُ فِيهِ، وَاسْتَحْيَى مِنَ الْحَفَظَةِ غُفْرَانَهُ  
عَزَّ وَجَلَّ لَهُ جَنِينٌ ذُلُوبِهِ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ ذُلُوبِ الثَّقَلَيْنِ.

امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ:

”جس شخص کو تنہائی میں گناہ کا موقع ملے، لیکن وہ خدا کو یاد کر کے اور دونوں کا مذہب پر مقرر فرشتوں سے شرمندگی محسوس کرتے ہوئے (اُس گناہ سے) اپنا دامن بچائے تو خداوند عالم اُس کے باقی سارے گناہ بھی معاف کر دے گا، چاہے وہ جہنم و انس کے گناہوں کے برابر ہوں۔“

و

### مومن کے حالات

رَوَى الْقَبَّاسُ بْنُ بَكَّارٍ الضَّبِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْكُوفِيُّ  
الْبَرْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ  
عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:  
مَنْ مَاتَ يَوْمَ الْخَيْبِ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ إِلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَتِ النَّوَالِ  
وَكَانَ مُؤْمِنًا أَعَاذَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ضَعْفَةِ الْقَبْرِ وَقَبْلِ شَفَاعَتِهِ فِي مِثْلِ  
رَبِيعَةٍ وَمُفْصِيٍّ

وَمَنْ مَاتَ يَوْمَ السَّبْتِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ بُنْيَةً وَتَيْنِ لِيَهْوِي فِي  
النَّارِ أَبَدًا.

وَمَنْ مَاتَ يَوْمَ الْاَحْزَنِ السُّوءِ مِنْ اَجْمَعِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ النَّارِ وَمَنْ مَاتَ يَوْمَ الْاَوْشَنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ — لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ بَيْتَهُ وَبَيْنَ اَعْدَائِهِ مِنْ بَنِي اُمِّيَّةٍ فِي الشَّارِبِ اَبَدًا وَمَنْ مَاتَ يَوْمَ السَّلَاقِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَوَقَّ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مَعْتًا فِي الرَّفِيقِ الْاَعْلَى وَمَنْ مَاتَ يَوْمَ الْاَزْجَاءِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَقَاهُ اللَّهُ تَعَالَى عَحْسَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاسْتَعْدَّ بِمَجَارِبِهِ وَاحِلَهُ وَارْتِمَامَتِهِ مِنْ فَضْلِهِ لَا يَمْسُهُ فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمْسُهُ فِيهَا غُوبٌ. ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلْمُؤْمِنُ عَلَى اَيِّ الْحَالَاتِ مَاتَ، وَفِي اَيِّ يَوْمٍ وَسَاعَةٍ قَبَضَ، فَمَوْصِدٍ لَوْ شَهِدْتُ. وَلَقَدْ سَمِعْتُ جِبْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَوْ اَنَّ الْمَوْتَ خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا عَلَيْهِ مِثْلُ ذُلِّهِ لَمِنْ كَانَ الْمَوْتُ كَذَلَا تَبْلُكَ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ قَالَ «لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ» بِاِحْلَاسٍ فَهُوَ بَرِيءٌ مِنَ الشِّرْكِ. وَمَنْ خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ. ثُمَّ تَلَاهُ الْاُمِّيَّةُ: (اِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ) مِنْ شَيْعَتِكَ وَمُعِيكَ يَا عَلِيٌّ.

قَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الشَّيْءُ؟ قَالَ: اَيُّ ذَرْبِي اِنَّهُ لَشَيْءٌ بَلَّكَ وَ اِنَّهُمْ لَيُخْرِجُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ قُبُورِهِمْ وَهُمْ يَقُولُونَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ، عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ حُجَّةُ اللَّهِ فَيُؤْتُونَ جُلُوسَ خُصْرِ مِنَ الْجَنَّةِ، وَكَالْبَيْلِ مِنَ الْجَنَّةِ، وَتِيحَانُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَجَابُثُ مِنَ الْجَنَّةِ، فَيُلْبَسُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ حُلَّةٌ خَضْرَاءُ، وَيُوضَعُ عَلَى رَاسِهِ تَاجُ الْمَلِكِ وَ اِكْلِيلُ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَنْكَبُونَ النَّجَابَ فَيُطَيَّرُ بِمِمْ اِلَى الْجَنَّةِ، لَا يَحْزَنُ نَعْمُ الْفَرْعُ الْاَكْبَرُ تَلَقَّاهُمْ الْمَلَائِكَةُ هَذَا يَوْمُكُمْ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ).

جناب امیر سے منقول ہے کہ: جس شخص کا انتقال پنجشنبہ کے دن زوال آفتاب سے جمعہ کے دن زوال آفتاب تک کسی وقت ہو — اسے خداوندِ عالم فناءِ قبر سے

محفوظ رکھتا ہے اور ربیعہ و مضر کے قبیلوں کے مانند اس کی سفارش قبول کرتا ہے۔  
 اور مومنین میں جو شخص شنبہ کے دن دنیا سے رخصت ہو اُسے خدا یہ دلوں کے ساتھ جہنم میں بھیج نہیں رکھے گا۔  
 اور جو مومن یکشنبہ کو دنیا سے رخصت ہو خداوندِ عالم اُسے جہنم میں عسلوں کے ساتھ یکجا نہیں کرے گا۔  
 اور جس مومن کا دو شنبہ کو انتقال ہو، پروردگارِ عالم اسے ہمارے دشمن بنی امیہ کے ساتھ کبھی یکجا نہیں کرے گا۔

اور جس مومن کی رحلت منگل کے دن ہو، خداوندِ عالم اُسے رفیقِ اصلی میں ہمارے ساتھ محصور کر لے گا  
 اور جس مومن کا انتقال بدھ کے دن ہو، اُسے خداوندِ عالم قیامت کے دن کی نحوست سے بچائے گا،  
 اُسے اپنے حواری کی سعادت عطا کرے گا۔ اور اپنے فضل کی سبکداری کے جہاں نہ اسے تھکن کا سامنا  
 کرنا ہوگا، نہ کسی قسم کی پریشانی ہوگی۔  
 اس کے بعد فرمایا:

”مومن جس حالت میں بھی انتقال کرے اور جس دن یا جس ساعت دنیا سے رخصت ہو صدیق و  
 شہید بنے اور میں نے۔۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:  
 اگر کوئی مومن اس حالت میں دنیا سے رخصت ہو کہ اُس کے ذمہ اہل زمین جیسے گناہ ہوں تو اسکی موت  
 ہی اُن گناہوں کا کفارہ بن جائے گی۔  
 پھر فرمایا کہ:

”جو شخص غلوں دل کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہے (خدا کی وحدانیت کا اقرار کرے) وہ شرک سے  
 پاک ہے اور جو شخص اس حالت میں دنیا سے جائے کہ اُس نے شرک کیا ہو تو جنت میں داخل ہوگا۔  
 اس کے بعد آپ نے قرآن مجید کی اس آیت کی تلاوت کی:

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ولیغفر ما دون ذلک لمن یشاء (خدا اس بات کو معاف نہیں  
 کرے گا کہ اُس کے ساتھ شرک کیا جائے، اس کے علاوہ جو گناہوں گے) اے علی تمہارے شیعوں  
 اور مجتہدوں میں سے جسے چاہے گا معاف کر دے گا۔

امیر المؤمنینؑ نے کہا: "اے خدا کے رسولؐ — یہ فضل و کرم ہے ہمارے شیعوں کیلئے،  
 اے محنت کرنے والے فرمایا:

میرے پروردگار کی قسم — (یہ فضل و کرم) تمہارے شیعوں کے لئے ہے، وہ لوگ قیامت میں اپنی  
 قبروں سے یہ کہتے ہوئے نکلیں گے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ عَلَيَّ بَيْنُ أَطْلَلِ لِبِحْجَةِ اللَّهِ

اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، علیؑ بن ابی طالبؓ تجت خدا ہیں،  
 سچے انھیں جنت کے سبز لباس پہنائے جائیں گے، جنت کے تاج بہشت کی کلغیاں (اور سواری کے  
 جانور دیئے جائیں گے۔ تو ان میں سے ہر ایک وہ سبز لباس پہن لے گا، سر پر شاہانہ تاج بجا  
 دیا جائے گا، کلغیاں لگا دی جائیں گی اور (دھڑکی کی مخصوص) سواریوں میں بیٹھ کر وہ لوگ جنت کی  
 طرف پرواز کر جائیں گے۔  
 (ارشادِ قدرت ہے) :

لَا يَخْزِيهِمُ النَّارُ الْكُبْرُ وَتَلْقَاهُمْ فِيهَا الْإِسْلَامُ هَذَا يَوْمُكُمْ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ (قیامت کا  
 بڑا خوف اُن لوگوں کو غمزدہ نہیں کرے گا، فرشتے اُن سے ملاقات کریں گے (اور خوشخبری سنائیں گے  
 کہ) : یہی وہ دن ہے جس کا (وینا میں) تم سے وعدہ کیا جاتا تھا)

### خوش اخلاقی

وَسُئِلَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا أَحَدُ خَيْرِ الْخَلْقِ؟ قَالَ: ثَلَاثِينَ جَانِبَكَ الْخَلِيبُ  
 كَلَامَكَ، وَتَلْقَى أَخَاكَ بِبَشَرٍ حَسَنٍ۔

وَسُئِلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا أَحَدُ السَّخَاءِ؟ قَالَ: تَخْرِجُ مِنْ مَالِكَ الْحَقُّ الَّذِي  
 أَوْجَبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكَ فَنَضَعَهُ فِي مَوْضِعِهِ۔

مام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا گیا کہ حَسَنِ اخلاق کا معیار کیا ہے۔ تو فرمایا۔



(لوگوں سے) نرمی سے پیش آؤ، گفتگو (شائستہ اور) پاکیزہ کرو اور براؤ (دوڑوں) سے خندہ پیشانی سے ملو۔  
دریافت کیا گیا: سخاوت کی حد کیا ہے؟۔ تو فرمایا:  
اپنے مال سے وہ حق نکال دو، جو خداوند عالم نے تم پر واجب قرار دیا ہے اور اُسے صحیح جگہ تک پہنچا دو۔

### راہِ خدا میں انفاق

وَرَوَى يَتِيُّوْبُ بْنُ يَزِيدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ السِّمْعِيِّ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي  
حَمَزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: الْفَقْرُ وَالْفَقْرَانِ بِالْخَلْفِ،  
وَمَا عَلِمْتُ أَنَّهُ مِنْ كَسَمٍ يُفْقِرُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ أَتْلُو بَأَنٍ يُفْقِرُ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ عَمَلًا وَجَلَّ وَفِي لَمْ يَمْسُ فِي،  
حَاجَتِهِ وَلِئِنْ اللَّهُ أَتْلُو بَأَنٍ يُفْقِرُ فِي حَاجَتِهِ عَمَلًا وَجَلَّ وَجَلَّ.

حسین بن حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق کو یہ فراتے ہوئے سنا ہے کہ:  
(راہِ خدا میں) خرچ کرو، اور اس کے عوض کا یقین رکھو اور کچھ لو کہ جو شخص خدا کی اطاعت میں خرچ  
نہیں کرے گا وہ کسی اسی آزمائش میں پڑ سکتا ہے کہ نافرمانی کی راہوں میں مال خرچ کر دے  
جو شخص ملے کسی دوستدار کی حاجت کو پورا کرنے کیلئے قدم نہیں اٹھائے گا وہ اسی آزمائش میں رہ سکتا  
ہے کہ کسی دین خدا کی حاجت کے لئے قدم اٹھائے۔

### صبر و یقین

وَرَوَى أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ الصَّادِقِ جَعْفَرِ  
بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ:  
أَهْدَى إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بَعْلَةً أَهْدَى أَهَالَهُ كَسْرِي أَوْ قَيْصَرًا  
فَرَكِبَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِحِلٍّ مِنْ شَيْءٍ فَأَزَوْتَنِي خَلْفَهُ، ثُمَّ قَالَ لِي:  
يَا غُلَامُ، اخْفِظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ، وَاخْفِظِ اللَّهَ تَجِدْهُ أَمَامَكَ، تَعَرَّفَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

فِي الرَّحَاءِ يَغْبِرُ فُلْكَ فِي السَّيِّئَةِ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ  
عَنْ دَجَلٍ خَدَّ مَضَى الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَاتِبٌ، فَلَوْ بَعِدَ النَّاسُ أَنْ يَفْقَهُوكَ بِأَمْرِ لَمْ يَكُنْهُ اللَّهُ لَكَ لَمْ يَفْهَرْ وَأَعْلَنِي  
وَلَوْ بَعِدَ أَنْ يَفْهَرْ ذَلِكَ بِأَمْرِ لَمْ يَكُنْهُ اللَّهُ عَلَيْكَ لَمْ يَفْهَرْ وَأَعْلَنِي، فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ  
تَعْمَلَ بِالصَّبْرِ الْيَقِينِ فَافْعَلْ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَاصْبِرْ فَإِنَّ فِي الصَّبْرِ مَا تَكْرَهُ خَيْرٌ أَكْثَرًا  
وَأَعْلَمُ أَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ وَأَنَّ الْفَرْجَ مَعَ الْكُرْبِ وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ

يُسْرًا۔

فضل بن عباس سے منقول ہے،  
کسری یا قمر کی طرز سے حضور اکرم کے پاس تحفے کے طور پر ایک فخر آیا، جس پر آپ سوار ہوئے  
اور مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا۔

”ما جبرادے — اللہ کو یاد رکھو۔ وہ تمہاری حفاظت کرے گا۔

اللہ کو یاد رکھو۔ تم اسے (گویا) اپنے سامنے پاؤ گے۔

خوشحالی میں اللہ کو پہچانو تو وہ (تمہاری) برحالی کے زمانہ میں (بھی) تمہیں یاد رکھے گا۔

جب کچھ مانگتا ہو تو خدا سے مانگنا۔ اور مدد کی درخواست کرنی ہر تو اسی سے کرنا، قلم تقدیر  
اپنا کام کر چکا ہے، اب اگر لوگ کوشش بھی کریں کہ تمہیں کوئی ایسا فائدہ پہنچائیں جو خداوند عالم نے  
تمہارے لئے نہیں بکھا ہے، تو وہ لوگ (کچھ) نہیں کر سکیں گے، اور اگر وہ لوگ اس بات کی سعی کریں کہ  
تمہیں کوئی ایسا نقصان پہنچائیں جو خداوند عالم نے تمہارے لئے نہیں بکھا ہے، تو وہ لوگ ایسا نہیں  
کر سکیں گے۔

اگر تم سے یہ ہو سکے کہ صبر کے ساتھ یقین کے مطابق عمل کرو، تو ایسا ہی کرنا، اور اگر ایسا نہ کر سکو تو  
بھی صبر (ضرور) کرنا، کیونکہ ناپسندہ باتوں پر صبر کرنے میں خیر کثیر ہے۔

اور یاد رکھنا کہ صبر کے ساتھ (خدا کی) نصرت ہے، پریشانی کے بعد خوشحالی ہے، بیشک مشکل

کے ساتھ آسانی اور دشواری کے ساتھ سہولت ہے



## عالم طفولت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ:  
إِذَا وَجَّعَ الْوَلَدُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ صَارَ وَجْهُهُ قَبْلَ نَظَرِ أُمِّهِ إِنْ كَانَ ذَكَرًا وَإِنْ  
كَانَتْ أُنْثَى صَارَ وَجْهُهَا قَبْلَ بَطْنِ أُمِّهَا وَيَدَاهُ عَلَى وَجْهِهِ، وَوَقَّتَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ  
كَفَيْتِهِ الْخَزْنِ الْمَهْمُومِ. فَصَوَّكَ الْمَضْرُوبُ سِنُوطَ بَيْعَاءٍ مِنْ مَتْرَبِهِ إِلَى مَتْرَبِ أُمِّهِ.  
فَبَيْنَاكَ السَّيِّءُ لِيَعْزِي مِنْ طَعَامِ أُمِّهِ وَتَوَلَّى بِهَا إِلَى الْوَقْتِ الْمَقْدَرِ لِوِلَادَتِهِ، فَبَيْنَمَا  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَلَكًا فَيَكْتُبُ عَلَى جَنْبَيْهِ شَيْئًا أَوْ سَعِيدًا، مُؤْمِنٌ أَوْ كَافِرٌ، غَنِيٌّ أَوْ فَقِيرٌ  
وَيَكْتُبُ أَجَلَهُ وَرِزْقَهُ وَسُقْمَهُ وَصِحَّتَهُ، فَإِذَا انْقَطَعَ الرِّزْقُ الْمَقْدَرُ لَهُ مِنْ سُرَّةِ  
أُمِّهِ زَجَرَهُ الْمَلَكُ فَأَقْلَبَ جَزَعًا مِنَ الرَّجْزَةِ، وَصَارَ رَأْسُهُ قَبْلَ الْمَخْرُوجِ. فَإِذَا  
وَجَّعَ إِلَى الْأَرْضِ وَقَعَ إِلَى قَوْلٍ يَعْظُمُ فِيهِ الْيَمُّ إِنْ أَصَابَتْهُ رِيحٌ أَوْ مَسَّقَتْهُ أَوْ مَسَّتْهُ يَدٌ وَجَدَ ذَلِكَ  
مِنْ الْأَلَمِ مَا وَجَدَهُ الْمُسْلُوخُ عَنْهُ جِلْدُهُ. يَجُوعُ فَلَا يَقْدِرُ عَلَى الْإِسْتِطْعَامِ وَلَا يَطْمَشُ  
فَلَا يَقْدِرُ عَلَى الْإِسْتِنْقَاءِ، وَيَسْجَعُ فَلَا يَقْدِرُ عَلَى الْإِسْتِغَاثَةِ.  
فَيُؤْكِلُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِرَحْمَتِهِ وَالشَّفَقَةِ عَلَيْهِ، وَالْمَحَبَّةِ لَهُ أُمَّهُ فَتَقْبِلُهُ  
الْحَرَّ وَالْبُرْدَ بِفَقْسَمَا، وَتَكَوُّتُهُ بِهِ بَرَفِعْمَا، وَتَصْبِرُ مِنَ التَّعَطُّفِ عَلَيْهِ بِجَاهِلٍ لَا يَبَالِي  
أَنْ تَجُوعَ إِذَا شَبِعَ، وَتَعَطَّشَ إِذَا رَوَى، وَتَعَرَّى إِذَا كَسَى.

وَجَعَلَ اللَّهُ تَعَالَى ذِكْرَهُ رِزْقَهُ فِي ثَدْيِ أُمِّهِ فِي أَحَدِهَا شَأْنًا وَفِي الْأُخْرَى  
طَعَامَهُ وَحَتَّى إِذَا وَضَعَ آتَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ بِمَقْدَرٍ فِيهِ مِنْ رِزْقِ -  
فَإِذَا أَتَكَ فَهَمَّهُ الْأَهْلُ وَالْمَالُ وَالشَّيْ وَالْخُرُصُ - ثُمَّ هُوَ مَعَ ذَلِكَ بِمَعْرِضٍ الْأَقَاتِ  
وَالْعَاهَاتِ وَالْبَلِيَّاتِ مِنْ كُلِّ وَجْهِ، وَالْمَلَائِكَةُ مُقَدِّمِينَ وَتَرْسُدُهُ، وَالشَّيَاطِينُ

تُضِلُّهُ وَتُغْوِيهِ، فَهُوَ هَالِكٌ إِلَّا أَنْ يَنْجِيَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔  
 وَقَدْ ذَكَرَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَكُرَّ لِسَبِّحَةِ الْإِنْسَانِ فِي مُنَحِّمِ كِتَابِهِ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:  
 وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَكِينٍ ۝  
 ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكُنُوسًا الْعِظَامَ  
 لِحَمَاتٍ ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۝ ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ  
 لَنَبِيُّونَ ۝ ثُمَّ إِنَّكُمْ لَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَبْعُونَ،  
 قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ: ثَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا حَالُنَا فَكَيْفَ حَالُكَ  
 وَحَالُ الْأَوْصِيَاءِ بَعْدَكَ فِي الْوَلَادَةِ؟

فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ:  
 يَا جَابِرُ، لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْ أَمْرِ جَسِيمٍ لَا يَحْتَمِلُهُ إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ:  
 إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ وَالْأَوْصِيَاءَ مَخْلُوقُونَ مِنْ نُورٍ عَظِيمٍ، اللَّهُ جَلَّ شَأْنُهُ، يُوَجِّعُ اللَّهُ الْوَاهِمَ  
 أَضْلَافًا طَيِّبَةً، وَأَرْحَامًا طَاهِرَةً، يَحْفَظُهَا بِمَلَائِكَةٍ، وَيُزَيِّنُهَا بِحُكْمَتِهِ، وَيَغْفِرُ ذُنُوبَهُ  
 فَأَمْرُهُمْ عَجَلٌ عَنْ أَنْ يُوصَفَ، وَأَخْوَالُهُمْ يَدْفِقُ عَنْ أَنْ يُعْلَمَ لِأَنَّهُمْ يُخْزَمُونَ بِاللَّهِ فِي  
 أَنْصَبِهِ، وَأَعْلَامُهُ فِي بَرِّيَّتِهِ، وَخُلُقَانُهُ عَلَى عِبَادِهِ، وَأَوْرَاقُهُ فِي بِلَادِهِ، وَحُجُجُهُ فِي خَلْقِهِ  
 يَا جَابِرُ، هَذَا مِنْ مَكْنُونِ الْعَالَمِ وَمَخْزُونِهِ فَالْكُفَّةُ إِلَّا مِنْ أَهْلِهِ۔

جناب جابر کی روایت آنحضرت سے منقول ہے کہ:  
 ماں کے شکم میں بچہ اگر مذکر ہو تو اس کا پہرہ ماں کی پشت کی طرف اور مونث ہو تو اس کا پہرہ  
 ماں کے شکم کی طرف ہوتا ہے۔  
 بچے کے ہاتھ اس کی کپٹی کی طرف اور ٹھڈی گھٹنوں کی طرف ہوتی ہے اور نمرود انسان کی طرح  
 سکر ہوا رہتا ہے... آنٹوں کے ذریعہ سے اُسے رزق ملتا ہے۔

ایک مدت تک وہ اسی طرح کھانا پیتا رہا، یہاں تک کہ ولادت کا وقت آجائے۔  
 پھر خداوندِ عالم ایک فرشتے کو بھیجتا ہے ....  
 ... جب وہ بچہ دنیا میں آتا ہے تو ...

اگر تیز ہو جائے، کوئی سختی پیش آئے، یا کوئی ہاتھ اُسے پھوئے تو اسے تکلیف پہنچتی ہے۔  
 (اس وقت) اگر بھوک لگے تو کھانا نہیں مانگ سکتا، پیاسا ہو تو پانی نہیں طلب کر سکتا، کسی تکلیف  
 میں ہو تو کسی کو مدد کیلئے نہیں پکار سکتا۔  
 مگر خداوندِ عالم اُس کی ماں کے دل میں اُس کیلئے مہربانی اور شفقت ڈال دیتا ہے، جو اسے سردی  
 گرمی سے بچاتی ہے، اس پر جان فدا کرنے کو تیار ہو جاتی ہے اور بچے کی الفت میں اس کی یہ حالت  
 ہو جاتی ہے کہ:

”بچہ شکم سیر ہو تو اُسے اپنی بھوک کی وہ میراب ہو جائے تو اپنی پیاس کی ... پرواہ نہیں رہتی۔  
 خداوندِ عالم نے ماں کے دودھ کو ہی بچے کا کھانا پانی قرار دیا ہے ... روزانہ جتنی غذا کی اسے ضرورت  
 ہو قدرت کے لطف و کرم سے مل جاتی ہے ... یہاں تک کہ جب وہ بڑا ہوتا ہے تو (دفعہ دفعہ بہت  
 سی باتیں اسے سمجھاتا ہے۔

اُس کے ساتھ ہی وہ آفات و بلیات اور ہر طرف سے سوارِ ض کی آماجگاہ رہتا ہے، فرشتوں کے ذریعے  
 سے اس کی ہر بات و درہنائی (کا سامان کیا جاتا، ہے شیطان اُسے گمراہ کرنے اور بہکانے میں لگاتار  
 ہے اور اگر خدا نہ بچائے تو ہلاک ہو کر رہ جائے۔

قرآن مجید میں خالقِ کائنات نے انسان (کی خلقت) کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ - ثُمَّ جَعَلْنَا نُطْفَةً فِي  
 قَرَارٍ مَكِينٍ - ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً، فَخَلَقْنَا  
 الْمُضْغَةَ عِظَامًا، فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا، ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ،  
 فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ۔

اور یقیناً ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا، پھر اسے لطفہ بنا کر ایک محفوظ جگہ میں قرار دیا۔ پھر لطفہ کو ہم نے جما ہوا خون بنا دیا، پھر اس خون کے لوتھرے کو گوشت کا ٹکڑا بنا دیا، پھر ہم نے ہڈیوں کو گوشت کا لباس پہنا دیا۔

پھر اُسے دوسری بناوٹ میں پیدا کر دیا۔ یا برکت ہے اللہ جو سب بہتر پیدا کرنے والا ہے۔ اس کے بعد پھر تم سب یقیناً مرجانے والے ہو، پھر بلاشبہ تم لوگ قیامت میں دوبارہ اٹھائے جاؤ گے (سورہ مومنون آیت ۱۲، ۱۳ تا ۱۶)

جناب جائز کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔

”اے خدا کے رسولؐ۔ یہ تو ہماری حالت ہے (جو آپؐ نے بیان فرمائی) آپؐ اور آپؐ کے اوصیاء کی کیفیت کیا ہے؟“

یہ سن کر آنحضرتؐ کچھ دیر خاموش رہے، پھر فرمایا:

”اے جابرؓ! تم نے بہت بڑی بات پوچھی ہے، جس کے رموز کو وہی برداشت کر سکتا ہے جسے خدا کی طرف سے علم و دانش کا، وافر حصہ ملا ہو۔“

انبیاء اور اوصیاء خداوندِ عالم کے نورِ عظمت سے پیدا ہوتے ہیں۔

پروردگارِ عالم ان کے انوار کو پاکیزہ اصلااب اور طاہر ارحام کے سپرد کرتا ہے۔ فرشتے ان کی حقانیت کرتے ہیں۔

خداوندِ عالم اپنی حکمت ان کو آراستہ کرتا ہے اور اپنے علم سے سرفراز کرتا ہے۔

لہذا ان کا معاملہ تعریف و توصیف سے بلند ہے، اور ان کے حالات اتنے باریک ہیں جو عام علم سے ماوراء ہیں۔

یہ لوگ (گویا) زمین پر خدا کے (دوشن کئے ہوئے) ستارے ہیں، اسکی تخلیق کے نشان ہیں، بندوں کیلئے اللہ کے جانشین، اس کے شہروں میں نورِ خدا ہیں، مخلوقات کے لئے خدا کی حجت ہیں۔



اسے جاہل :-

یہ باتیں (جو تم کو بتائی ہیں) پوشیدہ علم اور قدرت کے (مخفی خزانے سے) تعلق رکھتی ہیں، تم بھی انہیں لوگوں سے پوشیدہ رکھنا سوائے اُن لوگوں کے جو اس کے اہل ہوں۔



وَرَوَى الْمُفَضَّلُ بْنُ عُثْرٍ، عَنْ ثَابِتِ التَّمَالِي، عَنْ حَبَابَةَ الْوَالِيسِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:  
سَمِعْتُ مُوَلَّاءَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ لَا نَشْرِبُ الْمُسْكِرَ  
وَلَا نَأْكُلُ الْحَبْرِي، وَلَا نَسْجُ عَلَى الْخَفِيِّينَ، فَمَنْ كَانَ مِنْ شَيْعَتِنَا فَلْيَقْبَدْ بِنَاوَلَيْسَتْ  
بِسِتْنَاءٍ.

### اتباعِ اہلبیت

جبابہ والبیہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امیر المومنین کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:  
”ہم اہلبیت (یعنی میرے منہ نشہ آور چیزیں استعمال کرتے ہیں، مارا ہی نہیں کھاتے، اور  
موزوں پر مسح نہیں کرتے... تو جو ہمارے شیعہ ہیں، وہ ہماری پیروی کریں، اور ہماری رَدش  
کو اپنائیں۔“



### حکمتِ آلِ داود

رَوَى حَمَّادُ بْنُ عُمَانَ، عَنْ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: فِي حِكْمَةِ آلِ دَاوُدَ:  
يَنْبَغِي لِلْعَاقِلِ أَنْ يَكُونَ مُقْبِلًا عَلَى شَأْنِهِ حَافِظًا لِلْسَّائِبَةِ، عَارِفًا لِأَهْلِ زَمَانِهِ.

حماد بن عثمان کی روایت ہے: امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے:

”آلِ داؤد کی حکمت میں یہ بات بھی لکھی ہے کہ:

”عقل مند آدمی کسیلے مزدوری ہے کہ اپنا لحاظ رکھے اپنی زبان پر قابو رکھے، اور اپنے اہل زمانہ  
کو پہچانتے والا ہو۔“

## فلسفۂ احکام

وَرَوَى صَفْوَانُ بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَمْرِوٍّ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ  
عَنْ ذُرَّارَةَ عَنِ الصَّارِقِيِّ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ:  
الْمُصْنِيعَةُ لَا تَكُونُ مُصْنِيعَةً إِلَّا عِنْدَ ذِي حَسَبٍ أَوْ ذِينَ  
الصَّلَاةِ قُرْبَانٍ كُلِّ لَقِيٍّ -  
الْبَجْجُ جَهَاذُ كُلِّ ضَعِيفٍ -  
لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصِّيَامُ -  
جَهَاذُ النَّفْسِ خُفْنُ السَّبْعِ لِسَوَاجِمِهَا -  
اسْتَشْرِكُوا الزُّرُقَ بِالْصَدَقَةِ -  
مَنْ أَلْفَنَ بِالْخَلْفِ جَادَ بِالْعَطِيَّةِ -  
إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُنْزِلُ الْمُعْوَنَةَ عَلَى قَدْرِ السُّوءَةِ -  
حَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ -  
الْمَقْدِيرُ لِيُصَفِّ الْعَيْشَ -  
مَاءُ عَالٍ أَمْزُؤٌ أَمْقَدٌ -  
قَلَّةُ الْعِيَالِ أَحَدُ الْيَسَارِينِ -  
الدَّاعِي بِلَا عَمَلٍ كَالرَّامِي بِلَا وَشَرٍّ -  
السُّوءُ يُصَفِّ الْعَقْلَ -  
الْفَتْمُ يُصَفِّ الْفَرْمَ -  
إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُنْزِلُ الصَّبْرَ عَلَى قَدْرِ الْمُصِيبَةِ -  
مَنْ ضَرَبَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِهِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ خِطُّ أَجْرِهِ -  
مَنْ أَخْرَجَ وَالِدِيَهُ فَقَدْ عَقَّمَهُمَا -

وَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَخْلَاقَكُمْ  
كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ۔

- زرّارہ کی روایت ہے: امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:
  - - حُسنِ سلوک کی قدر، عالی نسب اور دسینہ را لوگ ہی کرتے ہیں۔
  - - نماز، متقی و پرہیزگار انسان کی (بارگاہِ معبود میں) قربت کی نشانی ہے۔
  - - حج - کمزور لوگوں کا جہاد ہے۔
  - - ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے، بدن کی زکوٰۃ "روزہ" ہے۔
  - - عورت کا جہاد: اپنے شوہر کے ساتھ اچھا طرزِ عمل ہے۔
  - - صدقہ دے کر رزق (میں) وسعت طلب کرو۔
  - - جسے عوض کا یقین ہو، وہ یقیناً داد و دہش سے کام لے گا۔
  - - (انسان کے ادھر) جتنا بوجھ ہو، اُسی حساب سے خداوندِ عالم کی طرف سے مدد و نصرت شاملِ حال ہوتی ہے۔
  - - زکوٰۃ کے ذریعہ سے اپنے مال کی حفاظت کرو۔
  - - آدمی عشرت (تو) (اخراجات میں) میانہ روی سے ہے۔
  - - جو اعتدال سے چلے گا، کبھی تنگدست نہیں ہوگا۔
  - - دوسہ ہولتوں میں سے ایک یہ ہے کہ (انسان پر) کم لوگوں کا خرچ واجب ہو۔
  - - حل کے بغیر دعوت دینا ایسا ہی ہے جیسے: کمان کے بغیر تیر۔
  - - پچاس فیصد دانشمندی تو (لوگوں سے) اُلفت و محبت میں ہے۔
  - - غم آدھا بڑھا پایا ہے۔
  - - جیسی مصیبت ہو، اُسی اعتبار سے خداوندِ عالم صبر عطا کرتا ہے۔
  - - جو شخص مصیبت میں اپنی ران پیٹنے لگے (وادیلہ چائے) — وہ اپنا ثواب

ضاح کرتا ہے۔

اور شخص اپنے ماں باپ کو رنج پہونچائے (گویا) اُس نے اپنے عاق ہونے کا سامان خود فراہم کر لیا۔

————— (اس کے بعد) —————

امام علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا:

جس طرح خداوند عالم نے تمہارے لئے رزق تقسیم کیا، اسی طرح اخلاق بھی تقسیم کرتا ہے (لہذا جس طرح روزی کی دعا مانگتے ہو، حسن اخلاق کی بھی دعا مانگو)



## عقل، حیا - اور - دین

عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: هَبْطُ جِبْرِيلَ عَلَى آدَمَ فَقَالَ: يَا آدَمُ إِنِّي أَمَرْتُ أَنْ أُخَيِّرَكَ وَاحِدَةً مِنْ ثَلَاثٍ فَأَخَّرْتَ وَاحِدَةً وَدَخِلْتَ اثْنَيْنِ. فَقَالَ لَهُ: وَمَا تِلْكَ الثَّلَاثُ؟ قَالَ: الْعَقْلُ وَالْحَيَاءُ وَالذِّينُ. فَقَالَ آدَمُ فَإِنِّي قَدْ اخْتَرْتُ الْعَقْلَ فَقَالَ جِبْرِيلُ لِلْحَيَاءِ وَالذِّينِ الصُّرْفَادُ دَعَاكَ. فَقَالَ: يَا جِبْرِيلُ إِنَّا أَمَرْنَا أَنْ نَكُونَ مَعَ الْعَقْلِ حَيْثُ كَانَ قَالَ: فَتَشَانُكُمَا، وَغَرَجَ

● ————— اصبح بن نباتہ کی روایت ہے : جناب امیر سے منقول ہے کہ :

جناب جبریلؑ حضرت آدمؑ کے پاس آئے اور کہا کہ : مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تین چیزوں کے درمیان آپ کو اختیار دوں، آپ ان میں سے کوئی ایک لے لیں، باقی دو کو چھوڑ دیں۔

پوچھا : وہ تین چیزیں کیا ہیں - ؟

کہا کہ :- عقل - حیا - دین -

حضرت آدمؑ نے کہا کہ : میں عقل کو اپنا تاہوں۔

حضرت جبریلؑ نے حیا اور دین سے کہا کہ تم دونوں جاؤ، تو ان کی طرف سے جواب آیا کہ :

ہمیں تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ جہاں عقل رہے وہیں ہم بھی رہیں۔  
یہ سن کر جبریلؑ نے کہا: جیسی تم لوگوں کی مرضی۔ یہ کہہ کر واپس چلے گئے۔



## بے نتیجہ باتیں

عَنْ أَبِي بصيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ  
قَالَ: أُرْبَعُ يَذْهَبْنَ ضَيَاعًا، مَوَدَّةٌ تُنْفَخُ مَنْ لَأَوْفَاءَ لَهُ، وَمَعْرُوفٌ يُؤْخَذُ عَنْهُ  
مَنْ لَا لَيْكُورُهُ، وَعِلْمٌ عَنْهُ مَنْ لَا لَيْسَ تَعْلَمُهُ دَبِيرٌ لِيُؤْخَذَ (عَنْهُ) مَنْ لَا  
حِمَاةَ لَهُ

● — ابو بصیر کی روایت ہے: امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے:

”چار چیزیں رائیگاں (جاتی) ہیں:

- (۱) ایسی شخص سے محبت، جس میں وفاء نہ ہو (۲) ایسے شخص کے ساتھ بھلائی کرنا جو شکوہ دار نہ ہو۔ (۳) ایسی جگہ علم کی بات کرنا جہاں لوگ سن نہ رہے ہوں (۴) ایسے شخص کو راز دار بنانا جو راز چھپاتا ہی نہ ہو۔



## مال کا اتلاف

وَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِعَاةً تَسْتَسِي الْمُنْتَفَعَةُ فَإِذَا  
أَعْطَى اللَّهُ عَبْدًا مَالًا وَلَمْ يُخْرِجْهُ حَقَّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ لُفْعَةً مِنْ  
تِلْكَ الْبُعَاةِ فَأَتْلَفَ ذَلِكَ النَّعَالَ فَيُهَاقِثُ مَا تَوَلَّوْكَهَا۔

● — امام جعفر صادقؑ سے (یہ بھی) منقول ہے کہ:

خداوند عالم (کی پیدا کردہ) زمین کے ایک ٹکڑے کو منتقمہ کہتے ہیں، جب خداوند عالم  
کسی بندے کو مال دیتا ہے اور وہ اس میں سے خدا کا حق نہیں نکالتا، تو خداوند عالم اسی

سبیل نکالتا ہے کہ اس شخص کا مال اسی خطہ ارض میں جانے لگتا ہے، وہ شخص اپنے مال کو تلف کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ موت سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔

## بُرے لوگوں کی نشانیاں

وَقَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ لَمْ يُبَالِ مَا قَالُوا وَمَا قِيلَ فِيهِ فَهُوَ شَرُّ شَيْطَانٍ -

وَمَنْ لَمْ يُبَالِ أَنْ يَرَاهُ النَّاسُ مُسَيِّئًا فَهُوَ شَرُّ شَيْطَانٍ، وَمَنْ اغْتَابَ أَحَدُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ غَيْرِ تَزْوِيلٍ بَيْنَهُمَا فَهُوَ شَرُّ شَيْطَانٍ، وَمَنْ شَغَفَ بِمَحَبَّةِ الْحَرَامِ وَشَهْوَةِ الزِّنَا فَهُوَ شَرُّ شَيْطَانٍ -

ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَلِدُ الزِّنَا عَلَامَاتُ: أَحَدُهَا: يُغَضُّ أَهْلُ الْبَيْتِ - وَثَانِيهَا: أَنْتَهَجْنَ إِلَى الْحَرَامِ الَّذِي خَلَقَ مِنْهُ - وَثَالِثُهَا: الْإِسْتِحْقَافُ بِالِدِينِ - وَرَابِعُهَا: سُوءُ الْمُخَضَّرِ لِلنَّاسِ وَلَا يُسَيِّئُ مُخَضَّرٌ إِخْوَانَهُ إِلَّا مَنْ وَلِدَ عَلَى غَيْرِ فِرَاشِ أَبِيهِ، وَمَنْ حَمَلَتْ بِهِ أُمُّهُ فِي حَيْضَتِهَا -

● — جس شخص کو یہ پرواہ نہ ہو کہ کیا کہہ رہا ہے یا اس کے بارے میں کیا کہا جا رہا ہے تو وہ شیطان کا شریک ہے۔

جو کسی مومن کی غیبت کرے، جبکہ ان دونوں کے درمیان عداوت بھی نہ ہو، تو وہ شیطان کا شریک ہے۔

جو کسی حرام محبت میں مبتلا ہو یا بدکاری کی شہوت رکھتا ہو، وہ شیطان کا شریک ہے۔  
پھر فرمایا:

ولد الحرام کی چند نشانیاں ہیں: — (۱) ہم اہلیت سے عداوت (۲) جس گناہ سے اسکی خلقت ہوئی ہے اسکی طرف رغبت (۳) دین کا مذاق اڑانا۔ (۴) لوگوں سے بُری طرح پیش آنا۔



ادویگوں سے بُری طرح پریش آنے والا یا تو ولد الحرام ہوگا یا وہ جس کی ماں حیض کی حالت میں حاملہ ہوئی ہو۔

### بقدر کفاف

وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ رَضِيَ مِنَ الدُّنْيَا بِنَا يُجْزِيهِ كَانَتْ  
الْأَسْرُ الَّذِي فِيهَا يَكْفِيهِ -

وَمَنْ لَمْ يَرْضَ مِنَ الدُّنْيَا بِنَا يُجْزِيهِ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ مِمَّا يَكْفِيهِ -

جناب امیر سے منقول ہے :

جو شخص دنیا کی اس مقدار پر مطمئن ہو جو ضرورت پوری کرے اس کے لئے بہت مختصر  
مقدار بھی کافی ہو جائے گی۔ اور جو حسب ضرورت رزق پر راضی نہ ہو اسے دنیا کی کوئی چیز مطمئن  
نہیں کر سکتی۔

### بقدر ضرورت

وَرَوَى اسْحَاقُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: تَنْزِلُ  
الْمَعُونَةُ مِنَ السَّمَاءِ عَلَى قَدَرِ السُّؤْمَةِ -

اسحاق بن عمار کی روایت ہے : ایام جعفر صادق سے منقول ہے :

”جتنا بڑا بوجھ ہو اسی کے اعتبار سے آسمانی مدد بھی پہنچتی ہے۔“

### حرص و ہوس

وَرَوَى الْحَسَنُ بْنُ فَضَالٍ عَنْ مَيْسَرَةَ قَالَ: قَالَ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ:  
إِنَّ فِيهَا نَزَلَ بِهِ الْوَحْيُ مِنَ السَّمَاءِ لَوْ أَنَّ لِبْنِ آدَمَ وَادَيْنِ لَيْلَانِ ذَهَبًا وَفِقَّةً  
لَا يَمْنَحِي إِلَيْهِمَا شَيْءًا لَبْنِ آدَمَ إِنَّمَا بَطْنُكَ مَحْرُومٌ مِنَ الْبَحُورِ وَوَادٍ مِنَ الْأَوْدِيَةِ،  
لَا يَنْلَاقُهُ شَيْءٌ إِلَّا التَّارِبُ -

— حسن بن فضال کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہے کہ ماضی میں جو آسمانی وحی نازل ہوئی، اس میں یہ بھی ہے کہ :

اولادِ آدمؑ کے پاس اگر دایسی وادیاں ہوں جن میں سونا چاندی بہہ رہا ہو تب بھی یہ تمنا کر گیا کہ اس کے پاس (ایسی) تیسری وادی بھی ہوتی۔

”اے اولادِ آدمؑ۔ تیرا شک سمندروں میں سے ایک سمندر اور وادیوں میں سے ایسی وادی ہے جسے مٹی کے سوا کوئی چیز پر نہیں کر سکتی۔ تیری ہوس اس وقت تک زندہ رہے گی جب تک تو زیر زمین نہیں چپلا جاتا“

### مومن کا حق

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: سَبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ، وَآكُلُ لَحْمِهِ مِنْ مَغْصِيَةِ اللَّهِ، وَخُرْمَةُ مَالِهِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ۔  
— حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے :

”مومن کو گالی دینا فسق اور اس سے غوریزی، کفر ہے اور اس کا گوشت کھانا (غیبت کرنا) اللہ کی نافرمانی ہے۔ اور اس کی جان کی طرح اس کا مال بھی محترم ہے۔“



### علاماتِ امام

وَرَوَى أَحْمَدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ فَضَالٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ :  
لِلْإِمَامِ عَلَاقَاتُ :

يَكُونُ أَعْلَمُ النَّاسِ، وَأَحْكَمُ النَّاسِ، وَأَلْقَى النَّاسِ، وَأَحْلَمُ النَّاسِ، وَأَشْبَحُ النَّاسِ، وَأَسْحَى النَّاسِ، وَأَعْبَدُ النَّاسِ، وَيُولَدُ مَخْتُوفًا، وَيَمُتُّ مَطْشَرًا، وَيَرَى مِنْ

خَلَقَهُ مَا يَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ، وَلَا يَكُونُ لَهُ ظِلٌّ وَإِذَا وَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ بَطْنِ  
 أُمِّهِ وَقَعَ عَلَى رَاحَتَيْهِ رَافِعًا صَوْتَهُ بِالشَّهَادَتَيْنِ، وَلَا يُخْتَلَمُ، وَتَسَامُ عَيْشُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ  
 وَيَكُونُ مُحَدَّثًا. وَلَيَسْتَوِي عَلَيْهِ رِزْقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.  
 وَلَا يَرَى لَهُ بَوْلٌ وَلَا غَائِطٌ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ وَكَّلَ الْأَرْضَ بِإِتْلَاعِ مَا يُخْرِجُ مِنْهُ  
 وَتَكُونُ رَاحَتَيْهِ أَهْلِبَ مِنْ رَاحَتِهِ الْمَسَاكِ وَيَكُونُ أَوْلَى بِالنَّاسِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَشْفَقُ  
 عَلَيْهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ وَيَكُونُ أَشَدَّ النَّاسِ تَوَاضَعًا لِلَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَيَكُونُ  
 آخِذًا النَّاسَ بِمَا يَأْمُرُ بِهِ وَأَكْفَى النَّاسِ عَمَّا نَهَى عَنْهُ وَيَكُونُ دُعَاؤُهُ مُسْتَجَابًا حَتَّى  
 أَقْبَهُ لَوْ دَعَا عَلَى صَخْرَةٍ لَانْشَقَّتْ لَصَفَيْنِ وَيَكُونُ عِنْدَهُ سِلَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَآلِهِ وَسَيْفُهُ وَالْفَقَارُ وَيَكُونُ عِنْدَهُ صَحِيفَةٌ فِيهَا أَسْمَاءُ شِيعَتِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ  
 وَصَحِيفَةٌ فِيهَا أَسْمَاءُ أَعْدَائِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَتَكُونُ عِنْدَهُ الْجَامِعَةُ، وَهِيَ صَحِيفَةٌ  
 طَوَّلُهَا سَبْعُونَ فَرَسًا وَفِيهَا جَمِيعُ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ وَلَدُ أَدَمَ. وَيَكُونُ عِنْدَهُ الْجَفَرُ الْأَكْبَرُ  
 وَالْأَصْغَرُ أَهْلَابُ مَا حَرَّمَ وَأَهْلَابُ كَيْفٍ فِيهَا جَمِيعُ الْعُلُومِ حَتَّى أُرْشُ الْخَدَشَ وَحَتَّى الْجِلْدَةَ وَنِصْفَ  
 الْجِلْدَةِ، وَيَكُونُ عِنْدَهُ مُصْهَفٌ فَاطِمَةُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ.

● — حضرت امام ثقی رضا علیہ السلام کا فرمان ہے کہ: امام کی مندرجہ ذیل علامتیں ہیں:

- سب سے زیادہ علم رکھتا ہو — سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہو — سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔
- سب لوگوں سے زیادہ بُردبار ہو — سب سے زیادہ بہادر ہو — سب سے زیادہ سخی ہو — سب سے زیادہ عبادت گزار ہو۔

○ مخنون پیدا ہوتا ہے — پاک و پاکیزہ ہوتا ہے، جس طرح ماسنے سے دیکھتا ہے، اسی طرح پشت کی طرف دیکھتا ہے۔

○ اس کا سایہ نہیں پڑتا — شکم مادر سے جب زمین پر آتا ہے، تو زمین پر پتیلی ٹیک کر توحید و رسالت

کھاداز بلبند کرتا ہے۔

- نیند میں اس پر غسل واجب نہیں ہوتا۔ اُس کی آنکھیں ہوتی ہیں، دل نہیں سوتا۔ اُس تک (آسمانی) آواز پہنچتی ہے۔ اور رسولِ خدا کی زرہ اُس کے جسم پر پوری آتی ہے۔
- اُس کے پیشاب پافانہ پر (کسی کی) نگاہ نہیں پڑتی۔ خداوندِ عالم نے زمین کو حکم دے رکھا ہے کہ (فوراً) اُسے پھپھائے۔
- اس کی خوشبو مشک سے بہتر ہوتی ہے۔

○ وہ لوگوں پر اُن کے نفوس سے زیادہ استحقاق رکھتا ہے اور اُن کے ماں باپ سے زیادہ ان پر مہربان ہوتا ہے۔

○ خداوندِ عالم کی بارگاہ میں سب سے زیادہ توافع (اور انکساری) کرنے والا۔ جن باتوں کا حکم دیتا ہے اُن پر سب سے زیادہ عمل کرنے والا۔ جن چیزوں سے روکتا ہے، ان سے سب سے زیادہ اجتناء کرنے والا ہوتا ہے۔

- اس کی دعا مستجاب ہوتی ہے، یہاں تک کہ اگر کسی پتھر پر بھی دعا پڑھے تو دو ٹکڑے ہو جائے۔
- حضرت رسول خدا کا اسلحہ اور ان کی شمشیر و الفجار اس کے پاس ہوتی ہے۔
- اسکے پاس الیہ اصحیف ہوتا ہے جن میں قیامت تک پیدا ہونے والے انکشیوں (دری طرح قیامت تک پیدا ہونے والے دشمنوں کے نام جتے ہیں) اور جامع بھی، جو ایک بہت ہی بڑا صحیفہ ہے جس میں اولادِ آدم کی تمام ضروریات کا ذکر ہے۔
- اُن کے پاس ہفرا کبر اور ہفرا صغر کمال پر لکھا ہوا موجود ہے، اس میں تمام علوم موجود ہیں، یہاں تک کہ اگر کسی کو خسران لگ جائے تو اس کے ہر مانے کا بھی ذکر ہے۔ اور اُن کے پاس مصحفِ جنابِ سیدہ بھی ہوتی ہے۔

## شراب اور شطرنج

وَرَوَى لَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ وَاسٍ النَّشَابُورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ قُتَيْبَةَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاوَانَ قَالَ: سَمِعْتُ لِمَاضٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ:

لَمَّا خِيلَ رَأْسُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الشَّامِ، أَمَرَ مِزِيدٌ لَعْنَهُ اللَّهُ فَوْضِعَ وَنُصِبَ عَلَيْهِ مَائِدَةٌ، فَأَقْبَلَ هُوَ وَأَصْحَابِيهِ يَأْكُلُونَ وَلِشَرِّبُونَ الْفَقَّاعَ، فَلَمَّا فَرَّغُوا أَمَرَ بِالرَّأْسِ فَوْضِعَ فِي طَشْتٍ تَحْتَ مِزِيدِهِ -

وَبُسِطَ عَلَيْهِ رُفْعَةُ الشَّطْرِخِ، وَجَلَسَ مِزِيدٌ لَعْنَهُ اللَّهُ يَلْعَبُ بِالشَّطْرِخِ وَيَذْكُرُ الْحُسَيْنَ وَآيَاهُ وَحِدَّهُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَلَيْسَتْ هَزْرَى بِذِكْرِهِمْ. فَمَتَى قَامَ رَصَاحِبُهُ شَذَلُ الْفَقَّاعِ شَائِبَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ صَبَّ فَضْلَتَهُ عَلَى مَا نَبِيِ الْعِشَّةِ مِنَ الْأَرْضِ -

فَمَنْ كَانَ مِنْ شَيْعَتِنَا فَلْيَتَوَرَّعْ عَنْ شَرِبِ الْفَقَّاعِ وَاللَّعِبِ بِالشَّطْرِخِ، وَمَنْ نَظَرَ إِلَى الْفَقَّاعِ أَوْ إِلَى الشَّطْرِخِ فَلْيَذْكُرِ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلْيَلْعَنِ مِزِيدًا قَالَ مِزِيدٌ وَالْزِيَادُ يَمْحُو اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِذَلِكَ ذُلُّنَا وَلَوْ كَانَتْ تُعْدِلُ الْعُجُومُ -

● — فضل بن شاذان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

جب امام حسینؑ کا سردارِ پاک (شام) لے جایا گیا تو یزیدؑ کے حکم سے اسے کھانے کی میز کے نیچے رکھا گیا، پھر یزیدؑ اور اس کے ساتھیوں نے اُس میز پر شراب پی۔ جب وہ لوگ فارغ ہوئے تو اس سر کو ایک طشت میں رکھ کر یزیدؑ کے بستر کے نیچے رکھ دیا گیا۔ اُسی بستر پر شطرنج کی محفل سجائی گئی، جس پر پھر یزیدؑ نے شطرنج کھیلی۔ اسی دوران حضرت امام حسینؑ ان کے والد اور بھتیجے جبر بن زکوان کا نام لے لے کر ان کا مذاق اڑاتا رہا۔ پھر جب جوئے میں اپنے ساتھی سے بازی لے گیا تو شراب منگوائی اور تین مرتبہ پینے کے بعد بچی ہوئی شراب طشت کے پاس زمین پر پھینک دی۔

اب جو شخص بھی ہمارا شیعہ ہو اُسے شراب اور شطرنج (جیسی چیز) سے پرہیز کرنا چاہیئے اور جس کی نظر بھی شراب یا شطرنج پر پڑے اُسے چاہیئے کہ امام حسینؑ کو یاد کرے، یزیدؑ آلِ یزیدؑ

## نَاشِرِ اِنْ عُلُومِ

وَقَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ:  
اللَّهُمَّ ارْحَمْ خَلْفَانِي ثَلَاثًا-

قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ خَلْفَاؤُكَ؟

قَالَ: الَّذِينَ يَأْتُونَ مِنْ بَعْدِي وَيَرْوُونَ حَدِيثِي وَسُنَّتِي-

جناب امیر سے منقول ہے کہ حضور اکرم نے تین بار فرمایا: خداوند! میری جانشینی کرنے والوں پر رحم فرما۔

کسی نے پوچھا: "اے خدا کے رسول... وہ کون لوگ ہوں گے؟"

فرمایا:۔ جو میرے بعد آئیں گے میری حدیث اور میری سنت کی نشر و اشاعت کریں گے

## اہلبیت طاہرین کی منزلت

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِنَّ عَلِيًّا وَصِدِّي وَخَلِيفَتِي وَنَوَاحِيَهُ قَاطِعَةُ سَبِيلِهِ  
فِي سَائِرِ الْعَالَمِينَ ابْنَتِي وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا أَهْلِ الْجَنَّةِ وَلَدَايَ مِنْ وَلَدِهِمْ فَقَدْ  
وَلَايَتِي وَمَنْ عَادَاهُمْ فَقَدْ عَادَانِي وَمَنْ نَادَاهُمْ فَقَدْ نَادَانِي وَمَنْ جَفَاهُمْ فَقَدْ جَفَانِي وَمَنْ  
بَرَّاهُمْ فَقَدْ بَرَّانِي وَصَلَّ اللَّهُ مِنْ وَصَلَهُمْ وَقَطَعَ اللَّهُ مِنْ قَطَعَهُمْ وَنَصَرَ مَنْ أَعَانَهُمْ وَخَذَلَ  
مَنْ خَدَّاهُمْ-

اللَّهُمَّ مَنْ كَانَ لَهُ مِنْ ابْنِيَّائِكَ ذُرِّيَّةٌ لِقُلِّ وَأَهْلِبْنِي، فَعَلَيْكَ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ  
وَالْحُسَيْنُ أَهْلُ بَيْتِي وَفُتِي فَأَذْهَبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا-



جناب ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا:  
 ”بیشک علیؑ میرے وصی اور خلیفہ ہیں۔“

ان کی زوجہ، فاطمہؑ (زہرا) جو تمام عالمین کی عورتوں کی مزار ہیں، میری بیٹی ہیں۔  
 حسنؑ و حسینؑ جو جو انما بن بنت کے سردار ہیں، میرے فرزند ہیں۔  
 جو ان سے محبت کرے گا وہ مجھ سے محبت کرے گا۔  
 جو ان سے دشمنی کرے گا وہ مجھ سے دشمنی کرے گا۔

جو ان سے دُوری اختیار کرے گا، وہ مجھ سے دُوری اختیار کرے گا۔  
 جو ان کے ساتھ بُرا سلوک کرے، اُس نے میرے ساتھ بُرا سلوک کیا۔  
 جو ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے، اُس نے میرے ساتھ اچھا سلوک کیا۔  
 جو ان سے قربت رکھے، خداوند عالم اُسے تقرب عطا کرے گا۔  
 جو ان سے قطع تعلق کرے، خدا اس سے قطع تعلق کرے گا۔  
 جو ان کی مدد کرے، خدا اُس کا مددگار ہوگا۔

اور جو ان کا ساتھ چھوڑے گا، خداوند عالم اس کا ساتھ چھوڑ دے گا۔  
 اس کے بعد آپؐ نے دستِ دعا بلند کر کے فرمایا:  
 خداوند اے! انبیاء و مرسلین کے بھی کچھ قریبی اور گویا اہلبیتؑ تھے — علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ،  
 میرے قریبی اور میرے اہلبیتؑ ہیں۔

ان سے ہر رجس کو دور رکھنا۔ اور ایسا پاک قرار دینا جو پاکیزگی کا حق ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ اللَّهُ مُحَمَّدًا وَآلِ مُحَمَّدٍ :



[jabir.abbas@yahoo.com](mailto:jabir.abbas@yahoo.com)

jabir.abbas@yahoo.com

ملنے کا پتہ :  
تنظیم المکاتب

[jabir.abbas@yahoo.com](mailto:jabir.abbas@yahoo.com)